ہر ماہ چار زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی اور ہندی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

(دعوتِ اسلامی)

جون 2021ء / شوال المکرم، ذوالقعدۃ الحرام 1442ھ

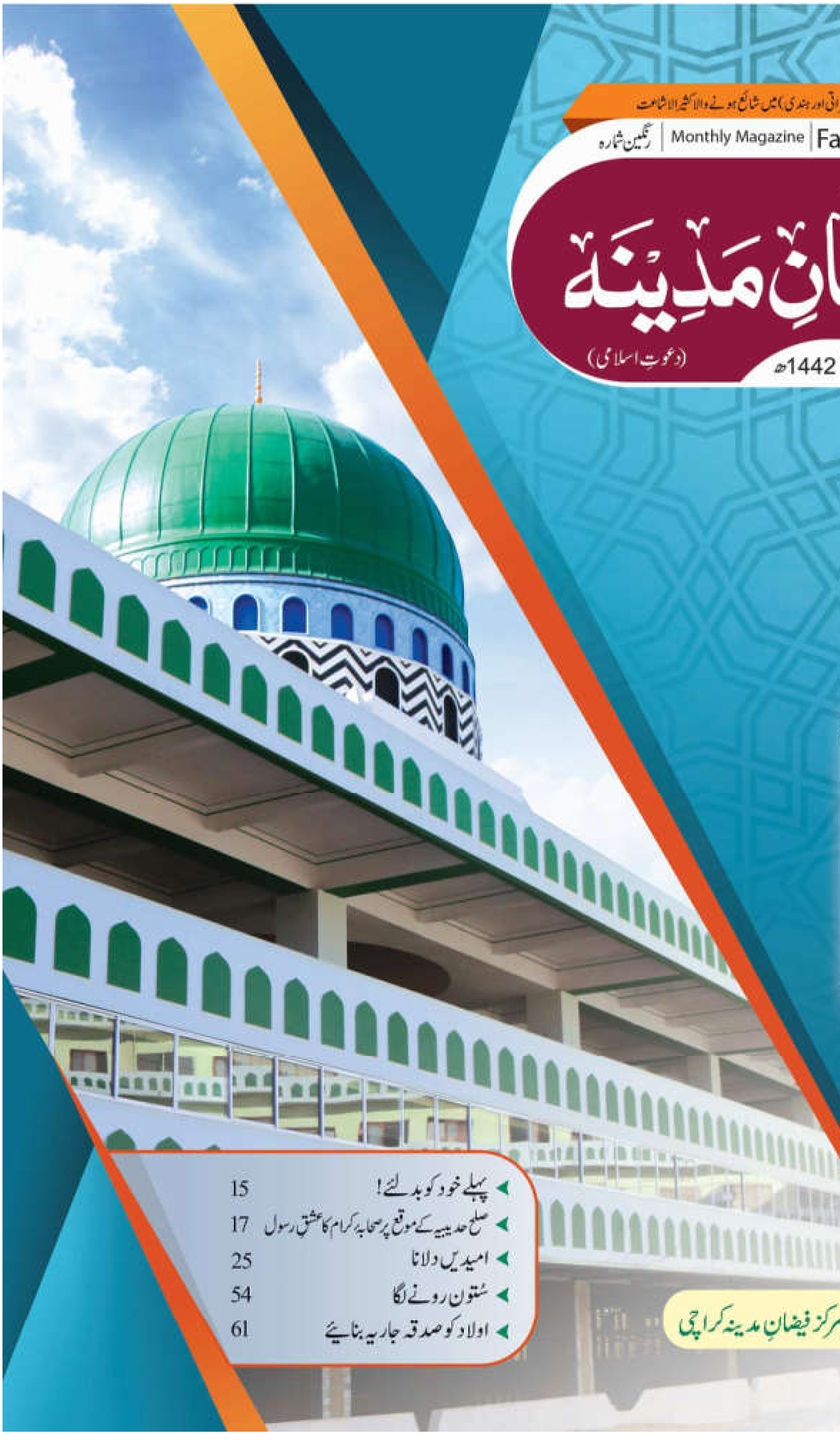

فرمانِ امیرِ اہلِ سنت

"عزت دو
عزت ملے گی۔"

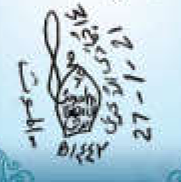

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی

◄ پہلے خود کو بدلئے! 15
◄ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابۂ کرام کا عشقِ رسول 17
◄ امیدیں دلانا 25
◄ سُتون رونے لگا 54
◄ اولاد کو صدقہ جاریہ بنائیے 61

کمر کے درد کا روحانی علاج

فجر کی سنّتوں اور فرض کے درمیان 41 بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھئے، ہر بار پہلے بسم اللہ شریف بھی پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ کمر کے درد سے نجات ملے گی۔ (بیار عابد، ص37)

کمر اور جوڑوں کا درد

حدیثِ پاک میں ہے: اِسْتَشْفُوْا بِالْحُلْبَۃِ یعنی ”میتھی سے شفا حاصل کرو۔“ (تنزیہ الشریعۃ،2/246)

میتھی کو عربی میں حُلبہ، فارسی میں شنبلیدہ، پشتو میں ملخوزہ اور انگریزی میں (فینوگریک) FENUGREEK بولتے ہیں۔

1 میتھی کا استعمال کمر درد، تلّی کے وَرَم اور گنٹھیا (جوڑوں کے درد) وغیرہ میں نافع (یعنی فائدہ مند) ہے۔ 2 میتھی دانے گُڑ کے ساتھ جوش دے کر استعمال کرنے سے کمر اور جوڑوں کے درد میں آرام آتا ہے۔ 3 گنٹھیا (یعنی جوڑوں کے درد) کے لئے میتھی کے دس گرام تازہ پتے پانی میں پیس کر صبح نہار منہ استعمال کیجئے۔ (میتھی کے پتے سبزی والوں سے مل سکتے ہیں)

(رسالہ: میتھی کے 50 مدنی پھول، ص1، 3)

نوٹ: یہ علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے کیجئے۔

کیا آپ کاروبار کی وجہ سے پریشان ہیں؟

جو شخص بِلاناغہ روزانہ 786 بار سات دن تک پوری بِسْمِ اللہ شریف پڑھے، اور اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف بھی پڑھے، تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی ہر حاجت پوری ہو گی، اب وہ حاجت چاہے کسی بھلائی کے پانے کی ہو یا بُرائی دور ہونے کی یا کاروبار چلنے کی۔ (فیضان بسم اللہ، ص134 ملخصاً)

کیا آپ کے بچے کا ذہن کمزور ہے؟

”یَاعَلِیْمُ“ 7 بار اور ہر بار بِسْمِ اللہ کے ساتھ 21 مرتبہ ”سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ“ پڑھ کر پانی پر دَم کر کے جس بچے یا بڑے کا حافظہ کمزور ہو اُس کو پلایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ حافظہ مضبوط ہو جائے گا۔ (رسالہ: بیار عابد، ص42)

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

جون 2021ء | جلد: 5 شمارہ: 06

بفیضانِ نظر: سراج الامۃ، کاشف الغمۃ، امامِ اعظم، حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین و ملت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

- مناجات / نعت — 3

قرآن و حدیث
- عزم و حوصلے والے پیغمبر علیہم السلام — 4
- اللہ پاک کو ناپسند 3 باتیں — 7
- نفلی عبادات اور شب بیداری (قسط: 01) — 9

فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت
- ستارے کیوں ٹوٹتے ہیں؟ مع دیگر سوالات — 11

دارالافتاء اہلِ سنّت
- پرانی قبروں پر نئی قبریں بنانا کیسا؟ مع دیگر سوالات — 13

مضامین
- پہلے خود کو بدلئے! — 15
- صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابۂ کرام کا عشقِ رسول — 17
- خبر جن کے آنے کی نبیوں نے دی ہے — 19
- شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط: 06) — 21
- بھلائی میں ساتھ دیجئے — 23
- امیدیں دلانا — 25
- کیا کافر جنتی یا ولی ہو سکتا ہے؟ (آخری قسط) — 29
- فرشتے استغفار کرتے ہیں (قسط: 02) — 31
- بزرگانِ دین کے مبارک فرامین — 32

تاجروں کے لئے
- احکامِ تجارت — 33
- تاجر صحابۂ کرام (قسط: 13) — 36

بزرگانِ دین کی سیرت
- حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ — 37
- اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے — 39

متفرق
- سفرنامہ (رازوں کی سرزمین) — 41
- حدیثِ قدسی — 43

صحت و تندرستی
- چکن پاکس — 44

قارئین کے صفحات
- نئے لکھاری — 45
- آپ کے تأثرات — 48

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے
- دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں — 49

بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
- جلدی مت کیجئے / گاڑیوں پر مت لٹکئے — 51
- کاپی گئی کہاں؟ — 52
- ستون رونے لگا — 54
- کیا آپ جانتے ہیں؟ — 55
- اُلّو کی بے وقوفی — 56
- امتحانات کے نتائج اور والدین کی ذمہ داری — 57
- نمازی حاضری / جملے تلاش کیجئے — 58
- مدرسۃ المدینہ سانگلہ ہل / مدنی ستارے — 60

اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
- اولاد کو صدقۂ جاریہ بنائیے — 61
- حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا — 62
- تضاد — 63
- اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل — 65

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 80

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:

سادہ: 1000 رنگین: 1400

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 900 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی

چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی

نائب مدیر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی

شرعی مفتش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے

+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، 1/422، حدیث: 3149)

مُناجات

الٰہی دِکھادے جمالِ مدینہ
کرم سے ہو پورا سُوالِ مدینہ

عطا کیجئے حاضری کی سعادت
عنایت ہو مجھ کو وصالِ مدینہ

دِکھا دے مجھے سبز گنبد کے جلوے
دِکھا مجھ کو دَشت و جِبالِ مدینہ

پہُنچ کر مدینے میں ہوجائے مولا
مِری جاں فِدائے جمالِ مدینہ

غمِ عشقِ سَرور خدایا عطا کر
مجھے از طُفیلِ بلالِ مدینہ

خُدائے محمد ہمارے دلوں سے
نہ نکلے کبھی بھی خیالِ مدینہ

قدم چوم کر سر پہ رکھ لینا عطّار
نظر آئے گر نَونہالِ مدینہ

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص363
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت

مُژدۂ رَحمتِ حق ہم کو سنانے والے
مرحبا آتشِ دوزخ سے بچانے والے

جتنے اللہ نے بھیجے ہیں نبی دنیا میں
تیری آمد کی خبر سب ہیں سنانے والے

مجھ سے ناشاد کو پہنچا دے دَرِ احمد تک
میرے خالق میرے بچھڑوں کے ملانے والے

دلِ ویرانۂ عاشق کو بھی کیجے آباد
میرے محبوب مَدینے کے بسانے والے

کوئی پہنچا نہ نبی رُتبۂ عالی کو ترے
مرحبا! خُلد کی زنجیر ہلانے والے

بَعدِ مُردَن مجھے دِکھلائیں گے جلوہ اپنا
قبرِ تیرہ میں مرے شمع دکھانے والے

قبر میں آپ کو دیکھا تو رضاؔ نے یہ کہا
دیکھئے! آئے وہ مُردوں کو جِلانے والے

حدائقِ بخشش، ص484
از امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مشکل الفاظ کے معانی: وصالِ مدینہ: مرادی معنیٰ: مدینۂ منورہ کی حاضری۔ دَشت: صحرا۔ جِبال: جَبَل کی جمع، پہاڑ۔ نَونہال: چھوٹا بچّہ۔ مُژدہ: خوش خبری، بشارت۔ رحمتِ حق: اللہ پاک کی رحمت۔ آتشِ دوزخ: جہنم کی آگ۔ ناشاد: غمگین۔ رُتبۂ عالی: بلند مرتبہ۔ خُلد: جنت۔ بَعدِ مُردَن: مرنے کے بعد۔ قبرِ تیرہ: اندھیری قبر۔ جِلانے والے: زندہ کرنے والے۔

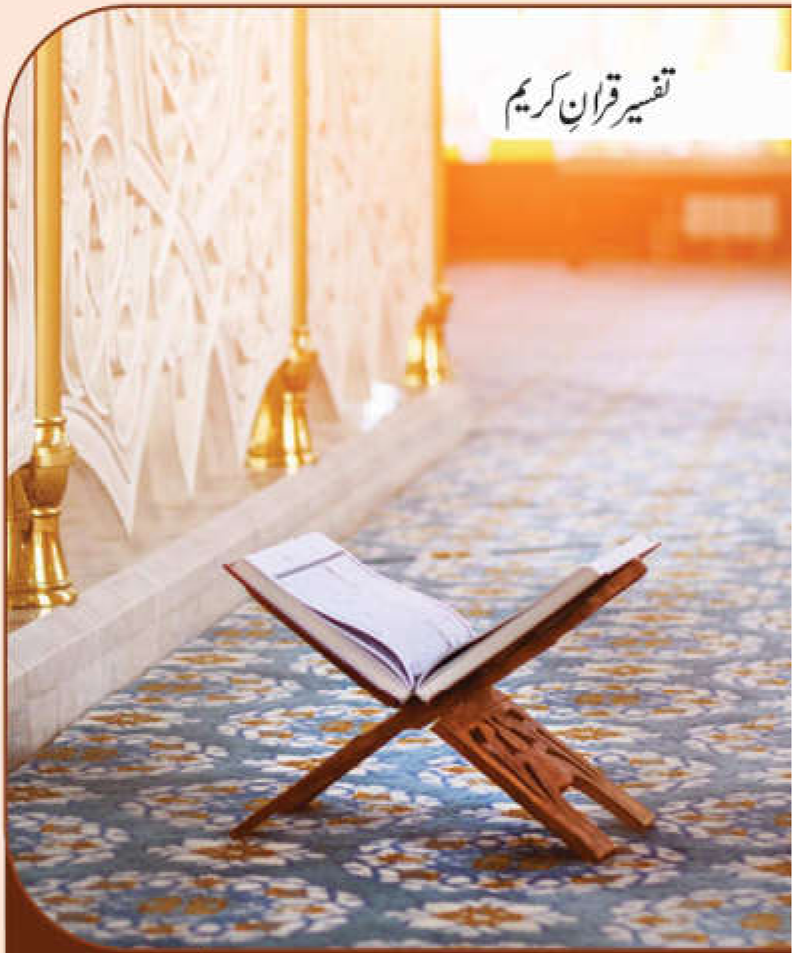

عزم و حوصلے والے پیغمبر صلوات اللہ تعالٰی علیہم اجمعین

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمّت والے رسولوں نے صبر کیا۔(پ26، الاحقاف:35)

آیت میں فرمایا گیا کہ اے رسول! صبر کرو جیسے ہمّت والے رسولوں نے صبر کیا۔ آیت کا سیاق یہ ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مسلسل دعوتِ دین دینے کے باوجود کفار کی اکثریت کا رویہ ”انکار“ ہی رہا۔ کفر و استکبار پر ایسے اِصرار کا نتیجہ یہی بنتا تھا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن کے خلاف ہلاکت کی دعا کردیں اور قوم ہلاک ہوجائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رَحمت سے لوگوں کو مُہلت عطا فرمائی اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حکم دیا کہ آپ اپنی قوم کی طرف سے پہنچنے والی ایذا پر ایسے ہی صبر کریں جیسے پہلے باہمت رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسّلام نے صبر کیا کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صرف ”اُولُوا الْعَزْم“ رسولوں کے گروہ میں شامل ہیں، بلکہ اُن کے سردار، اُن میں سب سے اعلیٰ اور اُن کے اَخلاقِ حَسَنہ کے جامع ہیں نیز حضورِ پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ رَحمت کا تقاضا بھی یہی تھا۔

”اُولُوا الْعَزْم“ رسول کون ہیں؟ یوں تو تمام انبیاء و مُرسَلین علیہم الصلوٰۃ والسّلام ہمّت والے ہیں اور سب نے ہی راہِ حق میں آنے والی تکالیف پر صَبْر وہمّت کا مظاہرہ کیا، جیسا کہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی شہادت کا تذکرہ موجود ہے کہ راہِ حق میں انہوں نے اپنی جانیں قربان کردیں، یونہی جن ہستیوں کے تفصیلی واقعات قرآن مجید میں مذکور ہیں، جیسے حضرت شُعَیب، ھُود، صالح، لُوط، یُوسُف علیہم الصلوٰۃ والسّلام وغیرہا، اِن کے حالاتِ زندگی میں عزم وہمّت، ثَبات و اِستقامت اور صَبْر و حوصلہ کے عظیم واقعات موجود ہیں، لیکن انبیاء و رُسُل علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی مبارک، نورانی جماعت میں سے پانچ رسول ایسے ہیں، جن کا راہِ حق میں صبر اور مُجاہدہ دیگر انبیاء و مُرسَلین علیہم الصلوٰۃ والسّلام سے زیادہ ہے، اِس لئے اُنہیں بطورِ خاص ”اُولُوا الْعَزْم“ رسول کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں: (1) ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ (2) حضرت ابراہیم (3) حضرت موسیٰ (4) حضرت عیسیٰ (5) حضرت نوح علیہم الصلوٰۃ والسّلام۔

قرآنِ مجید میں اِن ہستیوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے، جیسا کہ سورۃُ الاَحزاب میں ہے: ﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے اُن کا عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے بڑا مضبوط عہد لیا۔(پ21، الاحزاب:7) اور سورۃُ الشُّوریٰ میں انہی پانچ ہستیوں کا تذکرہ یوں فرمایا: ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

نُوۡحًا وَّ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ وَ مَا وَصَّیۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ مُوۡسٰى وَ عِیۡسٰۤى

ترجمہ: اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا ہے جس کی اس نے نوح کو تاکید فرمائی اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی اور جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو تاکید فرمائی۔ (پ25، الشوریٰ:13)

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ پانچوں ہی اُولُوا الْعَزْم رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر مذکورہ (بالا) دونوں آیتوں میں اکٹھا کر دیا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، 9/376، تحت الحدیث:5472)

صدرُ الشّریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبیوں کے مختلف درجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم کا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت نوح علیہ السّلام کا، اِن حضرات کو ”مُرْسَلِیْنِ اُولُو الْعَزْم“ کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات، باقی تمام انبیا و مُرسلین، اِنس و مَلَک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

(بہار شریعت، 1/54)

مذکورہ بالا پانچوں ہستیوں کی بلند ہمّتی، عالی حوصلگی اور قوتِ عزم و عزیمت اُن کی سیرتوں کے مطالعہ سے روشن ہے۔ اُن کے عزم و حوصلہ کی ایک بڑی نشانی یہ تھی کہ وہ رَحمتِ خداوندی سے کبھی مایوس نہ ہوئے، کسی طرح کی بھی تکلیف کی وجہ سے ان کے حوصلے پست نہ ہوئے، بلکہ کفار کے ظلم و عداوت اور ضد و مخالفت میں جتنا اضافہ ہوتا، اِن حضرات کے عزم میں اُتنی ہی مضبوطی آجاتی۔

فانوس بن کر جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

حضرت نوح علیہ السّلام نے اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال قیام کیا اور سینکڑوں سال انہیں دعوتِ توحید اور پیغامِ حق دیا، لیکن نہایت قلیل تعداد نے اسلام قبول کیا۔ اپنی کاوِشوں کا ظاہری نتیجہ بہت امید افزا نہ ہونے کے باوجود آپ علیہ السّلام نے دعوتِ حق کا فریضہ ترک نہ کیا اور کفار کے تمسخر اُڑانے، استہزاء کرنے، جسمانی، روحانی اور ذہنی اذیتیں دینے کے باوجود خدا کی طرف بلانے کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی حیاتِ مبارکہ میں قدم قدم پر عزم و استقامت کے نمونے موجود ہیں: آپ کی پرورش کرنے والے ”چچا آزر“ نے آپ کو جان کی دھمکیاں دیں اور دن رات اذیت پہنچائی، آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کی بتوں سے شدید محبت جاننے کے باوجود غیرتِ توحید میں تنِ تنہا اُن کے بت توڑ دیئے، جس کے بعد آپ علیہ السّلام کو نہایت تیز بھڑکتی آگ میں ڈالا گیا، یونہی نمرود جیسے ظالم و جابر بادشاہ کے دربار میں پورے حوصلے سے کھڑے ہو کر نڈر اور بے خوف انداز میں اُس سے خداوندِ قدوس کی قدرت و عظمت پر مناظرہ کیا، پھر راہِ خدا میں ہجرت کی، اس کے بعد اپنی بیوی اور بیٹے کو حکمِ خدا پر مکہ کے بیابان میں تنہا چھوڑ دیا، پھر اللہ کے حکم پر نوجوان، اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھری چلادی، الغرض حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی عزم وہمّت دنیا کی عظیم یادگاروں میں سے ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا پُرعزم اور عالی ہمّت ہونا آپ کی سیرت سے عیاں ہے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فرعون نے بنی اسرائیل کے بچے قتل کروانا شروع کر دیئے، پیدائش کے بعد موسیٰ علیہ السّلام کو ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دیا گیا، فرعون کے گھر میں ایک طویل عرصہ پرورش پانے کے باوجود آپ کے اخلاق و عادات اور سیرت و کردار میں کوئی کجی (ٹیڑھی بات) پیدا نہ ہوئی، بلکہ آپ کا کردار نہایت عظیم اور پاکیزہ ہی رہا، برسوں تک ایک وعدے کی وجہ سے آپ علیہ السّلام نے حضرت شعیب علیہ السّلام کی بکریاں چَرائیں، نبوت کا منصب ملنے کے بعد فرعون کے دربار میں جا کر زور دار انداز میں اعلانِ حق کیا، فرعون کی ربوبیت کو رَد کر کے خدا کی ربوبیت و وحدانیت

کا پیغام دیا حالانکہ فرعون کا ظلم و ستم اور قہر و جبر سب کو معلوم تھا، عرصہ دراز تک فرعون کا مقابلہ کیا پھر اس سے نجات پانے کے بعد اپنی عجیب نفسیات والی قوم کے ساتھ نباہ کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی سیرتِ مبارکہ میں عزم و ہمّت کی خوبصورت سچی داستان ہے۔ مُعجزات کی کثرت، لوگوں کی بے پناہ خیر خواہی اور فریاد رَسی کے باوجود آپ کو پوری زندگی ستایا گیا، یہودیوں نے ہر جگہ کُھل کر آپ علیہ السّلام کی مخالفت کی، آپ علیہ السّلام کے احسانات کے باوجود انہوں نے احسان فراموشی کرتے ہوئے **اپنی طرف سے** آپ علیہ السّلام کو سولی پر چڑھا کر قتل کی کوشش کی، اگرچہ اللہ عزّوجل نے اپنی رَحمت سے آپ علیہ السّلام کو بچا کر زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا اور حقیقت میں آپ کی جگہ ایک دوسرے مشابہ آدمی کو پھانسی چڑھا دیا گیا۔

جیسے میرے سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی! یہ وہ مختصر سا منظر نامہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا چاروں ہستیوں کو کس وجہ سے ”اُولُوا الْعَزْم“ کا لقب عطا فرمایا گیا۔ اِن انبیاء علیہم السّلام کی طرح صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے کا حکم ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی دیا گیا اور سیّدِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چونکہ جامعِ کمالاتِ انبیاء اور منبعِ جملہ اوصافِ عالیہ ہیں، اس لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے بڑھ کر ہمّت و حوصلہ دِکھایا، چنانچہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا مجھے ڈرایا گیا ہے، اتنا کسی اور کو خوفزدہ نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا مجھے ستایا گیا ہے، اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ (ترمذی،4 / 213،حدیث:2480)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ مبارکہ کے اوراق پر ایک سَرسَری نظر بھی ڈالیں تو حدیث میں بیان کردہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ مکی زندگی کے تکلیف دہ واقعات کا تسلسل، کفار کی ایذا رسانیاں، جادو، جنون اور کہانت کے طعنے، شعبِ ابی طالب میں تین سال کی محصوری، طائف میں سرداروں اور اَوباشوں کی دی گئی تکالیف، ماننے والوں کو ستایا جانا، اہلِ ایمان کا مکۂ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور ہو جانا، خود نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہجرت کرنا، مدینۂ منورہ جانے کے بعد کفار کی طرف سے مسلسل جنگیں اور منافقین کی سازشوں کا مقابلہ کرنا، الغرض نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیبہ عزم و حوصلہ کی عظیم ترین نشانی ہے۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! رضی اللہ عنہا، دنیا (کی زیب و زینت اور عیش) محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ان کی آل کے لئے مناسب نہیں، اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ اُولُوا الْعَزْم رسولوں سے یہ پسند فرماتا ہے کہ وہ دنیا کی تکلیفوں پر اور دنیا کی پسندیدہ چیزوں سے صبر کریں، پھر مجھے بھی انہی چیزوں کا مکلّف بنانا پسند کیا، جن کا اُنہیں مکلّف بنایا، تو ارشاد فرمایا: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمّت والے رسولوں نے صبر کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے لئے اس کی فرمانبرداری ضروری ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے لئے اس کی فرمانبرداری ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ضرور صبر کروں گا جس طرح اُولُوا الْعَزْم رسولوں نے صبر کیا اور قوت تو اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے۔

(اخلاق النبی لابی الشیخ اصبہانی، ص154، حدیث:806)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی اپنی ذات کے لئے (کسی سے) انتقام نہیں لیا، ہاں جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیتے تھے یعنی سزا دیتے تھے۔

(بخاری،4 / 331،حدیث:6786)

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دیگر اُولُوا الْعَزْم پیغمبروں کے صدقے ہمیں حق پر اِستقامت، نیکی کی دعوت کا جذبہ اور عزم و حوصلہ کی دولت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

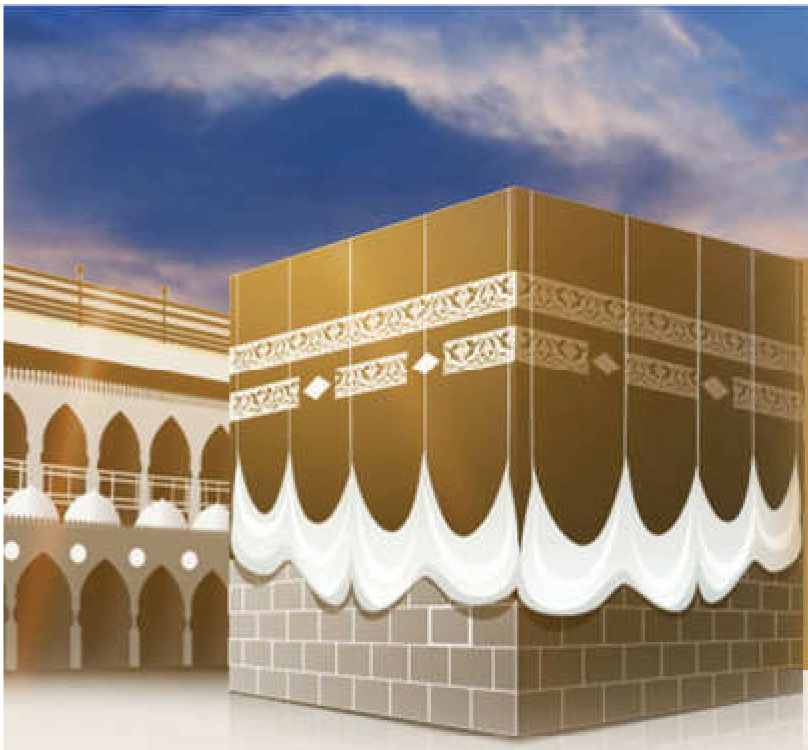

اللہ پاک کو ناپسند 3 باتیں

مولانا ابو الحسان عطاری مدنی*

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ یعنی اللہ پاک تمہارے لئے 3 باتوں کو ناپسند فرماتا ہے: 1 قیل و قال 2 مال ضائع کرنا 3 کثرت سے سوال کرنا۔[(1)]

حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط کے ذریعے پیغام بھیجا کہ کوئی ایسی حدیثِ پاک لکھ کر میری طرف روانہ کریں جو آپ نے خود سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہو۔ حضرت سیّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ نے جواباً تحریر فرمایا کہ میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، پھر مذکورہ حدیثِ پاک بیان کی۔

اے عاشقانِ رسول! اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں جن 3 باتوں کو اللہ پاک کا ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے ان کی مختصر وضاحت ملاحظہ فرمایئے:

1 **قیل و قال:** قیل و قال کی ممانعت سے مراد یہ ہے کہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بے فائدہ گفتگو کی کثرت سے منع فرمایا۔ اس ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ بے فائدہ گفتگو کی کثرت کرنے والا اپنی گفتگو میں خطا اور غلطی سے نہیں بچ سکتا۔[(2)] نیز اس طرح کی فُضول گفتگو سے دل سخت اور وقت ضائع ہوتا ہے۔[(3)]

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غَلَطیاں زِیادہ ہوتی ہیں، جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ دوزخ کے زیادہ لائق ہے۔[(4)]

(زبان کی احتیاطیں جاننے اور سمجھنے نیز خاموشی کے فوائد جاننے کے لئے ان رسائل کو ضرور پڑھئے۔ "خاموش شہزادہ"، "جنّت کی دو چابیاں"، "ایک چُپ سو سُکھ"۔)

2 **مال ضائع کرنا:** مال ضائع کرنے کی بے شمار صورتیں ہیں: اس کی حفاظت نہ کرنا، مال بڑھانے کی کوشش نہ کرنا، جو موجود ہے اسی کو بیٹھے بیٹھے کھانا، فضول خرچی کرنا، گناہوں میں خرچ کرنا، اپنی حیثیت سے زیادہ انعام و اکرام پیش کرنا، جن چیزوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے انہیں پھینک دینا وغیرہ وغیرہ۔[(5)]

3 **کثرتِ سوال:** بکثرت سوال کرنے کی ممانعت میں شرعی اجازت کے بغیر دوسروں سے مال وغیرہ مانگنا اور علمائے کرام سے غیر ضروری و فضول سوالات کرنا دونوں شامل ہیں۔[(6)]

مال کے سوال کا وبال: فرمان مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

آدمی (مال کا) سوال کرتا رہے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔[7] یعنی نہایت بے آبرو (بے عزت) ہو کر (آئے گا)۔[8]

(مانگنے کی مذمت و نحوست پر تفصیل جاننے کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوال 1438 تا ذوالقعدۃ الحرام 1438 کا مضمون "بھیک اور بھکاری" پڑھئے۔ یہ ماہنامہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔)

غیر ضروری علمی سوالات نہ کئے جائیں: ایک مسلمان کیلئے ضروری مسائل کا علم حاصل کرنا اور علمائے کرام سے شرعی راہنمائی لینا ضروری ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔[9]

لیکن بلا ضرورت ایسے فُضول سوالات کرنے سے بچنا چاہئے جن کا تعلّق نہ تو عقیدے سے ہو اور نہ ہی عمل سے۔

غیر ضروری اور فضول سوالات کرنے والے کی نیت اگر علمائے کرام سے بحث مباحثہ کرنے، سوالات کے ذریعے علم حاصل کرکے عوام کو پریشان کرنے اور شہرت حاصل کرنے کی ہو تو اسے اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر غور کرکے ڈرنا چاہئے:

جو اس لئے علم طلب کرے تاکہ اس کے ذریعے علما سے مقابلہ کرے، جاہلوں سے جھگڑے یا لوگوں کی توجہ حاصل کرے تو اللہ پاک اسے دوزخ میں داخل فرمائے گا۔[10]

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: جو (شخص) دینی علم دین کے لئے نہ سیکھے بلکہ عزت یا مال حاصل کرنے یا دین میں فساد پھیلانے کے لئے سیکھے تو (وہ) اوّل درجہ کا جہنمی ہے۔[11]

غیر ضروری سوالات کی مثالیں: خاتَمُ المُحَقِّقِین حضرت علّامہ سیّد محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: انسان کو چاہئے کہ اس چیز کے بارے میں سوال نہ کرے جس کی اسے ضرورت نہیں، مثلاً:

حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر کس طرح اترتے تھے اور سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہیں کس صورت میں دیکھتے تھے؟ حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب انہیں بشری صورت میں دیکھتے تھے اس وقت وہ فرشتے ہوتے تھے یا نہیں؟ اور اسی طرح کی دیگر باتیں جن کا جاننا ضروری نہیں ہے اور شریعت نے ہمیں ان باتوں کا علم حاصل کرنے کا پابند نہیں بنایا۔[12]

شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فضول سوالات کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ باتیں جن کے جاننے کے ہم مُکلَّف (یعنی پابند) نہیں، جیسے: حضرت آدم (علیہ السّلام) نے جنّت میں سب سے پہلے کیا کھایا تھا؟ دنیا میں آکر سب سے پہلے کیا کھایا؟ حضرت حوا (رضی اللہ عنہا) سے (آپ کی) ملاقات ہوئی تو پہلی گفتگو کیا ہوئی؟ حضرت اسماعیل (علیہ السّلام) کے فدیے کے گوشت کا کیا ہوا؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ (سوالات) ممنوع ہیں اور اسی کثرتِ سوالات میں داخل ہیں۔[13]

ایک مقام پر شارحِ بخاری فرشتوں کی داڑھی سے متعلق سوال کرنے والے کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ہم اس کے مُکلَّف (یعنی پابند) نہیں کہ یہ بھی ایمان رکھیں کہ فرشتوں کی کیا شکل ہے؟ انہیں داڑھی ہے یا نہیں؟ اس لیے اس کے کُرید (یعنی جستجو) میں رہنا، نامناسب ہے۔[14]

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ کریم! ہمیں اس حدیثِ پاک میں بیان کردہ تینوں باتوں سے مکمل طور پر بچنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 1/ 498، حدیث: 1477 (2) فتح الباری، 12/ 260 (3) لمعات التنقیح، 8/ 210 (4) حلیۃ الاولیاء، 3/ 88، رقم: 3278 (5) نزہۃ القاری، 2/ 959 تسہیلاً (6) نزہۃ القاری، 2/ 959 مفہوماً (7) بخاری، 1/ 497، حدیث: 1474 (8) بہار شریعت، 1/ 941 (9) پ14، النحل: 43 (10) ترمذی، 4/ 297، حدیث: 2663 (11) مراٰۃ المناجیح، 1/ 204 (12) ردالمحتار، 10/ 520 ملخصاً (13) نزہۃ القاری، 2/ 959 تسہیلاً (14) فتاویٰ شارح بخاری، 1/ 663۔

نفلی عبادات اور شب بیداری (قسط:01)

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

ایک مسلمان کو علم ہونا چاہئے کہ اسے اللہ پاک نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ اللہ پاک کا فضل و کرم ہے کہ اُس نے ہر ہر لمحہ ہر ہر گھڑی اور ہر ہر سیکنڈ ہمارے لئے عبادت کرنا لازم نہیں کیا بلکہ کوئی عبادت عمر بھر میں ایک بار، بعض سال میں ایک بار، اور بعض عبادتیں روزانہ لازم قرار دی ہیں۔ اسی طرح اسلام میں فرائض و واجبات اور سننِ مؤکدہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کی ترغیب و تشویق ضرور موجود ہے۔

نفلی عبادات محبوبِ الٰہی بننے کا ذریعہ ہیں: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ ربُّ العزّت فرماتا ہے: ”وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ“ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! نفلی عبادات کے بہت سے طریقے ہیں، روزے رکھنا، مختلف اوقات میں تلاوتِ قراٰن کرنا، نفل نمازیں یعنی اشراق و چاشت، اَوّابین، صلاۃُ اللیل اور تہجد پڑھنا، محافل کا اہتمام کرکے حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول بیان کرنا و سننا اور قراٰن و حدیث اور ذکرِ اسلاف سے وعظ و نصیحت بیان کرنا اور سننا، دن مخصوص کرکے درسِ قراٰن، درسِ حدیث یا درسِ سیرت کا اہتمام کرنا اور اہلِ اسلام کے ہاں معروف اہم راتوں میں جاگ کر محافل کرنا اور اللہ کریم کی عبادت کرنا وغیرہ یہ سب نفلی عبادات میں شمار ہوتا ہے۔

یوں تو ہر عبادت اللہ کریم کا قرب پانے کا ذریعہ ہے لیکن راتوں کی عبادت کو بہت خصوصیت حاصل ہے۔ راتوں کو اپنی نیند قربان کرکے یادِ الٰہی میں مصروف رہنے اور اللہ کریم سے استغفار کرنے والوں کو تو مُتَّقِین کے لقب سے نوازا گیا ہے چنانچہ سورۂ ذٰریٰت میں ہے: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ (۱۵) اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ (۱۶) كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ (۱۷) وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ (۱۸)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔(2)

سورۂ فُرقان میں فرمایا گیا: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (۶۴)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں۔(3)

سورۂ سجدہ میں فرمایا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے۔(4)

یہ اور ان جیسی دیگر کئی آیات نہ صرف شب بیداری کا درس

*رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ
(اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

دے رہی ہیں بلکہ ان سے پتا چلتا ہے کہ کسی بھی رات شب بیداری کرنا مذموم وبُرا نہیں بلکہ شریعت میں محمود و پسندیدہ ہے۔ نیز انہی آیات سے پتا چلتا ہے کہ کسی مخصوص رات میں شب بیداری کرنے اور اللہ کریم کی عبادت میں گزارنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے نیز یہ شب بیداری خواہ انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شب بیداری سے کس قدر محبت فرماتے تھے اسے اس روایت سے سمجھا جاسکتا ہے: حضرت عبدُ اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: رات کے قیام کو نہ چھوڑو کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے نہیں چھوڑتے تھے اور جب کبھی طبیعت ناساز ہوتی یا تھکاوٹ ہوتی تو بیٹھ کر ادا فرماتے۔[5]

حضرتِ اَبُواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ یعنی رات کے قیام کو اپنے پر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے، وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ اور یہ تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ ہے وَمُکَفِّرَۃٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ اور برائیوں کو مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا ہے۔[6]

رسولِ اکرم، شفیعِ معظم، شہنشاہِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن تمام لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے پھر ایک مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) ندا کرے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے (یعنی راتوں کو جاگ کر عبادت کیا کرتے) تھے؟ پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے یہ تعداد میں بہت کم ہوں گے اور بغیر حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے، پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوگا۔[7]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: رات میں ایک گھڑی ہے اگر کوئی مسلمان اللہ پاک سے اُس گھڑی میں دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ کریم اسے عطا فرماتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہے۔[8]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بعض علماء نے فرمایا کہ روزانہ شب کی یہ ساعتِ قبولیت پوشیدہ ہے جیسے جمعہ کی ساعت مگر حق یہ ہے کہ پوشیدہ نہیں حدیثوں میں بتادی گئی ہے یعنی رات کا آخری تہائی خصوصاً اس تہائی کا آخری حصہ جو ساری رات کا آخری چھٹا حصہ ہے جو صبحِ صادق سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس وقت مومن کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی، اگر قبولیت چاہتے ہو تو ایمان کامل کرو۔[9]

آئندہ شمارے میں پڑھئے:

”بزرگانِ دین اور شب بیداری“

---

(1) بخاری،4/248،حدیث:6502 (2) پ26،الذّٰریٰت:15تا18 (3) پ19، الفرقان:64 (4) پ21،السّجدۃ:16 (5) ابوداؤد،2/48،حدیث:1307 (6) ترمذی،5/323،حدیث:3560 (7) الترغیب والترہیب،1/240،حدیث:758 (8) مسلم،ص297،حدیث:1770 (9) مراٰۃ المناجیح،2/256۔

شیخین سے محبت کا اجر اور بغض کا وبال

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص ابو بکر اور عمر سے محبت کرتا ہے آسمانِ دنیا میں اس کے لئے 80 ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص ان دونوں سے بغض رکھتا ہے تو دوسرے آسمان پر موجود 80 ہزار فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال،3/199، تاریخ ابن عساکر،30/148)

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 09 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا بارِش کے پانی میں شِفا ہے؟

سُوال: کیا بارِش کے پانی میں شِفا ہے؟

جواب: جی ہاں! بارِش کے پانی میں شِفا ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" صفحہ 278 تا 279 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شِفا چاہے تو قرانِ عظیم کی کوئی آیت رِکابی (یعنی پلیٹ) میں لکھے اور بارِش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورت سے اُس کے مَہر میں سے ایک دِرہم اُس کی خوشی سے لے، اُس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شِفا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/155)

ایک طبیب کا کہنا ہے: میں نے کئی مریضوں کو مختلف اَمراض میں شہد اور بارِش کا پانی دیا ہے، اِسے دیگر نسخوں سے بڑھ کر نَفع بخش پایا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1441ھ)

2 بارِش کے پانی میں شِفا کیسے آجاتی ہے؟

سُوال: کہتے ہیں کہ بارِش کے پانی میں شِفا ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ تو بس آبی بخارات (Evaporations) ہوتے ہیں جو آسمان پر جاکر بادلوں کے ذریعے نیچے آجاتے ہیں، اِس میں شِفا کیسے آگئی؟

جواب: جڑی بوٹیاں گندے پانی میں اُگتی ہیں، لیکن جب اُن سے دوائی بنائی جاتی ہے تو اُس میں شِفا آجاتی ہے۔ دراصل شِفا دینے والا اللہ پاک ہے، وہ جسے چاہتا ہے شِفا عطا فرماتا ہے۔ قرانِ کریم میں بارِش کے پانی کو ﴿مَآءً مُّبٰرَكًا﴾ یعنی بَرَکت والا پانی فرمایا گیا ہے۔ (پ26، ق: 9) تو جب اِس پانی میں بَرَکت ہے تو شِفا بھی ہے۔ ہمیں اِس طرح عقل کے گھوڑے نہیں دوڑانے چاہئیں۔ (مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1441ھ)

3 ستارے کیوں ٹوٹتے ہیں؟

سُوال: ہم رات کے وقت دیکھتے ہیں کہ ستارہ ٹوٹا اور پھر غائب ہوگیا۔ ستارہ ٹوٹنے کے بارے میں بتادیجئے کہ یہ کیا ہے؟

جواب: جب شیطان اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ستارے سے مارا جاتا ہے۔

(پ23، الصّٰفّٰت: 10- مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاخریٰ 1441ھ)

4 ماں باپ کے سمجھانے پر غصہ آتا ہو تو کیا کریں؟

سُوال: بعض اوقات والدین بلاوجہ سمجھانا شروع کردیتے ہیں، حالانکہ ہماری کوئی غلطی نہیں ہوتی، تو اس وقت غصہ آجاتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: آپ اپنے پاس ایک کاؤنٹر (ڈیجیٹل تسبیح جو وظائف کو شمار کرنے میں مدد دیتی ہے) رکھ لیں اور جب کبھی ایسا ہو تو دُرود شریف پڑھنا شروع کردیں، اِن شآءَ اللہ یہ دُرود شریف آپ کو ٹھنڈا کردے گا۔ اگر ماں یا باپ پر غصہ اتاریں گے تو معاملہ خراب ہوجائے گا، لہٰذا صبر کریں اور قفلِ مدینہ لگا کر درود

شریف پڑھیں۔ نیز جب ماں باپ خاموش ہو جائیں تو موقع کی مناسبت سے انتہائی نرمی کے ساتھ ان کو سمجھائیں۔ البتہ اگر آپ کو لگے کہ میرے سمجھانے سے مزید "برسات" شروع ہو جائے گی تو خاموش رہیں۔ ماں باپ کو بھی چاہئے کہ بے موقع بغیر سوچے سمجھے اولاد پر نہ برسا کریں کہ اس طرح اولاد باغی ہو سکتی ہے، پھر ماں باپ کو سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، لہٰذا والدین اور اولاد دونوں ہی کو ظلم سے بچنا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 4 شعبان المعظم 1441ھ)

5 کیا ہاتھ میں تل ہو تو دولت آتی ہے؟

سُوال: اگر کسی کے ہاتھ میں تل ہو تو کیا دولت آتی ہے؟

جواب: مجھے اپنے ہاتھ میں 3 تل محسوس ہو رہے ہیں اور میرا ہاتھ خالی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم! اللہ بہتر جانتا ہے۔ شیخُ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا فیض احمد اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تل کے متعلق ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جس کا نام "کالا تل" ہے۔ میں نے اس کا تھوڑا مُطالعہ کیا ہے۔ جسم پر تل بیکار نہیں ہوتے۔ ان کا کچھ نہ کچھ مطلب ہوتا ہے جو کہ رسالہ پڑھنے سے پتا چلے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 26 رجب المرجب 1441ھ)

6 نَماز پڑھنا بھول گیا تو؟

سُوال: اگر کوئی نَماز پڑھنا بھول جائے اور بعد میں یاد آئے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

جواب: اگر نماز پڑھنا ہی بھول گیا اور قضا ہو گئی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جیسے ہی یاد آئے اور مکروہ وقت نہ ہو تو فوراً وضو کر کے قضا پڑھ لے۔ گناہ نہیں ملے گا۔

(فتاویٰ ہندیہ، 1/121 - مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاولیٰ 1441ھ)

7 کیا بکریاں پالنا سنّت ہے؟

سُوال: کیا بکریاں پالنا سنّت ہے؟

جواب: جی ہاں! سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں بکریاں حاضر رہتی تھیں، خاص طور پر دودھ والی بکریاں بھی تھیں۔ (عمدۃ القاری، 15/539، تحت الحدیث: 6459) ایک روایت ہے کہ گھر میں بکری کا ہونا مُحتاجی کے 70 دروازے بند کر دیتا ہے۔ (فردوس الاخبار، 2/12، حدیث: 3471) یعنی گھر میں بکری رکھنا اِتنا مفید ہے۔ گھر سے مراد یقیناً Bed room (یعنی سونے کا کمرہ) تو ہو نہیں سکتا، اِس سے مراد گھر کی وہ مناسب جگہ ہے جہاں بکری رکھی جا سکتی ہو۔ (مدنی مذاکرہ، 9 جمادی الاولیٰ 1441ھ)

8 امین فوت ہو جائے تو امانت کا کیا کیا جائے؟

سُوال: ایک شخص نے کسی کے پاس امانت رکھوائی اور جس کے پاس امانت رکھوائی وہ فوت ہو گیا تو اس امانت کا کیا کیا جائے؟

جواب: جس شخص کے پاس امانت رکھوائی اور وہ فوت ہو گیا تو اب فوت ہونے والے شخص کے وُرثا امانت کو اُس شخص کے سپرد کریں گے جس کی امانت تھی۔ یہ لوگ اس امانت کو ہڑپ نہیں سکتے، مثلاً بیٹا یہ سوچ کر اس امانت کو نہیں کھا سکتا کہ امانت میرے باپ کے پاس رکھوائی تھی، میرے پاس نہیں رکھوائی تھی۔ (مدنی مذاکرہ، 26 رجب المرجب 1441ھ)

9 ایک دن میں دو جنازے پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا ایک دن میں دو جنازے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بالکل پڑھ سکتے ہیں۔ دو کیا 100 جنازے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاولیٰ 1441ھ)

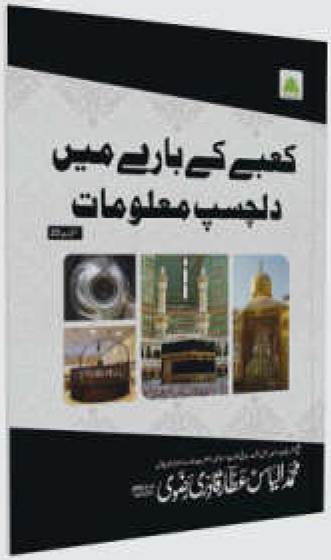

کعبے کے بارے میں دلچسپ معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ
www.dawateislami.net
یا اس کیو آر کوڈ کے ذریعے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

دارُالافتاء اَھلِسنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔

1 کسی بھی دھات کا کڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل کئی نوجوانوں نے ہاتھوں میں لوہے، پیتل وغیرہ کا کڑا پہنا ہوتا ہے، اور ان میں سے جو نمازی ہوتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہی نماز ادا کرلیتے ہیں۔ شرعی راہنمائی درکار ہے کہ مرد کے لیے دھات کا کڑا پہننا کیسا ہے؟ اور اس کو پہن کر نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد کے لیے لوہے یا پیتل یا کسی بھی دھات کا کڑا پہننا، ناجائز ہے اور اس کو پہن کر نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے، یعنی اس حال میں نماز ادا کرنا گناہ ہے اور اگر کرلی ہو تو اس کا اعادہ کرنا لازم ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو واصف محمد آصف عطاری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

2 پُرانی قبروں پر 5 یا 6 فٹ مٹی ڈال کر نئی قبریں بنانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جگہ قدیم وقف قبرستان ہے جو قبور سے مکمل بھر چکا ہے، کیا اس قبرستان میں تمام قبور پر پانچ، چھ فٹ مٹی ڈال کر اُن پر نئی قبریں بناسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صُورتِ مسئولہ میں قبورِ مسلمین پر پانچ، چھ فٹ مٹی ڈال کر اُن پر جدید قُبور بنانا، ناجائز و حرام ہے، کہ یہ قبورِ مسلمین کی سخت بے حرمتی اور ان کے لیے تکلیف کا باعث ہے، کہ جس بات سے زندوں کو ایذا پہنچتی ہے مردے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں۔ جب قبر پر چلنا، پاؤں رکھنا، اس پر بیٹھنا، اس پر راستہ بنانا جائز نہیں تو اس پر مستقل مکمل قبر بنانا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ اس میں مزید کئی خرابیاں بھی ہیں کہ مٹی ڈالنے کے لیے ان پر ٹریکٹر، ٹرالی یا دیگر بار برداری والی گاڑیوں یا پیدل اٹھا کر مٹی ڈالنا ہوگی، اوپر نئی قبریں کھودتے ہوئے، جنازہ لاتے ہوئے ظنِّ غالب ہے کہ قُبور پر چلنا، پھرنا راستہ بنانا وغیرہ پایا جائے اور شرعاً یہ افعال سخت حرام ہیں کہ اس میں مُردوں کی توہین اور ایذا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو واصف محمد آصف عطاری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

3 اسلام کے خلاف باتیں کرنے والے اسکول یا کالج میں اپنے بچّوں کو تعلیم دلوانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسا اسکول یا کالج، جس کا پرنسپل عیسائی ہو، اس میں بچّوں کو ڈانس سکھایا جاتا ہو، پڑھانے والوں میں آدھی تعداد عیسائیوں کی ہو اور عیسائی پرنسپل وغیرہ وقتاً فوقتاً اسلام کے خلاف بچّوں کے اذہان میں باتیں ڈال کر انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہوں، ایسے اسکول یا کالج میں اپنے بچّوں کو تعلیم دلوانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسا اسکول یا کالج، جس کا پرنسپل عیسائی ہو، اس میں بچّوں کو ڈانس سکھایا جاتا ہو، پڑھانے والوں میں آدھی تعداد عیسائیوں کی ہو اور

عیسائی پرنسپل وغیرہ وقتاً فوقتاً اسلام کے خلاف بچّوں کے اذہان میں باتیں ڈال کر انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہوں، ایسے اسکول یا کالج میں اپنے بچّوں کو تعلیم دلانے کی شریعت کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں، ایسے اسکول یا کالج میں اپنے بچّوں کو تعلیم دلوانا انہیں شریعت اور اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے پیش کرنا ہے، ایسی جگہوں پر اپنے بچّوں کو تعلیم وہی دلوائے گا جسے بچّوں کی آخرت کی فکر نہیں، قرآنِ پاک تو حکم فرماتا ہے کہ اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ اور یہ ان کو جہنم کا ایندھن بننے کا سامان کرتے ہیں۔

قرآنِ پاک میں ارشادِ خداوندی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ28، التحریم:6)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”غیر دین کی ایسی تعلیم کہ تعلیم ضروری دین کو روکے مطلقاً حرام ہے، فارسی ہو یا انگریزی یا ہندی، نیز ان باتوں کی تعلیم جو عقائدِ اسلام کے خلاف ہیں جیسے وجودِ آسمان کا انکار یا وجودِ جن و شیطان کا انکار یا زمین کی گردش سے لیل ونہار یا آسمانوں کا خرق و التیام محال ہونا یا اعادۂ معدوم ناممکن ہونا وغیر ذٰلک عقائدِ باطلہ کہ فلسفہ قدیمہ جدیدہ میں ہیں ان کا پڑھنا پڑھانا حرام ہے کسی زبان میں ہو نیز ایسی تعلیم جس میں نیچریوں دہریوں کی صحبت رہے ان کا اثر پڑے دین کی گرہ سست ہو یا کھل جائے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 23/706)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی محمد ہاشم خان عطاری	محمد عرفان مدنی

4 اپنا مال بیچنے کے لئے سیلز مین کو کمیشن دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں گارمنٹس کا کام کرتا ہوں کہ سامان تیار کرکے یا خرید کر دکانوں پر سپلائی کرتا ہوں، میں اپنا مال بیچنے کے لئے مارکیٹ میں دکانوں میں جو سیلز مین ہوتے ہیں ان کو کمیشن دیتا ہوں تاکہ سر دست میرا مال فروخت کریں، جبکہ دکان کے مالک کو اِس کمیشن کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا کہ میں اُس کے ملازم کو کمیشن دیتا ہوں، میرے مال کی کوالٹی میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں ہوتی، مجھے مجبوراً کمیشن دینا پڑتا ہے، اگر میں سیلز مین کو کمیشن نہ دوں تو وہ میرا مال فروخت نہیں کرتا، اور یہ معاملہ صرف میرے ساتھ نہیں بلکہ مارکیٹ میں سب پارٹیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے کیونکہ مال نہ بکنے کی صورت میں واپس کردیا جاتا ہے، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس حالات میں سیلز مین کو کمیشن دینا درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

صورتِ مسئولہ میں آپ کمیشن کے نام پر جو کچھ سیلز مین کو دیتے ہیں وہ کمیشن نہیں بلکہ رشوت ہے، اور رشوت لینا، دینا ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اور قرآن وحدیث میں اِس پر سخت وعیدات وارد ہوئی ہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب آپ نے سامان دکاندار کو بیچ دیا تو وہ اب آپ کا نہ رہا بلکہ دکاندار کا ہو گیا لہٰذا اب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں اپنا مال بیچنے پر کمیشن دے رہا ہوں، بلکہ آپ اپنا کام نکلوانے کے لئے مال دے رہے ہیں کہ سیلز مین کو کچھ مال دوں تاکہ یہ سر دست ترجیحی طور پر میری پروڈکٹ سیل کریں تو مزید مال آئے اور اس طرح اپنی منشاء (مراد، چاہت) پوری کرنے کے لئے جو مال دیا جاتا ہے وہ رشوت کہلاتا ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ-لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝﴾ ترجمہ: اور اُن میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔ (پ6، المائدۃ:62)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”لعن رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم الراشی والمرتشی “ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت فرمائی۔

(ابوداؤد، 2/148)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فریاد

حالات بدلنے کے لئے پہلے خود کو بدلئے

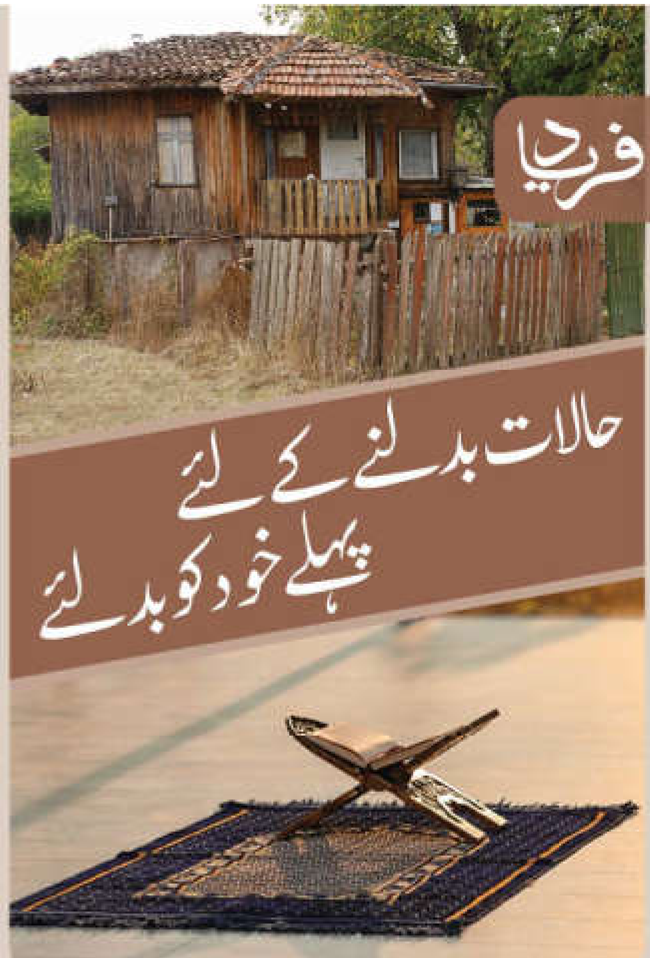

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

ایک شخص نے نیا بزنس شروع کیا، شروع میں تو اس کا بزنس بہت اچھا چلتا رہا مگر کچھ عرصے کے بعد ادھار کے لین دَین میں اسے پریشانی کا سامنا شروع ہوگیا کیونکہ ادھار واپس کرنے والوں کی اکثریت نے حیلے بہانے کرنے شروع کردیئے تھے، جس کی وجہ سے اس کا بزنس ٹھپ ہونا شروع ہوگیا۔ اس دوران وہ کاروباری نقصانات کی دیگر وجوہات کے بارے میں تو سوچتا رہا مگر حقوقُ اللہ میں کوتاہی کی طرف اس نے توجہ نہ کی، ایک دن ایک کتاب پڑھتے ہوئے اس کی نظر کچھ اس طرح کی تحریر پر پڑی کہ "تم اپنے رب سے التجا کرتے ہو کہ تمہارا رب تمہارے حالات تمہاری چاہت کے مطابق بہتر کردے، تو جہاں تم یہ چاہتے ہو تو کبھی تم نے یہ سوچا کہ تمہارا رب تم سے کیا چاہتا ہے؟ کیا تم وہ کر رہے ہو جو تم سے تمہارے رب نے فرمایا ہے؟" اس بات کو پڑھ کر اس بزنس مین کو خیال آیا کہ ہو نہ ہو یہ کتاب، یہ صفحہ اور یہ تحریر میرے لئے کوئی غیبی چیز اور ہدایت کا کوئی پیغام ہے۔ بالآخر اس نے اپنے رب کی بارگاہ میں سچی توبہ کی اور آئندہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرنے کا عہد کیا، پھر اپنے رب سے اپنے حالات کی بہتری کی دُعا کی۔ اللہ پاک کے کرم سے تھوڑے ہی عرصے بعد اس کے حالات بہتر ہونا شروع ہوگئے اور اُدھار کی وصولیاں ہونا شروع ہوگئیں کیونکہ اس نے خود کو اس رَبّ کے حکم کے مطابق بدل لیا تھا جو دِلوں کو پھیرنے والا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جب انسان اپنے حالات کے بدلنے کی تڑپ اور طلب رکھتا ہے تو اس کے لئے پہلے وہ خود کو کیوں نہیں بدلتا؟ یقین مانیئے کہ انسان اگر خود کو اللہ کریم کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق بدل لے اور احکامِ اِلٰہیہ پر عمل کرتے ہوئے حقوقُ اللہ کی ادائیگی کرے تو اللہ کریم بہت رحم و کرم فرمانے والا ہے، اور جب اللہ ربُّ العزّت اپنی رحمت کا نزول فرمائے گا تو بھلا کہاں کی پریشانیاں اور کہاں کی آزمائشیں! قراٰنِ کریم میں فرمانِ ربِّ رحیم ہے: ﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کئے جاؤ۔ (پ4، اٰل عمرٰن:132)

آج ہم شب و روز جن آزمائشوں اور پریشانیوں کا شکار ہو کر اپنے رب سے دعا کر رہے ہوتے اور اس سے اپنی مرادیں مانگ رہے ہوتے ہیں تو ہم ذرا غور بھی تو کریں کہ اس ربِّ کریم کے کتنے فرامین اور احکامات پر ہم نے عمل کیا؟ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے ہم جیسوں کو جو سمجھایا ہے اسے آسان کر کے عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں:

ذرا اپنے گریبان میں جھانکو! اگر تُمہارا کوئی دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

اُس سے کہتے ہوئے اَوّلاً تو خود ہی ہچکچاؤ گے اور شرماؤ گے کہ میں نے تو اُس کا کہنا مانا ہی نہیں اب کس مُنہ سے اُس سے کام کو کہوں؟ اور اگر بے مُروّت ہو کر کہہ ہی دیا اور اس نے نہ کیا تو بھی اعتراض اور شکایت کرنا مناسب نہ سمجھو گے اور خود ہی سوچو گے کہ جب ہم نے کبھی اس کی بات نہیں مانی تو اس کے نہ ماننے پر شکایت کیسے کریں۔ اب سوچو کہ دونوں جہاں کے پالنے والے ربُّ العالمین کے کتنے احکام پر تم عمل کرتے ہو؟ اس کے احکام پر عمل نہ کرنا اور اپنی مرادیں ہر صورت پوری ہونے کی خواہش رکھنا کیسی بے حیائی ہے! (فضائلِ دعا، ص101 ملخصاً)

واقعی ہم اپنی حالت کو دیکھ لیں کہ نماز ہم سے پڑھی جاتی ہے یا نہیں؟ فرض روزے ہم سے رکھے جاتے ہیں یا نہیں؟ زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ہم پوری ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ قربانی لازم ہونے کے باوجود ہم کرتے ہیں یا نہیں؟ سچ ہم بولتے ہیں یا نہیں؟ جھوٹ ہم سے چھوٹا یا نہیں؟ بدگمانی ہم نے چھوڑی یا نہیں؟ گانے باجوں فلموں ڈراموں اور بدنگاہی سے ہم دور ہیں یا نہیں؟ احکامِ اسلام پر عمل اور حقوق اللہ کی ادائیگی میں ہماری کیفیت کیا ہے؟ پچھلے زمانے کے لوگ حقوق اللہ کی ادائیگی اور ان میں بھی بالخصوص نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے: حجۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: (اسلاف میں ایسے نیک لوگ تھے کہ) اُن میں سے جو لوہار ہوتا تھا وہ اگر ضَرب (یعنی چوٹ) لگانے کے لئے ہتھوڑا اُوپر اٹھائے ہوئے ہوتا اور اِسی حالت میں اذان کی آواز سنتا تو اب ہتھوڑا لوہے وغیرہ پر مارنے کے بجائے فوراً رکھ دیتا نیز اگر موچی یعنی چمڑا سینے والا سُوئی چمڑے میں ڈالے ہوئے ہوتا اور جُوں ہی اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی تو سُوئی کو باہر نکالے بغیر چمڑا اور سُوئی وَہیں چھوڑ کر بلا تاخیر مسجد کی طرف چل پڑتا۔ یعنی اُٹھے ہوئے ہتھوڑے کی ایک ضَرب لگا دینا یا سُوئی کو دوسری طرف نکالنا بھی اُن کے نزدیک تاخیر میں شامل تھا حالانکہ اِس میں وَقت ہی کتنا لگتا ہے! (کیمیائے سعادت، 1/339)

اے عاشقانِ رسول! ہم تو آئے دن مشکلات کے بھنْور میں پھنسے اور پریشانیوں کے جالوں میں گرفتار رہتے ہیں، اللہ پاک کے سوا کون ہے جو ہمیں مشکل اور پریشانی سے آسانی کی طرف لائے گا، تکلیف سے راحت کی طرف لائے گا، وہ کریم رب فرماتا ہے: ﴿ اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ24، المؤمن:60) مگر اس کے لئے ہمیں اس راستے کو بھی اختیار کرنا پڑے گا کہ جس سے ہماری دعائیں قبول ہوں اور ہمارے حالات بہتر ہوں۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! ہمارے گھریلو، کاروباری، جسمانی، روحانی اور دیگر معاملات بہتر کرنے والی ذات اللہ پاک ہی کی ہے، لہٰذا اپنے حالات کی بہتری کے لئے، رب کی رحمت اور اس کے کرم کو پانے کے لئے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرنا ہوگا، گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر نیکی کی راہ کو اپنانا ہوگا کہ ﴿ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔ (پ8، الاعراف:56)

اللہ پاک ہمیں اپنے حالات کی بہتری کے لئے خود کو بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

ایک زمانہ ایسا آئے گا

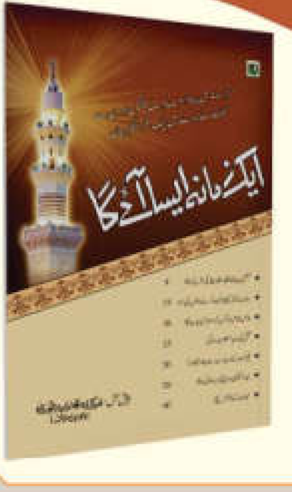

یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ
www.dawateislami.net
یا اس کیو آر کوڈ کے ذریعے مفت
ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

مقام صلح حدیبیہ

صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے موقع پر صحابۂ کرام کا عشقِ رسول

مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی*

دینِ اسلام میں عشق و آدابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کتنی اہمیت ہے کہ آپ تاریخ اسلام کا وَرَق ورق پلٹتے جائیں آپ کو عشق و محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے واقعات اس قدر خوشبوئیں بکھیرتے ملیں گے جن سے مشامِ جاں معطر ہو جاتے ہیں اور احترام و آدابِ رسالت مآب کی داستانیں اس قدر جلوہ ریز ہیں جن سے ایمان و عقیدہ روشن و تابناک ہو جاتا ہے۔ صرف صلحِ حُدَیبیہ اور بیعتِ رضوان کا ہی واقعہ حاشیۂ ذہن و فکر میں لائیں تو یہی ایک واقعہ اُلفت و محبت اور آدابِ رسولِ مقبول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نقوش جان و دل اور ایمان و عقیدہ میں مزید پختگی پیدا کر دینے کے لئے کافی ووافی ہے۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بغیر طوافِ کعبہ نہیں کیا: ذرا دیکھئے تو سہی کہ طوافِ خانۂ کعبہ کس کو عزیز نہیں، شاید کوئی مسلمان ہو جس کے دل میں اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کی خواہش نہ ہو اور شاید ہی کوئی ایسا ہو جس کو اس شرف سے مشرف ہونے کا موقع ملے اور وہ اس موقع کو غنیمت نہ جانے لیکن قربان جایئے ذُوالنُّورَین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی محبتِ رسول پر کہ صلحِ حدیبیہ کے موقع پر مقامِ حدیبیہ میں پہنچ کر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو مکۂ مکرمہ میں کفار کے پاس صلح کا پیغام دے کر بھیجا تو کفارِ مکہ نے آپ سے جو کہا اور آپ نے جو جواب دیا اس پر رَشک کو بھی رَشک آتا ہے۔ علّامہ عبدُ المصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی مالداری اور اپنے قبیلہ والوں کی حمایت و پاسداری کی وجہ سے کفارِ قریش کی نگاہوں میں بہت زیادہ معزز تھے۔ اس لئے کفارِ قریش ان پر کوئی دراز دستی نہیں کر سکے بلکہ ان سے یہ کہا کہ ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ کعبہ کا طواف اور صفا و مَروہ کی سَعی کر کے اپنا عمرہ ادا کر لیں مگر ہم محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو کبھی ہرگز ہرگز کعبہ کے قریب نہ آنے دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور کہا: میں **رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بغیر کبھی ہرگز ہرگز عمرہ نہیں ادا کر سکتا۔**“[1]

اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بے ادبی نا قابلِ برداشت: حُدَیبیہ کے میدان میں ایک ایسا بھی موقع آیا کہ کفارِ مکہ کی جانب سے صلح کا نمائندہ بن کر آنے والا شخص اپنے کو سب سے بڑا آدمی سمجھتا تھا۔ اس لئے جب بھی وہ حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کوئی بات کہتا تو ہاتھ بڑھا کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ریش مبارک پکڑ لیتا تھا اور بار بار آپ کی مقدس داڑھی پر ہاتھ ڈالتا تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جو ننگی تلوار لے کر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے کھڑے تھے۔ وہ اس جرأت اور

*مُدرِّس جامعۃُ المدینہ فیضانِ رضا، بریلی شریف ہند

حرکت کو برداشت نہ کرسکے۔ وہ تلوار کا قبضہ اس کے ہاتھ پر مار کر اس سے کہتے کہ ریش مبارک سے اپنا ہاتھ ہٹالے۔“(2)

عشق ہو تو ایسا: صلحِ حدیبیہ کے موقع پر صحابۂ کرام نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ محبت والفت اور ادب واحترام کی وہ مثالیں پیش کیں جو چشمِ فلک نے کبھی نہیں دیکھیں۔ جی ہاں! ہوا ہی کچھ ایسا اور اس کا مشاہدہ خود کفار کے ایلچی عُروہ بن مسعود نے بھی کیا اور واپسی کے بعد کفار میں اس کا چرچا بھی کیا ذرا آپ بھی اس اندازِ عشق کو پڑھئے اور جھوم جائیے:

”اے میری قوم! خدا کی قسم! جب محمد(صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اپنا لعاب ڈالتے ہیں تو وہ کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی میں پڑتا ہے اور وہ فرطِ عقیدت سے اس کو اپنے چہرے اور اپنی کھال پر مَل لیتا ہے۔ اور اگر وہ کسی بات کا ان لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو سب کے سب اس کی تعمیل کے لئے جلدی کرتے ہیں اور وہ جب وُضو کرتے ہیں تو ان کے اصحاب ان کے وُضو کے دھوون کو لوٹنے میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے ہیں اور وہ جب کوئی گفتگو کرتے ہیں تو تمام اصحاب خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھیوں کے دِلوں میں ان کی اتنی زبردست عظمت ہے کہ کوئی شخص ان کی طرف نظر بھر دیکھ نہیں سکتا۔“(3)

آپ کا نام کبھی نہیں مٹاؤں گا: صلحِ حدیبیہ کے موقع پر محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ نمونہ بھی کس قدر بے مثال ہے کہ جب باہم شرائط طے پاگئیں اور صلح نامہ لکھنے کی نوبت آئی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ عبارت لکھوائی۔ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ یعنی یہ وہ شرائط ہیں جن پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صلح کا فیصلہ کیا۔ تو کفارِ مکہ کی جانب سے صلح کا نمائندہ بن کر آنے والا شخص بھڑک گیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم! اگر ہم جان لیتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو نہ ہم آپ کو بیتُ اللہ سے روکتے نہ آپ کے ساتھ جنگ کرتے لیکن آپ ”محمد بن عبدُ اللہ“ لکھئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خدا کی قسم! میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ بھی ہوں اور محمد بن عبدُ اللہ بھی ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ تم لوگ میری رسالت کو جھٹلاتے ہو۔ یہ کہہ کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ لکھ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کے نام کو تو کبھی ہرگز ہرگز نہیں مٹاؤں گا۔ یہ سُن کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود اپنے دستِ مبارک سے نام تبدیل فرمادیا۔“(4)

یہ تو تاریخ اسلام کا صرف ایک واقعہ ہے جس میں عشق و ادبِ رسولِ مقبول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایسے ایسے جلوے ہیں کہ دنیا نے نہ کبھی ایسے جلوے دیکھے ہوں گے اور نہ کبھی دیکھ پائے گی ورنہ تاریخِ اسلام کا مطالعہ کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں کہ مسلمانوں نے اپنے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے عشق ومحبت اور ادب واحترام کے ایسے ایسے اَنمِٹ نقوش چھوڑے ہیں جو دعوتِ نظارہ اور دعوتِ مطالعہ دے رہے ہیں۔ اللہ پاک ہم مسلمانوں کو بھی سچا عشقِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شرح الزرقانی علی المواھب، 3/222، سیرتِ مصطفیٰ، ص348 (2) ماخوذ از بخاری، 2/223، حدیث:2731، 2732، مدارج النبوۃ، 2/206، سیرتِ مصطفیٰ، ص351، 352 (3) بخاری، 2/223، حدیث:2731، 2732، الکامل فی التاریخ، 2/88، سیرتِ مصطفیٰ، ص352، 353 (4) بخاری، 2/223، حدیث:2731، 2732، الکامل فی التاریخ، 2/89، 90۔

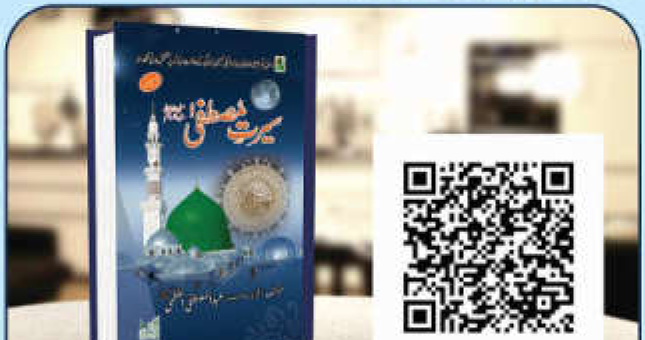

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیّبہ کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ کتاب مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس کیو آر کوڈ کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

خبر جن کے آنے کی نبیوں نے دی ہے

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی*

سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک خصوصی فضیلت یہ ہے کہ توریت وانجیل سمیت گزشتہ آسمانی کتابوں میں آپ کے اوصاف و کمالات بیان کئے گئے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں تشریف آوری کی بشارت دی گئی۔[1] نیز گزشتہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اُمّتوں کے سامنے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصافِ حمیدہ بیان کرتے اور ذکرِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی مجالس کو مُنوَّر فرماتے تھے۔[2]

وہ ختم الانبیاء تشریف فرما ہونے والے ہیں
نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا[3]

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا، محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت کا بیان اور آپ کی تشریف آوری کی خوش خبری گزشتہ آسمانی کتابوں میں ذکر کی گئی، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی امتوں کے سامنے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصافِ جلیلہ بیان کرکے آپ پر ایمان لانے کی تاکید فرماتے رہے۔ قراٰنِ کریم کی 4 آیات اور ان کے تحت کچھ نکات ملاحظہ فرمائیے:

1 **بیٹوں کی طرح پہچاننا:** ﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے (یعنی علمائے یہود و نصاریٰ)[4] وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔[5]

اے عاشقانِ رسول! گزشتہ آسمانی کتابوں میں سیدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف ایسے واضح اور صاف انداز میں بیان کئے گئے تھے جس سے علمائے اہلِ کتاب کو حضور پرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اللہ پاک کا آخری نبی ہونے میں کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا تھا اور وہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس بلند منصب کو کامل یقین کے ساتھ جانتے تھے۔ یہودی عُلَما میں سے حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اس آیت میں جس پہچان کا ذکر کیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے عمر! میں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا جیسے میں اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہوں بلکہ میرا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہچاننا اپنے بیٹے کو پہچاننے سے بھی زیادہ ہے کیونکہ اللہ پاک نے آپ کے اوصاف ہماری کتاب میں بیان فرمائے ہیں۔[6]

2 **بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام:** ﴿وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔[7]

تصدُّق ایسی رِفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں
سناتے آئے مُژدہ حضرتِ عیسیٰ محمد کا[8]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

نعلین برداری کی خواہش: اے عاشقانِ رسول! اسلام کے ابتدائی دور میں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر کفارِ مکہ کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے کئی مسلمان مکۂ مکرمہ سے ہجرت کرکے نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ پہنچے اور وہاں بادشاہ کے دربار میں ان کی گفتگو ہوئی۔ گفتگو کے آخر میں بادشاہ نجاشی رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں۔ ہم ان کا ذکرِ خیر انجیل میں پاتے ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جن کے آنے کی خبر حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السَّلام نے دی تھی۔ اگر مجھ پر حکومتی ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کی نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کرتا اور انہیں وضو کرانے کی خدمت بجالاتا۔[9]

3 مٹانے کے باوجود نشانیاں باقی: ﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: وہ جو اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔[10]

پیارے اسلامی بھائیو! ہر دور میں اہلِ کتاب اپنی کتابوں میں موجود ذکرِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چھپانے اور مٹانے کی بھرپور کوشش کرتے رہے لیکن ان کی طرف سے ہزاروں تبدیلیاں ہونے کے باوجود بھی ان کتابوں میں سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے متعلق بشارتوں کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا۔ تفصیل جاننے کے لئے مذکورہ آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان یا پھر تفسیرِ صراط الجنان جلد 3 ص 450 ملاحظہ فرمائیے۔

کتابِ حضرتِ موسیٰ میں وصف ہیں ان کے
کتابِ عیسیٰ میں ان کے فسانے آئے ہیں
انہیں کی نعت کے نغمے زَبور سے سن لو
زبانِ قرآں پہ ان کے ترانے آئے ہیں[11]

4 انبیائے کرام سے عہد لیا گیا: ﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہوگا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔[12]

اس آیت میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک صفت یہ بیان کی گئی کہ آپ گزشتہ آسمانی کتابوں کی تصدیق فرمانے والے ہیں۔ علاءُ الدّین حضرت علامہ علی بن محمد خازن رحمۃُ اللہ علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک نے گزشتہ نبیوں کی کتابوں میں اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف اور حالات بیان فرمائے تھے، جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ان کتابوں میں بیان کردہ اوصاف اور حالات ظاہر ہوئے تو ان کتابوں کا سچا ہونا ثابت ہوگیا۔[13]

شیرِ خدا حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کرَّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السَّلام سے لے کر آخر تک جتنے نبی بھیجے سب سے محمدٌ رَّسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں عہد لیا گیا کہ اگر آپ اس نبی کی زندگی میں مَبْعُوث ہوں (یعنی اپنی نبوت کا اعلان فرمائیں) تو وہ آپ پر ایمان لائیں، آپ کی مدد کریں اور اپنی اُمّت سے بھی ان باتوں کا عہد لیں۔[14]

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ اس آیتِ مُقدسہ کے تحت فرماتے ہیں: اس عَہدِ ربّانی کے مطابق ہمیشہ حضراتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء نشرِ مناقب وذکرِ مَناصِبِ حضور سیّدُ الْمُرسلین صلوٰۃُ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رَطْبُ اللّسان رہتے (یعنی حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل اور مقام ومرتبے کے بیان سے اپنی زبانوں کو تر رکھتے) اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافلِ ملائک منزل (یعنی وہ محفلیں جن میں فرشتے نازل ہوتے ہیں ان) کو حضور کی یاد ومدح سے زینت دیتے، اور اپنی امتوں سے حضور پرنور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر ایمان لانے اور (آپ کی) مدد کرنے کا عہد لیتے۔[15]

جتنے اللہ نے بھیجے ہیں نبی دنیا میں
تیری آمد کی خبر سب ہیں سنانے والے[16]

---

(1) خصائص کبریٰ، 1/18 (2) فتاویٰ رضویہ، 30/135 مفہوماً (3) قبالۂ بخشش، ص65 (4) خزائن العرفان (5) پ2، البقرۃ:146 (6) تفسیر خازن، 1/100، البقرۃ، تحت الآیۃ: 146 (7) پ28، الصّف:6 (8) قبالۂ بخشش، ص52 (9) ابوداؤد، 3/285، حدیث:3205، مسند احمد، 2/187، حدیث: 4400 (10) پ9، الاعراف:157 (11) سامانِ بخشش، ص141 (12) پ3، اٰل عمران:81 (13) تفسیر خازن، 1/268 (14) الشفا، 1/44 (15) فتاویٰ رضویہ، 30/135 (16) حدائقِ بخشش، ص484۔

شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:06)

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

گزشتہ شمارے میں بتایا گیا تھا کہ حضور نبیِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک رحمت کے بیان کی بنیادی طور پر دو قسمیں کی جاسکتی ہیں: 1 رحمت و شفقت کی تعلیم 2 ذاتِ گرامی سے رحمت و شفقت کا ظہور۔ ان میں سے پہلی قسم کا بیان پچھلے ماہ ہو چکا، دوسری قسم کا مختصر ذکر ملاحظہ کیجئے:

2 ذاتِ گرامی سے رحمت و شفقت کا ظہور:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صرف اپنی امت ہی نہیں بلکہ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے، کس کس کو کیسے کیسے رحمتِ سرورِ کونین سے حصہ ملا اس کا ایک مختصر سا خاکہ ملاحظہ کیجئے:

اُمّت کے لئے رحمت: یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حیات کا ایسا پہلو اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت کا ایسا گوشہ ہے کہ جس کا مکمل بیان بیان سے باہر ہے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امت کے لئے اس قدر رحیم و شفیق ہیں کہ ربُّ العالمین نے امت سے یوں ارشاد فرمایا: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔(1)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ کریم نے آپ کے چار اوصافِ مبارکہ کا ذکر فرمایا جو کہ سب کے سب آپ کی اپنی امت پر رحمت کا بیان کرتے ہیں۔ ”عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ“ تمہارا مشقت میں پڑنا ان پر گراں ہے، ”حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ“ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، ”رَءُوْفٌ“ کمال مہربان ہیں اور ”رَّحِیْمٌ“ رحم والے ہیں۔

کیسے رحیم و کریم آقا ہیں کہ دنیا میں تشریف لاتے وقت بھی امت کی فکر تھی تو پردہ فرماتے وقت بھی لَبہائے اقدس پر بخششِ امت ہی کے الفاظ تھے، ان کی راتیں سجدۂ بارگاہِ الٰہ میں گزر جاتیں اور امت پر غُفرانِ الٰہی کا سوال کرتے رہتے، وہ جو خود لوگوں کو جنّت بانٹتے تھے اور یقیناً جنّت اور بارگاہِ الٰہی میں اپنا مقام و مرتبہ خوب جانتے تھے پھر بھی دوزخ کے دہکائے جانے کی خبر ملی تو امت پر رحمت و شفقت کے سبب بہت زیادہ روئے۔

اُمّت کے لئے اپنی رحمت کا بیان اپنے ہی الفاظ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں: میری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور جب اس آگ نے اِرد گرد کی جگہ کو روشن کر دیا تو اس میں پتنگے اور حشرات الارض گرنے لگے، وہ شخص ان کو آگ میں گرنے سے روکتا ہے اور وہ اس پر غالب آکر آگ میں دھڑا دھڑ گر رہے ہیں، پس یہ میری مثال اور تمہاری مثال ہے، میں تمہاری کمر پکڑ کر تمہیں جہنم میں جانے سے روک رہا

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ جہنم کے پاس سے ہٹ جاؤ! جہنم کے پاس سے ہٹ جاؤ! اور تم لوگ میری بات نہ مان کر (پتنگوں کے آگ میں گرنے کی طرح) جہنم میں گرے چلے جا رہے ہو۔[2]

بچّوں، پرندوں، جانوروں اور کفار کے لئے اظہارِ رحمت:

بچّوں پر ایسے رحیم کہ اگر دورانِ نماز کوئی بچہ رو پڑتا تو اس خیال سے کہ اس کی ماں پر کیا بیت رہی ہو گی نماز کو مختصر فرما دیتے۔[3]

غور تو کیجئے کہ کیسے رسولِ رحمت ہیں کہ ایک بچّے اور اس کی ماں کی خاطر اپنے ربّ سے جاری سلسلۂ مناجات کو مختصر کر دیتے ہیں۔

ایک چڑیا کے بچے کو کوئی اٹھا لیتا ہے تو رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی بے قراری پر خود بے قرار ہو جاتے ہیں اور فوراً اس کے بچوں کو واپس دلاتے ہیں۔[4]

اونٹ بلبلاتا ہوا آتا ہے، خوراک کی کمی اور بوجھ کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے تو اس کی بھی دادرسی فرماتے ہیں۔[5]

صرف یہی نہیں بلکہ وہ جانور جسے چھری کے ساتھ ذبح کر لینا ہے اس پر وقتِ آخری بھی نرمی کرنے کا فرماتے ہیں، اس کے سامنے چھری تیز نہ کرنے اور تیز ترین چھری کے ساتھ ذبح کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔[6]

اور تو اور وہ کفارِ ناہنجار جو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیتے ہیں، اللہ کے فرشتے صرف ایک اشارۂ ابرو کے منتظر ہوتے ہیں کہ اجازت ملے اور وہ قوم ملیامیٹ کر دی جائے لیکن اللہ! اللہ! میرے رءوف و رحیم آقا لہولہان ہو کر بھی فرماتے ہیں کہ ”مجھے امید ہے کہ اللہ کریم ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جو اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیک کی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔[7]

ایک بار کسی نے کفار کے بارے میں بد دُعا کرنے کا کہا تو فرمایا: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً یعنی مجھے لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔[8]

کسی شاعر نے آپ کی شانِ رحمت و رفعت کو کیا ہی خوب بیان کیا ہے:

رَبَّاكَ رَبُّكَ جَلَّ مَنْ رَبَّاكَا
وَرَعَاكَ فِيْ كُنُفِ الْهُدٰى وَحَمَاكَا

ترجمہ: آپ کی تربیت آپ کے رب نے فرمائی، کیا ہی شان والا ہے جس نے آپ کی تربیت فرمائی اور آپ کی پرورش ہدایت و رہبری کے سایہ میں کی اور آپ کی حمایت کی۔

سُبْحَانَهٗ اَعْطَاكَ فَيْضَ فَضَائِلٍ
لَمْ يُعْطِهَا فِي الْعَالَمِيْنَ سِوَاكَا

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو فضائل کے ایسے بہاؤ عطا کئے کہ ان کی مثل ساری کائنات میں آپ کے سوا کسی کو نہ دیئے۔

سَوَّاكَ فِيْ خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَارْتَقٰى
فِيْكَ الْجَمَالُ فَجَلَّ مَنْ سَوَّاكَا

ترجمہ: آپ کو خُلقِ عظیم کا حسین پیکر بنایا اور آپ میں حُسن و جمال کو پروان چڑھایا تو کیا ہی عظیم رب ہے جس نے آپ کو عظیم بنایا۔

سُبْحَانَهٗ اَعْطَاكَ خَيْرَ رِسَالَةٍ
فِي الْعَالَمِيْنَ بِهَا نُشِرَتْ هُدَاكَا

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے رسول بنایا اور آپ کی رسالت کے سبب جہانوں میں ہدایت پھیلی۔

وَحَبَاكَ فِيْ يَوْمِ الْحِسَابِ شَفَاعَةً
مَحْمُوْدَةً مَّا نَالَهَا اِلَّاكَا

ترجمہ: اور آپ کو قیامت کے دن شفاعت اور مقام محمود عطا فرمایا جو آپ کے سوا کسی کو نہ ملا۔

اللہ اَرْسَلَكُمْ اِلَيْنَا رَحْمَةً
مَا ضَلَّ مَنْ تَبِعَتْ خُطَاهُ خُطَاكَا

ترجمہ: اللہ کریم نے آپ کو ہماری طرف رحمت بنا کر بھیجا جس کے پاؤں آپ کی اتباع میں اٹھیں وہ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔

---

(1) پ11، التوبۃ:128 (2) مسلم، ص965، حدیث:5957 (3) بخاری، 1/253، حدیث:709 (4) ابوداؤد، 3/245، حدیث:3089 (5) ابوداؤد، 3/32، حدیث:2549 (6) مسلم، ص832، حدیث:5055 (7) بخاری، 2/386، حدیث:3831 (8) مسلم، ص1074، حدیث:6613۔

بھلائی میں ساتھ دیجئے

مولانا محمد حامد سراج عطاری مدنی*

دینِ اسلام اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے، کوئی بھی شخص اگر غیر جانبداری کے ساتھ دینِ اسلام کی تعلیمات پر غور کرے تو ہر مذہب سے اسے فائق و افضل پائے گا اور کیوں نہ ہو کہ خالقِ کائنات اللہ رب العزّت کی بارگاہ میں بھی یہی دین مقبول ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔[1]

دینِ اسلام کی روشن اور پاکیزہ تعلیمات اس کی حقانیت و افضلیت کی ایک دلیل ہیں، انہی تعلیمات میں سے ایک اہم روشن تعلیم "بھلائی میں ساتھ دینا" بھی ہے۔ اللہ پاک نے قرانِ کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔[2]

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں تمام مخلوق کیلئے حکم ہے کہ بھلائی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے سے تعاون کریں یعنی ایک دوسرے کی مدد کریں۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تَعاوُن عَلَی الْبِرّ (یعنی بھلائی کے کاموں میں تعاون کرنے) کی کچھ صورتیں بھی بیان فرمائی ہیں چنانچہ لکھتے ہیں: عالم اپنے علم کے ذریعے لوگوں سے تعاون کرے اور انہیں سکھائے اور غنی اپنے مال کے ذریعے، بہادر راہِ خدا میں اپنی بہادری کے ذریعے۔[3]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: تعاون کے معنیٰ ہوئے ایک دوسرے کی مدد کرنا، مدد عام ہے خواہ مالی مدد ہو یا زبانی مدد یا ارکانی یعنی اعضاء سے مدد یا جانی مدد جس قسم کی مدد درکار ہو اور جس مدد پر قدرت ہو وہ کرنا۔ بِرّ سے مراد ہر نیکی ہے۔[4]

بھلائی میں دوسروں کا ساتھ دینے کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

- اگر کوئی قرانِ پاک پڑھنا چاہتا ہے اور آپ قرانِ پاک پڑھا سکتے ہیں تو ضرور پڑھایئے اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔[5]
- کوئی دینی کتاب پڑھنا چاہتا ہو اور آپ کے پاس وہ کتاب ہو تو اسے دے دیجئے، اِن شآءَ اللہ وہ جو پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا تو آپ کو بھی ثواب ملے گا۔
- کوئی طالبِ علم مدرسے جا رہا ہو، تو اسے اپنی سواری پر لفٹ دے دیں۔
- کوئی طالبِ علم کسی درسی بحث میں اُلجھا ہوا ہے یا اسے سبق سمجھ نہیں آرہا، اگر آپ کو آتا ہے تو اس کی مدد کر دیں اور سبق

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت،
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

سمجھادیں۔

* کوئی عالم صاحب کوئی دینی کتاب لکھنا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس وسائل نہیں ہیں یا کتاب تو لکھ لی ہے لیکن اسے شائع (Publish) کرنے کے وسائل نہیں ہیں تو اس کتاب کے لکھنے اور شائع کرنے میں ان کی مدد کیجئے۔

* سوشل میڈیا پر کوئی دینی کتاب مانگتا ہے تو معتبر سنی عالمِ دین کی لکھی ہوئی کتاب اس کے ساتھ شیئر کریں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر کثیر دینی کُتب و رسائل فری ڈاؤن لوڈنگ کے لئے موجود ہیں کسی بھی موضوع پر کتاب یا رسالہ درکار ہو تو اسے سرچ کر کے ڈاؤن لوڈ کریں اور شیئر کریں۔

www.dawateislami.net

* اگر آپ کے پاس دینی کتب ہیں اور آپ انہیں پڑھ چکے ہیں یا ابھی آپ کے استعمال میں نہیں ہیں تو دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے دیجئے۔

* اگر وسعت ہو تو دینی کتب و رسائل خرید کر لوگوں میں تقسیم کرنے چاہئیں اس سلسلہ میں دعوتِ اسلامی کی مجلس "تقسیم رسائل" کا ساتھ دیجئے، اس مجلس کے تحت اَلحمدُ لِلّٰہ مزاراتِ اولیائے کرام اور مختلف اجتماعات میں مفت دینی کتب و رسائل تقسیم کئے جاتے جبکہ عُلَمائے کرام اور مفتیانِ عظام کو بھی دینی کتب بھیجی جاتی ہیں، اگر آپ بھی اس مجلس کے ذریعے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے دینی کتب تقسیم کروانا چاہیں تو اس نمبر پر رابطہ فرمائیں: +923225622521

* راہِ خدا میں مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی بہت بڑا بھلائی کا کام ہے جب کہ اس بھلائی کے کام میں کسی کے ساتھ تعاون کرنا بھی نیکی ہے۔ بھلائی میں ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے حوالے سے ایک بڑی ہی پیاری حدیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ سفر میں تھے، ایک شخص آیا اور دائیں بائیں نظر دوڑانے لگا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہو تو وہ اس کی مدد کرے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زادِ راہ (یعنی سفر میں کام آنے والا سامان) زائد ہو تو وہ اس کی مدد کرے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔[6]

اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اس انداز کی بھلائی کرنے کی بھی صورتیں موجود ہیں، جی ہاں! اگر آپ کسی مجبوری کے باعث مدنی قافلے میں نہیں جاسکتے یا اعتکاف نہیں کرسکتے تو دعوتِ اسلامی کے مراکز میں بنے "دارُالسنّۃ" پر رابطہ کریں اور اپنی طرف سے کسی کو مدنی قافلے میں سفر کروانے کے اخراجات جمع کروادیں، مدنی مرکز کسی نہ کسی کو آپ کے اخراجات پر مدنی قافلے میں سفر کروادے گا۔ اِن شآءَ اللہ

* مسجد میں اگر فرش نہ بنا ہو اور نماز پڑھنے میں نمازیوں کو مشکل ہوتی ہو تو مسجد کا فرش بنوادیں تاکہ نماز پڑھنے میں آسانی ہو۔

* مسجد میں اعتکاف کرنے، نماز پڑھنے یا تلاوتِ قراٰن کرنے والوں کے لئے پنکھے یا لائٹ کی ضرورت ہو تو اس میں تعاون کریں۔

* مساجد یا مدارس میں سردیوں میں گرم پانی یا قالین اور گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کا انتظام کرنے کی ضرورت ہو تو اس بھلائی کے کام میں تعاون کریں۔

* اہلِ محلہ اگر گلی محلے کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا چاہتے ہوں اور انہیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہو تو ضرور تعاون کریں، صفائی کو حدیثِ مبارکہ میں ایمان کا حصہ فرمایا گیا ہے۔[7]

سوشل ویلفیئر کے کاموں میں بھی دوسروں کا ساتھ دینا چاہئے، اس کے لئے اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا شعبہ "**فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن (FGRF)**" بھی سرگرمِ عمل ہے آپ اس کا ساتھ دے کر بھی اَلحمدُ لِلّٰہ بھلائی کے بہت سے کاموں میں حصہ ملاسکتے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بھلائی کے کاموں میں دوسروں کا ساتھ دینے کی توفیق دے۔ اٰمین

---

(1) پ3، اٰل عمرٰن:19 (2) پ6، المآئدۃ:2 (3) تفسیر قرطبی، 3/1648، المآئدۃ، تحت الآیۃ:2 (4) تفسیر نعیمی، 6/174 (5) بخاری، 3/410، حدیث:5027 (6) مسلم، ص737، حدیث:4517 (7) مسلم، ص115، حدیث:534۔

اُمیدیں دِلانا

Having hopes

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی*

حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ تشریف فرما تھے، قریب ہی ایک بوڑھا آدمی بیلچے سے زمین کھود رہا تھا۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ انْزَعْ مِنْہُ الْاَمَل یعنی اے اللہ! اس کی امید ختم کردے! اس بوڑھے نے بیلچہ رکھا اور لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر گزری تو آپ نے پھر عرض کی: اَللّٰھُمَّ ارْدُدْ اِلَیْہِ الْاَمَل یعنی اے اللہ! اس کی امید لوٹا دے! وہ بوڑھا شخص اُٹھا اور کام میں مصروف ہوگیا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا: میں کام کر رہا تھا کہ دل میں خیال آیا کہ تم بوڑھے ہوچکے ہو، کب تک کام کروگے؟ اس لئے میں نے بیلچہ ایک جانب رکھا اور لیٹ گیا، پھر میرے دل میں آئی: جب تک تم زندہ ہو گزر بسر بھی تو کرنی ہے! لہٰذا میں نے کھڑے ہو کر بیلچہ سنبھال لیا۔ (احیاء العلوم، 5/198)

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ہماری زندگی میں امید کی وہی اہمیت ہے جو جسم میں خون کی ہے۔ اگر امید ختم ہوجائے تو لوگ اپنے کاروبار، تعلیم، محنت مزدوری، زراعت اور دیگر کام کاج چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جائیں جس کے نتیجے میں نظامِ زندگی تباہ ہو کر رہ جائے گا۔ شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ امید پہ دنیا قائم ہے۔

جب کوئی امید دلا کر پوری نہ کرے! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امید انسان کو جینے کا حوصلہ دیتی ہے، آزمائشوں اور مصیبتوں کو برداشت کرنے کی طاقت دیتی ہے، زندگی کو کامیابی کی شاہراہ پر گامزن کرتی ہے، لیکن بعض اوقات یہی امید انسان کو پریشان بھی کر دیتی ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص تعاون کی بھرپور پیشکش کرکے آپ کی اُمیدوں کے چراغ روشن کردے مثلاً وہ آپ سے کہے:

✽ جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو بس مجھے اشارہ کردینا میں تمہیں لے دوں گا، میں ہوں نا! ✽ تمہارے بچّے کا آپریشن ہے پیسوں کی طرف سے نہ گھبرانا اسپتال کا سارا بل میں ادا کروں گا ✽ تمہاری بیٹی کی شادی ہے، وہ میری بھی بیٹی ہے، تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں، جہیز کا سارا یا فلاں فلاں سامان میں لے کر دوں گا ✽ تمہارا ہاتھ تنگ ہے ٹینشن نہ لو مہینے بھر کا راشن میں تمہارے گھر پہنچا دیا کروں گا، تمہارا بھائی ابھی

*استاذ المدرسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کراچی

زندہ ہے! ❁ تمہارا قرضہ میں ادا کردوں گا ❁ اس رشتے سے منع کردو میرے پاس اس سے کہیں اچھے رشتے موجود ہیں ❁ تمہیں سفرِ مدینہ کا خرچہ میں پیش کردوں گا، تم تیاری کرو ❁ تم دل لگا کر پڑھائی کرو، جتنی فیس ہوگی میں بھروں گا ❁ چھوڑو ایسی گھٹیا نوکری، استعفیٰ دے کر مجھے ملو، میں تمہیں اس سے اچھی نوکری دلوا دیتا ہوں ❁ نوکری میں کیا رکھا ہے! آؤ دونوں مل کر کاروبار کرتے ہیں ساری رقم میں لگاؤں گا اور نفع ففٹی ففٹی (یعنی آدھا آدھا) کرلیں گے۔

اس طرح کی آفرز کے جواب میں ہم اپنی ساری امیدیں اس شخص سے وابستہ کرلیتے ہیں پھر جب ان امیدوں کے عملی طور پر پورے کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ حیلے بہانے کرکے راہِ فرار اختیار کرلیتا ہے پھر وہ ہمیں گھر پر نہیں ملتا یا ہمارا فون ریسیو نہیں کرتا تو ہم ٹینشن میں آجاتے ہیں۔

تین سبق آموز واقعات: اس قسم کے کئی واقعات ہمارے معاشرے میں آئے دن پیش آتے ہیں، جیسا کہ

1 میرے ایک جاننے والے نے بتایا کہ ان کی بیوی کا آپریشن ہونے والا تھا، لیڈی ڈاکٹر نے خون کی بوتل کا انتظام رکھنے کی سختی سے تاکید کی، بلڈ گروپ او نیگیٹو تھا جو کم ہی ملتا ہے، کافی بھاگ دوڑ کے بعد ایک صاحب مل گئے جن کا بلڈ گروپ یہی تھا اور وہ خون دینے پر تیار بھی ہوگئے اور کہا جب آپ کو ضرورت ہو بس مجھے ایک فون کردینا میں پہنچ جاؤں گا، آپریشن کے دن تک ان سے رابطہ اور یاددہانی کا سلسلہ بھی رہا، آپریشن ہونے سے پہلے ڈاکٹر نے خون کی بوتل طلب کی تو میں نے متعلقہ صاحب سے فون پر رابطہ کیا بیل جاتی رہی مگر فون ریسیو نہیں ہوا، بار بار کی کوشش کے بعد بھی نتیجہ صفر رہا، دوسری طرف آپریشن شروع ہوچکا تھا، بہرحال میں نے مُصلّٰی بچھایا اور ذکر و دعا میں مشغول ہوگیا۔ اللہ پاک کا کرم ہوا کہ آپریشن میں خون لگنے کی نوبت ہی نہیں آئی، البتہ مجھے ایک سبق ضرور ملا کہ کوئی کیسی ہی امید دلائے متبادل بندوبست ضرور رکھنا چاہئے۔

2 اسی طرح ایک مسجد کے امام صاحب نے بتایا کہ ان کے بھائی تلاشِ روزگار کے لئے پنجاب سے کراچی آئے، کئی جگہ رابطہ کیا مگر بات نہیں بنی، اس سے پہلے کہ مزید جگہوں پر کام کی تلاش کے لئے جاتے، ان کے ایک واقف کار کا راولپنڈی سے فون آیا جنہوں نے بڑا زور دے کر کہا کہ تمہارے لئے یہاں کام ریڈی ہے، بس تم پہنچ جاؤ۔ انہوں نے کئی بار کنفرم کیا کہ کام واقعی اوکے ہے؟ جواب یہی ملتا رہا کہ ٹینشن لینے کی کوئی بات ہی نہیں ہے، بس تم پہنچو۔ چنانچہ امام صاحب کے بھائی کراچی سے راولپنڈی کے لئے روانہ ہوگئے۔ کم و بیش 22 گھنٹے کے سفر کے بعد راولپنڈی پہنچے اور وہاں جاکر اس شخص کو فون کیا، کافی دیر بعد رابطہ ہوا تو اس نے یوٹرن لے لیا کہ ابھی یہ پرابلم ہے وہ پرابلم ہے، تھوڑا ٹائم لگے گا۔ یہ اس کی باتوں میں آگئے اور آٹھ نو دن راولپنڈی میں بغیر کمائی کے فارغ بیٹھے رہے، دوسری طرف وہ "آج کل، آج کل" کرتا رہا، بالآخر جب اس شخص کے دعوے پورے ہونے کی کوئی امید نظر نہ آئی تو بےچارے خالی ہاتھ اپنے گھر ننکانہ (پنجاب) لوٹ آئے۔

3 یونہی کراچی یونیورسٹی میں ایم فل کرنے والے ایک اسٹوڈنٹ نے بتایا کہ مجھے ایم فل کے چار سمسٹر کی اکٹھی فیس دسمبر 2020 تک ایک لاکھ سات ہزار روپے ادا کرنی تھی جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا، میرے ایک واقف کار نے مجھ سے کہا کہ تم بس آدھی فیس کا انتظام کرلو باقی مجھ پر چھوڑ دو، جب ان کے ادا کرنے کی باری آئی تو انہوں نے مجھے تسلیاں دینا شروع کردیں کہ بس آج کل میں تمہیں میسج کرتا ہوں، یہی کرتے کرتے فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ گزر گئی لیکن مجھے بقیہ آدھی فیس نہ مل سکی۔

محترم قارئین! اس قسم کے کئی واقعات ہوسکتا ہے خود آپ کے ساتھ یا آپ کے اِردگرد رہنے والوں کے ساتھ پیش آئے ہوں۔ انسان ایسے تجربات سے بہت کچھ سیکھتا ہے، اس

طرح کے معاملات میں دو فریق ہوتے ہیں: ایک امید دلانے والا اور دوسرا وہ جس کو امید دلائی گئی، دونوں کے لئے 14 ٹِپس پیشِ خدمت ہیں۔

امید دلانے والوں کے لئے:

1 تعاون یا مدد کی امید دلانے والے افراد عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) جو صرف کہتے ہیں، کرکے دکھانا ان کا مقصد نہیں ہوتا، ایسے لوگ وعدہ خلافی کے مُرتکب ہوتے ہیں (۲) جو کہتے ہیں وہ کرکے بھی دکھاتے ہیں، ایسے لوگ لائقِ تحسین ہیں (۳) جو کہتے ہیں اسے پورا کرنے کی نیت بھی رکھتے ہیں لیکن بعد میں کسی مجبوری کی وجہ سے پورا نہیں کرسکتے (ایسے میں دوسرے کو پہلے سے آگاہ کرنا مفید ترین ہے تاکہ وہ متبادل انتظام کرسکے)۔ اپنا جائزہ لے لیجئے کہ خدانخواستہ کہیں آپ پہلی قسم میں تو شامل نہیں؟ ہم کسی کا دُکھ بانٹ نہیں سکتے تو اسے مزید پریشان بھی نہیں کرنا چاہئے۔

2 بعض اوقات کسی کی حالت یا ضرورت دیکھ کر ذہن بن جاتا ہے کہ میں اس کی ضرور مدد کروں گا، ایسی صورت میں اس پر اپنے ارادے کا اظہار اسی وقت کرنا بہتر ہے جب آپ مدد کرنے کے قابل ہوں تاکہ عین وقت پر آپ کو ندامت اور اسے مشقت نہ اُٹھانی پڑے۔

3 کوئی رکاوٹ نہ ہو تو ضرورت کا وقت آنے پر اس کے مانگنے سے پہلے ہی اسے مطلوبہ مدد مہیا کرکے تشویش سے بچایئے اور مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب کمایئے۔

4 جب بھی کسی سے مدد کا وعدہ کریں تو الفاظ سوچ سمجھ کر منتخب کیجئے تاکہ سامنے والے پر اچھی طرح واضح ہوجائے کہ آپ اس کی کتنی اور کس طرح مدد کرسکتے ہیں اور وہ خوش فہمی کا شکار ہو کر بہت زیادہ امیدیں نہ باندھ لے۔

5 ”اگر آپ کو کسی قسم کی ضرورت ہو، کوئی چیز چاہئے ہو تو میں حاضر ہوں، مجھے حکم فرمادیجئے گا“ کسی کو بیماری یا کسی اور آزمائش میں دیکھ کر اسے ان الفاظ میں مدد کی ”پیش کش“ کرنے کے بجائے ”پیش کش“ سے ”کش“ کا لفظ ہٹایئے اور خود ہی معلومات کرکے تعاون ”پیش“ کردیجئے اور اس کے دل کی دعائیں لیجئے کیونکہ حیا اور مروت رکھنے والا آدمی ایسی پیش کش کے جواب میں شکریہ کہہ کر خاموش ہوجائے گا اور اپنی ضرورت کھل کر بیان نہیں کرسکے گا۔ ایسی صورت میں نقد رقم پیش کردینا بہتر ہے تاکہ وہ اپنی ضرورت کی چیز خود خرید لے۔

6 آپ نے جس سے مدد کا وعدہ کیا ہوا تھا، وقت آنے پر وہ آپ سے گھر یا آفس ملنے آئے تو مل لیجئے یا وہ فون پر رابطہ کرے تو اس کا فون ریسیو کرلیجئے، اگر کسی مجبوری کی وجہ سے آپ کی اس سے ملاقات نہ ہوسکی یا آپ فون ریسیو نہ کرسکے تو پہلی فرصت میں اس سے خود رابطہ کرکے اس کی تشویش کو دور کیجئے، اگر آپ عین وقت پر غائب ہوگئے تو بے چارے کی پریشانی بڑھ جائے گی اور وہ آپ سے بدظن بھی ہوسکتا ہے۔ یاد رکھئے! انسان دو قسم کے چہرے نہیں بُھولتا، ایک مصیبت میں ساتھ دینے والے کا اور دوسرا مصیبت میں ساتھ چھوڑ جانے والے کا۔

7 اگر آپ نے کسی سے مدد کا وعدہ بھی نہیں کیا تو بھی اس کی مصیبت، آزمائش اور بیماری کے وقت بغیر مطالبے کے اس کی مدد کرکے اس کی مشکل آسان کیجئے اور دنیاوی واُخروی فوائد کے حقدار بنئے، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظُلْم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رُسوا کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (مسلم، ص1069، حدیث:6578)

8 کسی کی مدد کرتے وقت رضائے الٰہی پانے کی نیت اور دیگر اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے اور ہرگز ہرگز احسان جتانے کی غلطی نہ کیجئے کیونکہ کسی غریب کی مدد کردینا، دُکھیارے کا دکھ

بانٹنا، غریب کا علاج کروانا یا کسی بھی طرح کسی کے کام آنا بہت ہی اچھا کام ہے لیکن اس کے بعد اس پر بلا ضرورتِ شرعی اِحسان جتانا بہت ہی بُرا ہے، اللہ پاک کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔(پ3، البقرۃ:264) خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔(نسائی، ص895، حدیث:5683) یعنی یہ لوگ اَوّلاً جنّت میں جانے کے مستحق نہ ہوں گے۔(مراٰۃ المناجیح، 6/530)

امیدیں وابستہ کرنے والوں کے لئے: 9 اگر آپ کو کوئی مدد کی آفر کرے تو اوّلاً خودداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی پیش کش شکریہ کے ساتھ لوٹا دیں کیونکہ انسان جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو عموماً ”واہ“ نہیں ”آہ“ کرکے دیتا ہے اور لینے والے کی نسبت نہ لینے والے سے متأثر ہوتا ہے۔

10 اگر آپ اتنے مجبور ہیں کہ اس کی پیش کش قبول کئے بغیر چارہ نہیں تو بھی اس سے بہت زیادہ امیدیں وابستہ نہ کرلیں اور پہلے سے اپنا یہ ذہن بنا کر رکھیں کہ ہو سکتا ہے جب آپ کی ضرورت کا وقت آئے تو وہ خود مجبور ہو، یا اس کی آفر کسی خاص حادثے یا بیماری کے لئے محدود مدّت کے لئے ہو یا ابھی اس کی نیت مدد کرنے کی ہے بعد میں دل پھر جائے، الغرض کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے اپنا متبادل انتظام ضرور رکھئے تاکہ آپ کو پریشانی کے وقت مزید پریشانی نہ ہو۔

11 ضرورت پڑنے پر جب آپ آفر کرنے والے کو فون کریں اور ریسیو نہ ہو تو اسے جھوٹا، دغاباز، فراڈیا قرار دینے کی بدگمانی کرنے کے بجائے حسنِ ظن (اچھا گمان) کرکے ثواب کمائیے کہ ہو سکتا ہے وہ نماز میں ہو یا واش روم میں ہو یا موبائل چارجنگ پر لگا ہوا ہو، یا اس کا فون ہی کسی نے چھین لیا ہو۔

12 ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کی آفر کے بغیر ہی ہم اس سے بڑی امید وابستہ کرلیتے ہیں پھر اس انتظار میں رہتے ہیں کہ وہ بغیر کہے ہماری مدد کرے گا، یہ نادانی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ ہماری مدد کرنے کی پوزیشن میں ہی نہ ہو تبھی تو اس نے آفر بھی نہیں کی۔ بہت سی پریشانیاں ہم دوسروں سے بے بنیاد امیدیں وابستہ کرکے مول لیتے ہیں، اس سے بچئے۔

13 پریشانی سے نکلنے کا یہی ایک طریقہ نہیں ہے کہ کوئی ہماری مالی مدد کردے، ضرورتاً قرض لے کر بھی تو کام چلایا جاسکتا ہے، اس آپشن کو بھی کھلا رکھئے۔

14 اگر ہوسکے تو گھریلو طور پر ایمرجنسی فنڈ مقرر کرلیجئے اور ہر مہینے کچھ نہ کچھ رقم اس میں جمع کرتے رہئے اور اس اصول کو سختی کے ساتھ اپنالیں کہ یہ رقم صرف ایمرجنسی کی صورت میں استعمال ہوگی۔ اس طریقۂ کار کے فوائد آپ کھلی آنکھوں سے دیکھیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔

اللہ کریم ہمیں عافیت، راحت اور آسانی نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اپنے موضوع پر اہم اور جامع کتاب آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا اس کیو آر کوڈ کے ذریعے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

کیا کافر جنّتی یا ولی ہو سکتا ہے؟

(تیسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری*

اب رہا یہ سوال کہ اس کے انسانی کارناموں کا صلہ کیا ہوا؟ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ کافر کے ظاہری اچھے اعمال کے صلے کی ایک صورت تو ایسی ہے کہ اُسے بھی آخرت کی نجات مل جائے گی اور صلے کی وہ صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کافر کے ظاہری اچھے اعمال کی وجہ سے اُسے توبہ و ایمان کی توفیق دیدے، جیسے کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کافر نے کسی اسلامی حکم مثلاً رمضان وغیرہ کی تعظیم کی یا کسی ولیُ اللہ کی خدمت کی یا کسی سیدزادے کی مدد کی یا کسی عالِمِ دین کے ساتھ تعاوُن کیا اور انہوں نے اُس بندے کے حق میں ایمان کی دعا کی اور اُسے ایمان کی توفیق نصیب ہو گئی۔ یونہی بعض اوقات خود اچھے اعمال کی ایسی نوعیت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُسے ایمان کی دولت نواز دیتا ہے، چنانچہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دریافت کیا کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم نے زمانۂ جاہلیت یعنی کفر کی حالت میں بہت سارے اچھے کام کئے تھے، اُن اعمال کا کیا ہوگا؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سوال کا جواب عطا فرمایا: اسلمتَ علی ما اسلفت۔ اس جملے کے معانی میں سے ایک معنیٰ یہ ہے کہ اُن ہی اعمالِ خیر کی وجہ سے اللہ نے تجھے ایمان کی توفیق دی ہے۔ (مسند احمد، 5/227، حدیث:15319)

کافر کو اعمال کا صلہ ملنے کے حوالے سے دوسرا جواب یہ ہے کہ آخرت میں تو صلہ نہیں ملے گا، جیسا کہ پچھلی قسط میں کثیر آیات میں بیان کر دیا گیا کہ آخرت کے صلے کے لئے ایمان شرط ہے اور جب کافر نے انعام دینے والے خدا کی مقرر کردہ شرط ہی پوری نہیں کی، تو جیسے دنیا کے لاکھوں کاموں میں کام کرنے کے باوجود اگر بنیادی شرائط کوئی پوری نہ کرے تو انعام کا حق دار نہیں ہوتا، ایسے ہی خدا نے اپنے اختیار و حکمت وعدل سے ثوابِ آخرت کے لئے ایمان کی شرط کا قانون بنایا ہے جو اِسے پورا نہ کرے، اُسے انعام نہیں ملے گا۔ البتہ کسی کا اچھا کام اصلاً رائیگاں نہیں جاتا، بلکہ اللہ تعالیٰ اسے وہ بدلہ دے دیتا ہے جو کافر کو مطلوب ہوتا ہے یعنی دنیا کا بدلہ۔ کافر بھی اِسی کا طلب گار ہوتا ہے اور خدا اِسی کے مطابق اُسے بدلہ بھی دے دیتا ہے۔ وہ بدلہ کیا ہے؟ اس کے لئے حدیث مبارک پڑھیے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: بیشک جب کافر کوئی بھی نیکی کا عمل کرتا ہے تو اسے دنیا کی نعمتیں عطا کر دی جاتی ہیں، جبکہ مومن کیلئے اللہ تعالیٰ اُس کی نیکیاں آخرت کیلئے بھی ذخیرہ کر دیتا ہے اور دنیا میں بھی اطاعت گزاری کی وجہ سے اسے رزق عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، ص1156، حدیث:7090)

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

دوسری روایت میں یوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی مومن کی ایک نیکی بھی کم نہیں کرے گا، نیکی کے بدلے مومن کو دنیا میں بھی دیا جائے گا اور اس کی جزا آخرت میں بھی ملے گی، جبکہ کافر کو دنیا ہی میں اس کی نیکیوں کے بدلے کھلا پلا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ جب آخرت میں پہنچے گا تو اس کی کوئی نیکی باقی نہیں ہوگی جس پر اسے جزا دی جائے۔ (مسلم، ص1155، حدیث:7089)

خلاصۂ جواب یہ ہے کہ کافر کے اچھے اعمال کا صلہ اسے دنیا میں یوں دیا جاتا ہے کہ دنیا میں مال و دولت، عزت و شہرت، عہدہ و منصب، تعریف و توصیف، لوگوں کی نظر میں اعزاز و اِکرام، رزق میں وسعت، نعمتوں کی فراوانی، دنیاوی خواہشات کی تکمیل، لذتوں کا حصول، مقاصد تک رسائی، اچھا گھر، پُرسکون رہائش، آرام دہ ماحول، اچھا پڑوس، اہلِ خانہ کی طرف سے سکون، اچھی بیوی، فرمانبردار اولاد، اہل و عیال سے آنکھوں کو ٹھنڈک، بچوں کی ترقی، پریشانیوں سے نجات، مصیبتوں کا دفعیہ، بیماریوں سے شفاء، بلاء و آفات سے حفاظت، حادثات سے بچت اور اس طرح کی ہزاروں چیزوں میں سے مختلف چیزیں کافر کو اُس کے اعمال کے صلے میں دی جاتی ہیں اور یہی اس کا اجر ہے۔

آخر میں اس قسم کے وَساوِس و شبہات کا شکار رہنے والے مسلمان کہلانے والوں سے دلی خیر خواہی کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ دنیا چند روزہ ہے۔ کافروں کے ساتھ دوستی، ان کے ساتھ گھومنے پھرنے، ان کے لیکچرز (Lectures) سننے اور اُن کی خلافِ اسلام کتابیں پڑھنے، پھر ایسی چیزوں کو کتابوں، اخباروں میں لکھ کر یا کسی بھی طرح میڈیا پر پیش کر کے اپنا اور دوسروں کا ایمان برباد نہ کریں۔ موت کا ایک جھٹکا ساری اکڑ فوں، سارے شبہات، کافروں کے ساتھ دوستیاں اور لاڈ پیار سب نکال دے گا اور پھر آنکھ کھلے گی کہ ہائے کن چیزوں میں ہم نے اپنی زندگی برباد کرلی۔ پھر سمجھیں گے کہ ہماری عقل ناقص تھی، ہمارا مطالعہ ناکافی تھا، ہمارا مشاہدہ کمزور تھا، ہماری فہم میں کجی تھی، ہماری سوچ غلط تھی اور اپنی جہالت و غباوت سے ہم نے راہِ ضلالت اختیار کر کے ایمان کی نعمت برباد کر دی۔ اس وقت کہیں گے: ﴿ یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا(۲۸) لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْؕ-وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا(۲۹) ﴾ ترجمہ: ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بیشک اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان انسان کو مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا ہے۔ (پ19، الفرقان:28، 29)

ایمان کی حفاظت کا ایک اہم طریقہ یہ ہے کہ عبادت و اطاعت کا راستہ اختیار کریں تاکہ ایمان کی قدر و قیمت دل میں پیدا ہو اور اس کی حفاظت کی فکر ہو۔ دوسری چیز یہ بھی ضروری ہے کہ اہلِ باطل سے میل جول، ان کی باتیں سننے اور ان کی کتابیں پڑھنے سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے: ﴿ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُۙ-وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ(۱۱۳) ﴾ ترجمہ: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ (پ12، ھود:113)

اور فرمایا: ﴿ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ(۶۸) ﴾ ترجمہ: اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (پ7، الانعام:68)

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، اٰمین۔

تلفظ درست کیجئے!

غلط تلفّظ	صحیح تلفّظ
حَقوق	حُقوق
حِلال	حَلال
وابَسْتْگی	وابَسْتَگی
واپِس	واپَس
وَراثت	وِراثت

(اردو لغت، جلد8، 21)

(قسط:02)

فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

مولانا محمد افضل عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

اللہ کریم کی رحمت کے کیا کہنے! اپنے بندوں کو ایسی ایسی نیکیاں عطا فرمائیں کہ جن پر اس کے معصوم فرشتے اِن کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان میں سے چند کا بیان گزشتہ ماہ کے شمارے میں گزرا، مزید ملاحظہ کیجئے:

جمعہ کے دن عمامہ باندھنے کی فضیلت:

اللہ کریم کے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ یعنی بے شک اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ پہننے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔[1] حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرشتوں کے دُرود بھیجنے کا مطلب ہے اِستغفار کرنا (یعنی مغفرت طلب کرنا)۔[2]

فرماں بردار بیوی کے لئے فرشتوں کی دعائے مغفرت:

حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے شوہر کی اطاعت کرنے والی عورت کے لئے ہوا میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور چاند سورج اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت میں رہتی ہے۔[3]

حاملینِ عرش دعائے مغفرت کرتے ہیں:

حضرتِ سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جس نے مسجد میں چراغ جلایا تو جب تک مسجد میں روشنی رہتی ہے تب تک عام فرشتے اور عرش اُٹھانے والے خاص فرشتے اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔[4]

فرشتے اِستغفار کرتے رہیں گے:

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔[5]

70 ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے:

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی رات میں (قراٰن پاک کی سورت) حٰمٓ الدُّخَان پڑھے گا، اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اِستغفار کریں گے۔[6]

اہلِ آسمان وزمین اِستغفار کرتے ہیں:

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ یعنی زمین و آسمان کی تمام مخلوق طالبِ علم کے لئے دُعائے مغفرت کرتی ہے۔[7]

پیارے اسلامی بھائیو! کس قدر خوش نصیب ہیں وہ جن کے لئے فرشتے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں، اللہ کریم ہمیں بھی ان نیکیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے جن کے کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے معصوم فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اٰمین

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) کنزالعمال، 4/302، حدیث:21162 (2) فتح الباری، 12/131 (3) الزواجر، 2/96 (4) احیاء العلوم، 1/207 (5) معجم اوسط، 1/497، حدیث:1835 (6) ترمذی، 4/406، حدیث:2897 (7) ابن ماجہ، 1/146، حدیث:223 ملتقطاً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ، پاکستان

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابوالحسنین عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

اولاد کی شادی جلدی کرو

جب تمہاری اولاد بالغ ہو جائے تو ان کا نکاح کر دو اور ان کے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر مت اٹھاؤ۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ)

(مناقب امیر المؤمنین عمر بن خطاب، ص199)

دل کی صفائی کا طریقہ

اس بات کو جان لو کہ دل صاف نہیں رہتے بلکہ انہیں زنگ لگ جاتا اور ان کی صفائی کی ضرورت پڑتی ہے اور دلوں کی صفائی علمِ دین پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کرنے سے بھی ہوتی ہے۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا امام عبد الرحمٰن بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)

(تلبیس ابلیس، ص398)

اچھے دوست کی تلاش

اپنے لئے اچھے دوست تلاش کرو اور جب ایسا دوست مل جائے جو آخرت کے معاملے میں تمہارا مدد گار ہو تو اس کے ساتھ اپنی دوستی کو خوب مضبوط کرلو۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ)

(حسن التنبہ، 2/475)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

عاق کون؟

شرع میں عُقُوق "ناحق نافرمانیِ والدین" کو کہتے ہیں کہ یہ کارِ اولاد (یعنی اولاد کا کام) ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کا حکم بے عذرِ شرعی نہ مانے گا یا مَعاذَ اللہ انہیں آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے گا وہی عاق ہے اگرچہ والدین اسے عاق نہ کریں بلکہ اپنی فرطِ محبت سے دل میں ناراض بھی نہ ہوں، مگر کوئی شخص عاق ہونے کے سبب ترکہ (یعنی اپنے والدین کی میراث) سے محروم نہیں ہو سکتا، اور جو فرمانبرداریِ والدین میں مصروف رہے اور وہ بے وجہ اس سے ناراض رہیں یا بحکم: لَاطَاعَةَ لِاَحَدٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللهِ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی کے معاملے میں کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی) کسی مخالفِ شرع بات میں ان کا کہا نہ مانے اور وہ اس سبب سے ناخوش ہوں تو ہرگز عاق نہیں۔

(فتاوی رضویہ، 26/85)

قابلِ قدر مال و دولت

بے شک خدا کے نزدیک تعدادِ زَرّ و سِیم محض بے وُقعت (یعنی اللہ پاک کے یہاں مال و دولت کی مقدار (Quantity) کی کوئی حیثیت نہیں)، مال وہ ہے جو اس کی راہ میں صَرف (یعنی اللہ پاک کی راہ میں خرچ) اور اس کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے قدموں پر نثار ہو ورنہ مال نہیں سوءِ مآل (یعنی بُرا انجام) ہے۔ (مطلع القمرین، ص181)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

قبر کی یاد

نئے گھر میں شفٹ ہوتے وقت قبر میں ہونے والی شفٹنگ کو یاد کیجئے۔ (مدنی مذاکرہ: 20 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 11 جولائی 2020ء)

اچھا کون ہے؟

اچھا وہ ہے جس سے رب راضی رہے اور ایمان و عافیت کے ساتھ دُنیا سے رُخصت ہو اور جنّت میں داخل ہو جائے۔

(مدنی مذاکرہ: 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 4 جولائی 2020ء)

جس کا کھانا اُسی کا گانا

اے دعوتِ اسلامی سے آخرت کی بھلائیاں جمع کرنے والو! دعوتِ اسلامی سے کبھی بے وفائی مت کرنا، یہ اُصول یاد رکھنا "جس کا کھانا اُسی کا گانا"۔ (مدنی مذاکرہ: 25 صفر المظفر 1442ھ، 12 اکتوبر 2020ء)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

پارٹنر شپ کے لئے کتنے فیصد رقم لگانا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ چند افراد مل کر مشترکہ کمپنی بناکر کام کرنا چاہتے ہیں، یہ ارشاد فرمائیں کہ شرکت قائم کرنے کے لیے کسی شریک کے لیے کم از کم کتنے فیصد رقم ملانا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سوال میں پوچھی گئی صورت کا تعلق شرکتِ عنان سے ہے اس قسم میں شرکاء کی رقم یکساں ہونا ضروری نہیں، کم و بیش بھی ہو سکتی ہے، لہٰذا کوئی بھی فرد شرکت میں جتنی چاہے رقم ملا سکتا ہے، شرعاً کوئی حد بندی نہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”شرکت عنان میں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کی میعاد مقرر کر دی جائے مثلاً ایک سال کے لیے ہم دونوں شرکت کرتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کے مال کم و بیش ہوں برابر نہ ہوں۔“ (بہارِ شریعت، 2/499، ردالمحتار، 6/478)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نفع اور نقصان کی تقسیم کاری کا کیا طریقہ ہوگا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر برانڈ کا نام، رجسٹریشن، محنت، مصنوعات کی تیاری اور ترسیل وغیرہ سب کچھ ایک فریق کی طرف سے ہو اور وہ شرکت میں صرف 10,000 روپے کا حصہ ملائے جبکہ دوسرا فریق 90,000 روپے ملائے تو اس صورت میں کیا کام کرنے والا فریق اپنا نفع 80٪ اور دوسرے فریق کا نفع 20٪ رکھ سکتا ہے؟ اور نقصان ہونے کی صورت میں نقصان کی رقم کی تقسیم کاری کا کیا طریقہ کار ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر ایک شریک عامل ہو یعنی ورکنگ پارٹنر ہو اور اس کے لیے، اس کے دیئے گئے راسُ المال یعنی کیپٹل کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر کرنے کی شرط لگائی جائے تو اس میں شرعاً حرج نہیں البتہ شرکت کا معاہدہ ہوتے وقت دونوں فریقین کو علم ہونا ضروری ہے کہ کس کا نفع کیا ہوگا۔

پوچھی گئی صورت میں جس فریق نے صرف دس ہزار روپے ملائے اور وہ ورکنگ بھی کر رہا ہے تو اپنے کیپٹل کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر کر سکتا ہے لہٰذا اس نے اپنے لئے 80 فیصد نفع طے کیا ہے تو شرعاً کوئی حرج نہیں۔ (ردالمحتار، 6/479)

البتہ نقصان کا اصول یہ ہے کہ جس کا جتنا فیصد سرمایہ یعنی کیپٹل ہے وہ صرف اتنے فیصد نقصان کو برداشت کرے گا۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”نفع میں کم و بیش کے ساتھ بھی شرکت ہو سکتی ہے مثلاً ایک کی ایک تہائی اور دوسرے کی دو

* محقق اہل سنت، دار الافتاء اہل سنت نور العرفان، کھارادر کراچی

تہائیاں، اور نقصان جو کچھ ہو گا، وہ راس المال کے حساب سے ہو گا اس کے خلاف شرط کرنا باطل ہے۔"

(بہارِ شریعت، 2/491، ردالمحتار، 6/469)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

معاہدۂ شرکت کی کم یا زیادہ مدت کتنی ہو سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شرعی اعتبار سے معاہدہ شرکت کی مدت کم از کم یا زیادہ سے زیادہ کتنا عرصہ ہو سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شرکت کی مدت کے لیے کوئی حد بندی نہیں ہے، باہمی رضامندی سے کوئی بھی مدت طے کی جا سکتی ہے۔

(ردالمحتار، 6/478)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نفع کی تقسیم سال میں ایک بار ہو گی یا بار بار؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے کاروبار کی نوعیت ایسی ہے کہ چند ماہ میں مصنوعات فروخت ہونے پر رقم مل جاتی ہے یوں اس طرح ایک سال میں اس پیسے سے کئی بار دوبارہ مصنوعات خرید کر بیچی جا سکتی ہیں تو اس صورت میں ہم سرمایہ کار کو سال میں ایک بار طے شدہ فیصد کے اعتبار سے نفع دیں گے یا ہر بار مصنوعات فروخت ہونے پر نفع دیں گے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شرعی اصولوں کے مطابق شرکت قائم ہو جانے کے بعد اُس جنسِ تجارت سے جو خریداری کی جاتی ہے وہ سب شرکت سے بنائی گئی کمپنی کے لیے ہوتی ہے، اس لیے پوچھی گئی صورت میں جو مال اس تجارت کی جنس سے تعلق رکھتا ہو اُسے جتنی بار خریدا جائے وہ مشترکہ ہو گا اور اس کے بیچنے میں جو نفع ہو گا اس میں ہر ایک شریک کا مقرر کردہ حصہ بنتا رہے گا، لہٰذا جب حساب کیا جائے تو تمام خرید و فروخت کے نفع کو شامل کرکے ہر ایک شریک کو اس کے طے شدہ حصے کے مطابق نفع دیا جائے گا۔

رہی یہ بات کہ حساب کتاب ہر ڈیل پر کرکے نفع تقسیم کرنا ہے یا سال بعد یا کسی بھی موقع پر کرنا، یہ ایک اختیاری اور انتظامی مسئلہ ہے فریقین اس کو اپنی مرضی سے طے کر سکتے ہیں۔

بہارِ شریعت میں ہے: "اگر عقدِ شرکت کے بعد خریدی اور یہ چیز اس نوع میں سے ہے جس کی تجارت پر عقدِ شرکت واقع ہوا ہے تو شرکت ہی کی چیز قرار پائے گی۔"

(بہارِ شریعت، 2/500، ردالمحتار، 6/469)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نفع کی شرح فیصد، نفع پر طے کی جائے گی یا سرمایہ پر؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ نفع کی شرح فیصد کاروبار سے حاصل ہونے والے نفع پر طے کی جائے گی یا سرمایہ کی رقم پر؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کاروبار میں اخراجات نکال کر سرمایہ یعنی کیپٹل سے اوپر جو رقم بچے اسے نفع کہتے ہیں اور اخراجات نکال کر اگر کیپٹل سے بھی کمی ہو تو وہ نقصان کہلاتا ہے۔

مشترکہ کاروبار میں ایک یا زائد فریق جو کام کرتے ہیں ان کا اصل مقصود نفع کا حصول ہوتا ہے۔ شرکت کا معاہدہ کرتے وقت فریقین ایک تناسب اور فیصد طے کرتے ہیں کہ نفع ہوا تو اس تناسب سے اس کو تقسیم کریں گے۔ لہٰذا نفع ہونے پر اسی طے شدہ فارمولے سے رقم تقسیم ہو گی۔ نفع کس کو کتنا فیصد ملے گا یہ مقرر کرنے میں فریقین بہت ساری چیزوں کو دیکھ کر اتفاق کرتے ہیں مثلاً کیپٹل کس کا زیادہ ہے یا کام کون کتنا کر رہا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ بس یہ ضروری ہے کہ جو کام

نہیں کر رہا یعنی اس نے سرمایہ تو ملایا ہے لیکن سلیپنگ پارٹنر ہے وہ اپنے کیپٹل کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر نہیں کر سکتا مثلاً اس فریق نے 30 فیصد رقم ملائی اور کام بھی نہیں کر رہا تو یہ پچاس فیصد نفع مقرر نہیں کر سکتا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لو کان المال منھما فی شرکۃ العنان والعمل علی احدھما۔۔۔لو شرطا الربح للذی لا یعمل اکثر من راس مالہ لم یصح الشرط" یعنی: اگر اس طرح شرکت ہوئی کہ مال دونوں کا ہوگا لیکن کام ایک کرے گا تو کام نہ کرنے والے کے لئے اس کے سرمایہ سے زیادہ نفع کی شرط لگانا درست نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، 2/320)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا چلتے کاروبار میں شرکت کر سکتے ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا چلتے کاروبار میں شرکت کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: چلتے کاروبار میں شرکت کرنا، جائز نہیں کیونکہ اس طریقۂ کار میں شرکت کی بنیادی شرائط نہیں پائی جاتیں۔ اگر پہلے سے کوئی کام چل رہا ہے اور اس چلتے کام میں شرکت کرنا چاہتے ہیں تو کسی ایک یا زائد آئٹم میں شرکت کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے کر لیں اور ان کا الگ سے حساب کتاب رکھا جائے۔ اگر کل کاروبار میں دوسرے کو شریک کرنا ہے تو پھر پہلا کام سارا حساب کتاب کرنا ہوگا کہ کتنا مال ہے کتنا سرمایہ ہے اور اس کی مختلف صورتیں بنیں گی۔ ممکن ہے کاروبار میں رقم بالکل نہ ہو بلکہ صرف سامان ہو اور اس کے علاوہ بھی صورتیں بن سکتی ہیں۔ ساری کلوزنگ کرنے کے بعد پھر مستند مفتیانِ کرام سے رہنمائی لی جائے کہ نقدی کی یہ تفصیل ہے اور اس کے علاوہ چیزوں کی یہ تفصیل ہے۔ پھر اس کی روشنی میں شرعی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ اس تعلق سے دارُ الافتاء اہلسنّت کے تفصیلی فتاویٰ کا مطالعہ بھی کریں۔ نیز مدنی چینل کے ہفتہ وار پروگرام "احکامِ تجارت" میں بھی اس بات کو متعدد بار تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ چلتے کاروبار میں شرکت کیوں نہیں ہو سکتی اور اگر کرنی ہے تو کیا طریقہ اپنایا جاسکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

معاہدۂ شرکت کو ختم کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو فریق کا ایک مشترکہ کام چل رہا تھا اس کو ختم کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جو شریک عقدِ شرکت کو ختم کرنا چاہتا ہے اسے اس بات کا اختیار ہے کہ شرکت کو ختم کر دے، دوسرے شرکاء کی رضامندی ضروری نہیں، جبکہ دوسرے شریک کو شرکت کے فسخ کا علم ہو، البتہ سرمایہ نکالنے کے لئے کاروبار کی پوزیشن دیکھ کر فریقین باہمی رضامندی سے کسی مناسب وقت پر اتفاق کر لیں۔ اگر سرمایہ ہاتھ میں نہ ہو بلکہ لوگوں سے وصول کرنا ہو تو ایک فریق اس بات کا پابند نہیں کہ دوسرے فریق کو رقم اپنی جیب سے ادا کرے۔ بلکہ جیسے جیسے رقم آتی رہے گی دونوں فریق اپنا حصہ اس سے لیتے رہیں گے۔

بہارِ شریعت میں ہے: "دونوں میں ایک نے شرکت کو فسخ کر دیا، اگرچہ دوسرا اس فسخ پر راضی نہ ہو جب بھی شرکت فسخ ہو گئی، بشرطیکہ دوسرے کو فسخ کا علم ہو اور دوسرے کو فسخ کا علم نہ ہوا تو فسخ نہ ہوگی۔ اور یہ شرط نہیں کہ مال شرکت روپیہ اشرفی ہو بلکہ اگر تجارت کے سامان موجود ہیں جو فروخت نہیں ہوئے اور ایک نے فسخ کر دیا جب بھی فسخ ہو جائے گی۔"

(بہارِ شریعت، 2/513، ردالمحتار، 6/500)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رضی اللہُ عنہما

مولانا بلال حسین عطاری مدنی*

تجارت کو اپنا ذریعۂ معاش بنانے والے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان میں امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، آپ رضی اللہ عنہ عالمِ باعمل، مجتہد، عابد و زاہد، سنّتوں پر عمل کرنے والے، لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمانے والے، غرباء کو کھانا کھلانے والے اور غلاموں کو آزاد کرنے والے تھے، آپ نے خلفائے راشدین سمیت تقریباً 30 صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے 1630 احادیثِ مبارکہ روایت کی ہیں۔[1]

آپ کی سیرتِ طیّبہ کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ آپ کی تجارتی سرگرمیاں ان کاموں پر مشتمل تھیں:

1 اونٹوں کی خرید و فروخت، مدینۂ منورہ کا مشہور قبرستان جنّتُ البقیع جو کہ پہلے بازار ہوا کرتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ وہاں اونٹ فروخت کرتے تھے۔[2]

2 بیرونِ شہر سے اشیاء لاکر بیچنا جیسا کہ امیرُ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک دفعہ آپ اور آپ کے بھائی حضرت عبیدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے عراق کا سفر کیا اور واپسی پر عراق کی اشیاء مدینۂ منوّرہ لاکر فروخت کیں۔[3]

3 اناج کی خرید و فروخت

4 شراکت داری (Partnership)، تاجر صحابی حضرت عبدُ اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ جنہیں بچپن میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیر و برکت کی دعا سے نوازا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت زُہرہ بن مَعبد رحمۃُ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا مجھے بازار لے جاتے اور وہاں اناج خریدتے، حضرت ابنِ عُمر اور حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ عنہم اُن سے ملتے اور کہتے: ہمیں بھی اپنے سودے میں شریک کرلیں کیوں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے لئے دعائے برکت کی ہے، وہ انہیں بھی اپنے ساتھ شریک کرلیتے۔[4]

5 مضاربت (Sleeping Partnership) یعنی تجارت میں ایسی شرکت کہ جس میں ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام، مال دینے والے کو ربُّ المال (Investor)، کام کرنے والے کو مُضارِب (Working Partner) اور مالک نے جو دیا اُسے راسُ المال (Capital) کہتے ہیں۔[5]

6 بیعِ صرف (Money Exchange) یعنی ثمن کو ثمن کے بدلے بیچنا، چاہے ثمن خلقی ہو جیسے سونا چاندی یا غیر خلقی جیسے پیسہ، نوٹ وغیرہ۔[6] تجارت کے اس طریقۂ کار کو بھی آپ نے اختیار فرمایا ہے۔[7]

7 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تجارت کے بارے میں شرعی راہنمائی حاصل کرتے رہنا، یہی وجہ ہے کہ آپ نے تجارتی احکامات پر مشتمل کئی احادیثِ مبارکہ روایت کی ہیں۔

---

(1) طبقاتِ ابن سعد، 4/111، اجمال ترجمہ اکمال، ص52، فیضان فاروق اعظم، 1/85 (2) مسند ابی داؤد الطیالسی، ص255، حدیث:1868، لمعات التنقیح، 5/573، تحت الحدیث:2871 (3) موطا امام مالک، 2/213، رقم: 1434 (4) بخاری، 2/145، حدیث: 2502، 2501، اسد الغابہ، 3/421 (5) بہارِ شریعت، 3/1 (6) بہارِ شریعت (اصطلاحات از علمیہ)، 2/14 (7) مصنف ابن ابی شیبہ، 11/474، حدیث:22950۔

* فارغُ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

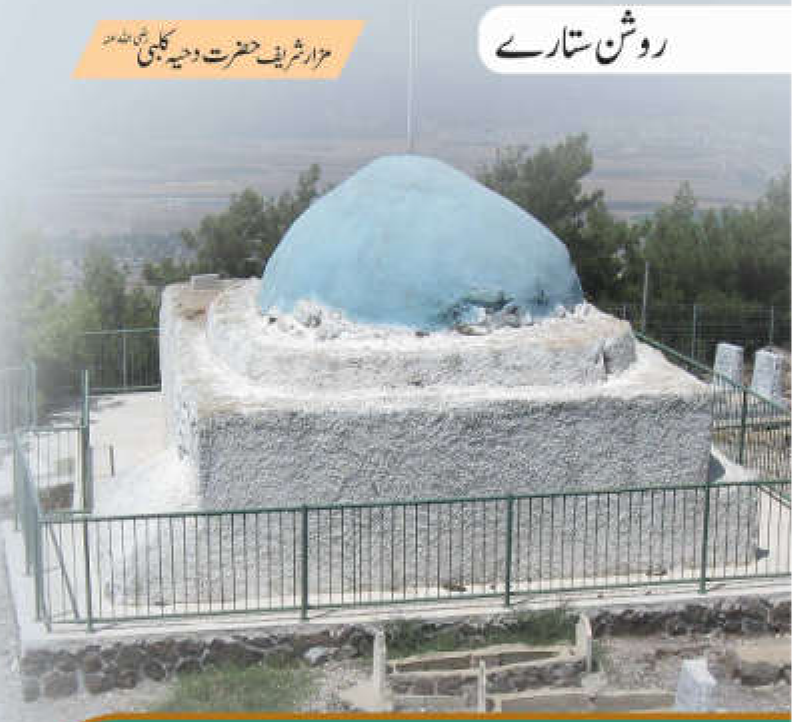

مزار شریف حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

حضرت سیِدنا دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی*

سن 7ہجری ماہِ محرمُ الحرام میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف بادشاہوں اور سرداروں تک اسلام کی دعوت پہنچانے کے لئے خُطوط (Letters) لکھوائے اور ایک ہی دن میں چھ قاصدین کو روانہ فرمایا۔(1) ان میں سے ایک معزّز قاصد مکتوبِ مبارک لے کر روم کے بادشاہ ہِرَقْل کے پاس پہنچے تو اس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب نبی و رسول ہیں اور یہ وہی ہیں جن کا ہم انتظار کررہے تھے اور جن کا تذکرہ ہم نے اپنی کتابوں میں پایا ہے لیکن اہلِ روم کی طرف سے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے اگر یہ خوف نہ ہوتا تو میں ضرور نبیِّ آخرُ الزّمان کی پیروی کرتا۔ تم ضَغاطِر نامی راہب کے پاس جاؤ اور اسے یہ باتیں بتاؤ، اس کی عزت ملکِ روم میں مجھ سے بھی زیادہ ہے اور اہلِ روم کے نزدیک مجھ سے زیادہ اس کی بات قابلِ قبول ہوتی ہے، تم دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔ محترم قاصد نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیغام کو راہب تک پہنچایا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے صاحب نبی ہیں، اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں، ہم ان کے اوصاف کی وجہ سے ان کو پہچانتے ہیں، ہم نے ان کا نام اپنی کتاب میں دیکھا ہے۔ یہ کہہ کر اس راہب نے اپنا سیاہ لباس اتار کر سفید پوشاک زیبِ تن کی پھر عبادت خانے میں جاکر اہلِ روم سے کہا: ہمارے پاس احمد (رسولُ اللہ) کا مکتوب آچکا ہے جس میں انہوں نے ہمیں دینِ الٰہی کی جانب بلایا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ احمد اللہ کے رسول ہیں، اتنا سننا تھا کہ قوم نے اس راہب پر یکبارگی حملہ کردیا اور مار مار کر اس راہب کو شہید کردیا، رسولِ پاک کے قاصد دوبارہ شاہِ روم کے پاس پہنچے اور اسے راہب کا معاملہ بتایا، شاہِ روم کہنے لگا: میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے ورنہ اس راہب کا مقام و مرتبہ تو اس قوم کے نزدیک مجھ سے بھی بڑھ کر تھا۔(2) پیارے اسلامی بھائیو! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے منتخب کردہ یہ معزز، محترم قاصد حضرت سیّدنا دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کا پورا نام دِحیہ بن خلیفہ ہے "دِحیہ" کا معنی "لشکر کا سالار" ہے۔(3) آپ کا تعلق قبیلہ بنو کلب سے ہے۔(4)

اسلام: آپ غزوۂ بدر سے پہلے اسلام لائے مگر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوسکے۔(5)

اعزاز: آپ رضی اللہ عنہ کا شمار اکابر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔(6) بلاشک و شبہ آپ مدینے میں موجود صحابۂ کرام میں سب سے زیادہ حُسن و جمال والے تھے اسی وجہ سے حضرت جبرائیل علیہ السّلام بعض اوقات آپ کی صورت اختیار کرکے بارگاہِ رسالت میں آتے رہے۔(7)

معمولاتِ زندگی: آپ ایک تاجر تھے اور جب بھی تجارتی قافلہ لے کر مدینے پہنچتے تو لوگ سامانِ تجارت دیکھنے کے لئے

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

آجاتے اور آپ سے سامان خرید لیا کرتے۔[8]

اہلِ خانہ کو کپڑا بھجوایا: ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں کچھ کپڑے لائے گئے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان میں سے ایک کپڑا آپ کو عطا کیا اور فرمایا: اس کپڑے کو دو ٹکڑے کرلو ایک سے اپنے لئے قمیص بنالو اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا کہ وہ اس کو اپنی اوڑھنی بنالے، جب آپ جانے لگے تو فرمایا: اپنی بی بی سے کہنا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا لگالے تاکہ بدن نہ جھلکے۔[9]

تحائف: حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی طرف سے دربارِ رسالت میں تحفے تحائف پیش کرنے کا سلسلہ رہتا تھا چنانچہ ایک بار آپ نے ملکِ شام سے واپس آکر بارگاہِ رسالت میں تحفۃً پستے، بادام اور خشک روٹی پیش کی،[10] ایک مرتبہ ایک اُونی جُبّہ اور چمڑے کے دو موزے پیش کئے، حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان دونوں موزوں کو اتنا استعمال فرمایا کہ دونوں میں سوراخ ہوگئے۔[11] ایک مرتبہ آپ نے بارگاہِ نبوی میں ملکِ شام کے انجیر اور مُنقّوں کا نذرانہ پیش کیا۔[12]

مجاہدانہ کارنامے: آپ نے غزوۂ اُحد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔[13] سن 6 ہجری جُمادَی الاُخریٰ میں آپ شاہِ روم کے پاس سے آرہے تھے اس وقت آپ کے پاس شاہِ روم کی جانب سے ملنے والے تحائف بھی تھے جب آپ ایک وادی میں پہنچے تو ایک قبیلے والوں نے حملہ کرکے آپ کو لوٹ لیا مگر اسی قبیلے میں موجود مسلمانوں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے مزاحمت کرکے سارا سامان برآمد کرکے آپ کے حوالے کردیا۔ آپ وہاں سے نکلے اور آستانۂ نبوت پر حاضر ہوکر دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے ارشاد ہوا: کون ہے؟ عرض کی: دِحیہ کلبی، حکم ہوا: اندر آجاؤ، آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا، حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لٹیروں کی سرکوبی کے لئے حضرت سیّدُنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں پانچ سو سپاہیوں کا ایک لشکر روانہ فرمادیا، حضرت زید بن حارثہ نے اس میدان میں بھی فتح کا جھنڈا گاڑا، اس معرکہ میں حضرت دِحیہ کلبی بھی ساتھ تھے۔[14] آپ معرکۂ یَرموک میں شہ سواروں کے ایک گروہ پر سالار کی حیثیت سے شریک تھے۔[15]

رہائش و وفات: شام کے شہر دمشق کے ایک گاؤں میں آپ کا قیام رہا۔[16] ایک مرتبہ رمضان میں آپ اپنی بستی سے سفر کرکے دوسری بستی تشریف لے گئے مسافر ہونے کی وجہ سے آپ اور آپ کے بعض رُفقاء نے روزہ نہیں رکھا، سفر میں ساتھ (روزہ رکھنے والے) کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری، جب آپ اپنی بستی میں واپس تشریف لائے تو جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! آج جو میں نے دیکھا کہ اسے دیکھنے کا گمان بھی نہیں کرتا تھا کہ لوگ سیرتِ رسول اور اصحابِ رسول کے طریقۂ کار سے اتنے بے رغبت ہوگئے ہیں، اس وقت آپ نے دُعا کی: اے اللہ! میری روح قبض فرمالے۔[17] آپ کا وِصال حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ہوا۔ آپ کی قبرِ مبارک مِزّۃ گاؤں کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔[18]

مَرْوِیّات کی تعداد: آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد تقریباً 6 کو پہنچی ہے،[19] تابعینِ عظام کے ایک گروہ نے آپ سے احادیثِ کریمہ روایت کی ہیں۔[20]

---

(1) سبل الھدیٰ والرشاد، 11/344 (2) اسد الغابہ، 3/56 ملخصاً (3) فیض القدیر، 1/657، تحت الحدیث: 1041 (4) اجمال ترجمہ اکمال، ص24 (5) سیر اعلام النبلاء، 4/157 (6) الاستیعاب، 2/45 (7) سیر اعلام النبلاء، 4/159، تاریخ ابن عساکر، 17/201 (8) شعب الایمان، 5/235 (9) ابو داؤد، 4/88، حدیث: 4116 (10) تاریخ ابن عساکر، 17/207 (11) معجم کبیر، 4/226، رقم: 4200 (12) انساب الاشراف، 4/23 (13) الاستیعاب، 2/45 (14) مغازی للواقدی، 2/555، سیرت حلبیہ، 3/251، سیرت ابن کثیر، 4/433 ملتقطاً (15) تاریخ ابن عساکر، 17/201 (16) اتحاف السادۃ المتقین، 8/540 (17) مسند امام احمد، 10/351، حدیث: 27300 ملخصاً (18) المصباح المضیٔ، 1/213، معجم البلدان، 5/122 (19) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 2/322 (20) مرقاۃ المفاتیح، 7/467، تحت الحدیث: 3926۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزار حضرت علامہ خواجہ سید کمالُ الدّین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت غلام محیُ الدّین قصوری دائمُ الحضوری رحمۃ اللہ علیہ

ذُوالقعدۃِ الحرام اسلامی سال کا گیارھواں (11) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور عُلمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 68 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہم الرضوان: (1) حضرت سیّدُنا کعب بن زید نجاری انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر، خندق اور واقعہ بئرِ معونہ میں شریک ہوئے، بئرِ معونہ میں ان کے علاوہ تمام صحابۂ کرام شہید ہوگئے مگر یہ غازی بن کر مدینہ شریف پہنچے۔ غزوۂ خندق (ذوالقعدہ 5ھ) میں ان کو تیر لگا جس سے یہ جام شہادت نوش فرماگئے۔[1] (2) حضرت ثَعلبہ بن غَنَمہ سلمی خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ بیعتِ عُقبہ میں اسلام لائے، اسلام لانے کے بعد چند صحابۂ کرام کے ہمراہ اپنے قبیلے بنی سلمہ کے بُت کو پاش پاش کردیا، یہ غزوۂ بدر، اُحد اور خندق میں شریک ہوئے اور غزوۂ خندق (ذوالقعدہ 5ھ) میں شہید ہوئے۔[2] **اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام:** (3) اُستاذ و مرشدُ العلماء حضرت علامہ خواجہ سیّد کمالُ الدّین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اودھ میں ہوئی اور دہلی میں 27 ذُوالقعدہ 756ھ کو وصال فرمایا، آپ جیّد عالمِ دین، خواجہ محبوبِ الٰہی اور خواجہ نصیرُ الدّین چراغ دہلوی کے خلیفہ، صاحبِ ارشاد و کرامات تھے، گجرات (ہند) میں ان کے کئی مریدین تھے۔[3] (4) مخدومُ المخادیم حضرت مخدوم پیر سیّد حامد جہاں بخش گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سجادہ نشین آستانہ گیلانیہ اوچ شریف کے ہاں ہوئی اور یہیں 19 ذُوالقعدہ 978ھ کو وصال فرمایا، آپ علمِ شریعت و طریقت میں کامل، رُعب و دَبدبہ کے مالک، سخاوت و استغنا سے بدرجہ اَتم متصف، مستجابُ الدّعوات، ایک لاکھ سے زائد لوگوں کے مرشد اور مرجعِ خاص و عام تھے۔[4] (5) شیخُ المشائخ حضرت شاہ مخدوم غلام محیُ الدّین قصوری دائمُ الحضوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1202ھ کو قصور (پنجاب) میں ہوئی اور یہیں 22 ذوالقعدہ 1270ھ کو وصال فرمایا، آپ عالمِ دین، متبعِ سنّت، سلسلۂ نقشبندیہ و قادریہ سے مستفیض، سلسلۂ نقشبندیہ کی ترویج و اِشاعت میں فعّال اور صاحبِ دیوان شاعر تھے، خانقاہ للہ شریف (جہلم) اور بیر بل شریف (سرگودھا) آپ کے فیضان سے قائم ہوئیں۔[5] (6) سندھ میں خاندانِ سرہندی کے جدِّ امجد حضرت علامہ خواجہ عبدُالرّحمٰن قندھاری سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1244ھ میں احمد شاہی (قندھار) افغانستان میں ہوئی اور 2 ذُوالقعدہ 1315ھ کو وصال فرمایا، مزار شریف کوہ گنج حیدرآباد سندھ میں ہے۔ آپ عُلومِ عقلیہ و نقلیہ کے جامع، سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ کے شیخِ طریقت، کئی کُتب کے مصنف اور اکابر عُلمائے اہلِ سنّت سندھ کے مرشد ہیں۔[6] (7) شیخِ عرب و عجم حضرت علامہ سیّد احمد شریف سَنوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1284ھ میں جغبوب (صوبہ برقہ لیبیا) میں ہوئی اور 13 ذوالقعدہ 1351ھ کو مدینۂ منورہ میں وِصال فرمایا، نمازِ جنازہ قطبِ مدینہ علامہ ضیاءُ الدّین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ سلسلۂ سنوسیہ کے جلیلُ القدر شیخِ طریقت، مالکی عالم، صاحبِ تصنیف، صاحبِ کرامت اور خاتمُ المجاہدین تھے۔ دس کُتب میں "اَنوارُ القدسیہ" اہم ترین تصنیف ہے۔[7] (8) محبوبِ رحمانی حضرت خواجہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1319ھ کو دہلی ہند میں ہوئی اور یکم ذُوالقعدہ 1403ھ کو کراچی میں وصال فرمایا، آپ سلسلۂ

* رکن شوریٰ و نگران مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

چشتیہ صابریہ رحمانیہ کے شیخِ طریقت اور کثیرُ الفیض تھے، مزار جامع مسجد کنزُ الایمان (بابری چوک گرو مندر، کراچی) کے قریب آستانۂ عالیہ رحمانیہ میں ہے۔[8] 9 سلطانُ الصّوفیاء حضرت پیر شاہ محمد سلطان میاں شیرِ سبحانی قادری رحمۃ اللہ علیہ رام پور (یوپی) ہند سے کراچی تشریف لائے اور یہاں 9 ذوالقعدہ 1409ھ کو وصال ہوا، آپ کا مزار دربار سلطانی (فیڈل بی ایریا) کراچی میں ہے۔ آپ سلسلۂ قادریہ چشتیہ کے شیخِ طریقت، نعت گو شاعر، جامع مسجد سُلطانُ المساجد اور خانقاہ سلطانی کے بانی ہیں، بے شمار لوگ آپ سے فیض یاب ہوئے۔[9] 10 اشرفُ الاولیاء حضرت پیر سیّد مجتبیٰ اشرف اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1346ھ میں کچھوچھہ شریف میں ہوئی اور 21ذوالقعدہ 1418ھ کو وصال فرمایا۔ مزار درگاہ رسول پور کچھوچھہ میں نیر شریف کے کنارے ہے۔ آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے پوتے و خلیفہ، جامعۃُ الاشرفیہ مبارک پور سے فارغُ التحصیل، شیخِ طریقت، جماعتِ رضائے مصطفٰی کے نائب صدر اور 21 سے زائد اداروں کے سرپرست تھے، بنگال و بہار میں آپ نے خوب رُشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔[10] **عُلمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:** 11 استاذِ پیر مہر علی شاہ حضرت علّامہ قاضی محمد شفیع ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت غالباً تیرھویں صدی ہجری کی ابتدا میں ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال 24ذوالقعدہ 1291ھ کو فرمایا، مزار بُھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک، پنجاب) کے قبرستان میں ہے، آپ ماہر منقول ومعقول، مفتیِ اسلام اور استاذُ العلماء تھے۔[11] 12 قاضیِ وقت حضرت ابوالمواہب محمد بن عبد السلام سائح اَنْدَلُسی رباطی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1308ھ میں ہوئی۔ آپ عُلومِ قدیمہ وجدیدہ کے ماہر، مُدرّس، قاضیِ وقت اور مصنفِ کُتبِ کثیرہ تھے، آپ کا وصال 16 ذُوالقعدہ 1367ھ کو ہوا، تدفین زَاوِیہ احمد بن علی وازنی میں ہوئی۔ آپ نے اِثباتِ علمِ غیب پر اَلْمَفْھُوم وَالْمَنْطُوق نامی کتاب بھی تحریر فرمائی۔[12] 13 امامُ الحنفیہ حضرت امام محمد زاہد الکوثری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1296ھ کو موضع الحاج حسن آفندی (موجودہ نام دوزجہ، نزد استنبول) ترکی میں ہوئی اور مصر میں 19 ذوالقعدہ 1371ھ کو وصال فرمایا۔ قاہرہ کے مشہور قبرستان قرافۂ امام شافعی میں دفن کئے گئے۔ آپ عالم جلیل، مدرسِ جامع فاتح، فقیہِ حنفی، علمِ تصوف سمیت اسلامی علوم وفنون کے جامع، کثیرُ التصانیف اور عالمِ اسلام کی مؤثر شخصیت تھے۔ آپ کی 55 مقالات پر مشتمل تصنیف "مَقالاتُ الکوثری" مطبوع ہے۔[13] 14 مناظرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کاہنہ نو لاہور میں 1319ھ کو ہوئی اور 9ذوالقعدہ 1391ھ کو وصال فرمایا، تدفین اچھرہ لاہور میں ہوئی۔ آپ مایہ ناز عالمِ اہلِ سنّت، مناظر وعوامی خطیب، مصنفِ کُتبِ کثیرہ ہیں، 16 سال جامع مسجد داتا گنج بخش میں خطابت فرمائی، عوامی انداز میں ایسی علمی گفتگو فرماتے کہ عوام وعلما یکساں مستفیض ہوتے۔[14]

مزار حضرت خواجہ محمد فاروق رحمان رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت پیر شاہ محمد سلطان میاں شیرِ سبحانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

---

(1) الاستیعاب، 3 / 376 (2) الاستیعاب، 1 / 282، طبقات ابن سعد، 3 / 435 (3) دلی کے بائیس خواجہ، ص168 تا 170 (4) تاریخ اوچ متبرکہ، ص207 تا 209 (5) تاریخ مشائخ نقشبندیہ، ص495، 514 (6) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص521 (7) الدلیل المشیر، ص55 تا 58، تذکرہ سنوسی مشائخ، ص98 (8) ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی، ص32، اللہ والے، کلیات مناقب، ص451 (9) اللہ والے، کلیات مناقب، ص402 (10) ماہنامہ غوث العالم، اگست 2007ء، ص82 تا 90 (11) تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص102، 103 (12) اعلام للزرکلی، 6 / 207، نثر الجواھر والدرر، 2 / 1306 (13) البحوث السنیۃ، ص11، اعلام للزرکلی، 6 / 129 (14) تذکرہ علمائے اہل سنّت وجماعت لاہور، ص386۔

(قسط:03)

رازوں کی سرزمین

مولانا عبد الحبیب عطاری*

5 مارچ 2020ء کی رات ہم مصر کی مشہورِ زمانہ جامعہ ازہر کے استاد اور صوفی بزرگ شیخ ڈاکٹر محمد مہنا کے گھر ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ بہت اچھے ماحول میں ملاقات ہوئی، ہم نے انہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات کا تعارف پیش کیا، مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کچھ عربی کتابیں نذر کیں اور پاکستان آمد کی دعوت پیش کی۔ شیخ صاحب نے مدنی چینل کے لئے اپنے تاثرات ریکارڈ کروائے جس میں دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلِ سنّت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کافی محبت کا اظہار کیا، ہماری پاکستان آنے کی دعوت قبول کی اور ملاقات کے آخر میں ہمیں لفٹ تک چھوڑنے بھی آئے۔

اس کے بعد فیض آباد انڈیا سے آئے ہوئے ایک عالم صاحب کی دعوت پر ہم ان کے پاس گئے جہاں انہوں نے ہمیں کھانا کھلایا اور بہت اچھے ماحول میں ان سے کچھ دیر گفتگو ہوئی۔

قاہرہ سے اِسکندریہ: 6 مارچ 2020ء بروز جمعہ مصر میں ہمارا تیسرا دن تھا۔ صبح ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر ہم نے قاہرہ سے مصر کے ایک اور مشہور شہر اسکندریہ کا سفر شروع کیا جس کے لئے ہم نے ایک گاڑی بُک کروائی تھی۔ قاہرہ سے اسکندریہ تقریباً 240 کلومیٹر کا سفر ہے جس میں کم و بیش ڈھائی سے 3 گھنٹے لگتے ہیں۔ راستے میں ایک جگہ ہم نے مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کی۔

صاحبِ قصیدہ بُردہ کے قدموں میں حاضری: اسکندریہ پہنچ کر ہم حضرت سیّدنا امام شرفُ الدّین محمد بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ (وفات:696ھ) کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔ آپ کا لکھا ہوا قصیدۂ بُردہ شریف دنیا بھر میں مشہور ہے۔ قصیدۂ بُردہ شریف کا تعارف اور اس کی برکات جاننے کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ برائے نومبر 2019ء صفحہ 31 پر موجود مضمون کا مطالعہ فرمائیے۔

جب ہم مزار شریف سے متصل مسجد میں پہنچے تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا جس کے درمیان شمع روشن تھی، ہمیں بتایا گیا کہ ہر ہفتے نمازِ جمعہ کے بعد یہ حلقہ لگتا ہے جس میں مکمل قصیدۂ بُردہ شریف پڑھا جاتا ہے۔ مسجد انتظامیہ کی طرف سے ہمیں بھی قصیدۂ بُردہ شریف کے کتابچے تحفے میں ملے اور ہم دھڑکتے دل کے ساتھ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس عاشقِ صادق کے مزار شریف پر حاضر ہو گئے۔ مزار شریف کے پاس ہم نے مل کر قصیدۂ بُردہ شریف پڑھا، اجتماعی دعا کا سلسلہ ہوا اور پھر مدنی چینل کے لئے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی ریکارڈ کئے گئے۔

منفرد وظیفہ: ﴿اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍؕ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو۔ (پ20، القصص:85) علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ آیتِ مقدسہ (بغیر روشنائی کے، انگلی کی مدد سے) کسی جگہ لکھ دی جائے تو اِن شآءَ اللہ لکھنے والے کو دوبارہ اس مقام کی حاضری نصیب ہوگی۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُر انوار کی دیوار پر میں نے انگلی سے یہ آیتِ مقدسہ لکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ اس عاشقِ رسول کے قدموں میں دوبارہ حاضری نصیب ہوگی۔

مزار پر حاضری کے بعد ہم مسجد میں امام صاحب کے پاس حاضر

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

*رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

ہوئے اور ملاقات کرکے دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا۔ ماشآءَ اللہ انہوں نے بڑی محبت سے ملاقات کی اور ہمیں دعاؤں سے نوازا۔

2 مزارات پر حاضری: اسکندریہ میں ہی ہم ایک اور مقام پر بھی حاضر ہوئے جہاں اللہ پاک کے نبی حضرت سیدنا دانیال علیہ السّلام اور حضرت سیدنا لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کے مزارات موجود ہیں۔ ان دونوں عظیم ہستیوں کے مزارات ایک ہی جگہ کنویں جیسے گہرے مقام میں موجود ہیں جس تک پہنچنے کے لئے کافی سیڑھیاں اتر کر جانا پڑتا ہے، مزاراتِ مقدسہ کے ساتھ ہی ایک مسجد بھی موجود ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ماضی میں یہاں ایک سرنگ (Tunnel) تھی جہاں دریائے نیل کا پانی آتا تھا۔

پہلے حضرت سیدنا دانیال علیہ السّلام کی قبرِ منوّر اور پھر حضرت سیدنا لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کے مرقد شریف کے پاس بیٹھ کر دونوں بزرگ ہستیوں کی سیرت سے متعلق مدنی چینل کے لئے ریکارڈنگ کروانے کی سعادت ملی۔ یاد رہے! قراٰنِ کریم پارہ 21 میں حضرت سیدنا لقمان حکیم رضی اللہ عنہ کے نام سے ایک پوری سورت "سورۂ لقمان" اپنی برکتیں لٹا رہی ہے۔ آخر میں ہم نے دونوں مزارات کے پاس کھڑے ہو کر اجتماعی دعا کی۔ 6 مارچ کی رات کو ہم اسکندریہ سے واپس قاہرہ میں اپنی قیام گاہ پر پہنچ گئے۔

مقامِ حسین رضی اللہ عنہ پر حاضری: 7 مارچ کو ہم قاہرہ میں اس مقدس مقام پر حاضر ہوئے جہاں ایک مضبوط روایت کے مطابق نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرِ انور مدفون ہے، عرفِ عام میں اس جگہ کو "مقامِ حسین" کہا جاتا ہے۔

یہاں حاضری کے دوران ہم نے اجتماعی دعا کے بعد مدنی چینل کے لئے ریکارڈنگ کی جس میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل اور ذکرِ شہادت کے علاوہ آپ کے سرِ انور سے ظاہر ہونے والی کرامات بھی بیان کی گئیں۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ان کرامات کو پڑھنے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "امام حسین کی کرامات" کا مطالعہ فرمائیے۔

مصر سے متعلق چند باتیں: مصر میں چند دن گزارنے، مختلف لوگوں سے ملنے اور مشورے کرنے کے بعد اس ملک سے متعلق میرے تاثرات کچھ یوں ہیں:

مصر ایک ایسا ملک ہے جہاں عاشقانِ رسول بھاری اکثریت میں موجود ہیں، جابجا مزارات اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں جہاں زائرین کی اچھی خاصی تعداد حاضری دیتی ہے اور ان زائرین کو سہولیات مہیا کرنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم اسکندریہ میں حضرت دانیال علیہ السّلام اور حکیم لقمان رضی اللہ عنہ کے مزارات پر رات دیر سے پہنچے تھے اور دروازہ بند ہوچکا تھا لیکن انتظامیہ نے ہمارے لئے دروازہ کھول دیا اور ہمیں ریکارڈنگ کی اجازت بھی دے دی۔

اس کے علاوہ مصر میں جابجا مسجدیں موجود ہیں۔ لوگ بہت ملنسار اور خوش اخلاق ہیں، پھلوں کی کثرت ہے، موسم بھی تقریباً پاکستان جیسا ہے۔ اگر آپ مصر کا سفر کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو عربی یا انگلش زبان آنا ضروری ہے کیونکہ یہاں اردو زبان جاننے والے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میری معلومات کے مطابق مارچ 2020ء میں یہاں کل تقریباً 500 پاکستانی موجود تھے جن میں سے 300 الازہر یونیورسٹی میں پڑھتے تھے جبکہ 200 کے لگ بھگ مختلف ملازمتیں کررہے تھے۔

7 مارچ 2020ء کو مصر کا ایک درہم پاکستانی 10 روپے کے برابر تھا۔ ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح یہاں بھی بے عملی، نمازوں سے دوری اور بے پردگی وغیرہ عام ہے۔

ہم نے یہاں دینی کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے کئی مشورے کئے۔ اس دوران یہ معلوم ہوا کہ سوڈان مصر سے قریب ہے اور بائی روڈ بھی سوڈان سے مصر سفر کیا جاتا ہے۔ اِنْ شآءَ اللہ سوڈان سے مصر مدنی قافلوں کا سلسلہ بنایا جائے گا اور وہ دن دور نہیں جب انبیائے کرام کی سرزمین مصر میں بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماعات اور دیگر دینی کاموں کی دھوم دھام ہوگی۔

مصر میں واقع دنیا کی عظیم اور قدیم "الازہر یونیورسٹی" میں پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش اور نیپال سے تعلق رکھنے والے طلبائے کرام کی ایک تعداد موجود ہے جن میں سے کثیر طلبہ دعوتِ اسلامی سے محبت رکھتے ہیں۔ ان طلبہ نے بھی دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بھرپور تعاون کرنے کی نیتیں کی ہیں۔ اللہ کریم مصر میں نیکی کی دعوت کو عام فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حدیثِ قدسی

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

پیارے طلبۂ کرام! حدیثِ قدسی کسے کہتے ہیں؟ قراٰنِ کریم اور حدیثِ قدسی میں کیا فرق ہے؟ حدیثِ نبوی اور حدیثِ قدسی میں کیا فرق ہے؟ احادیثِ قدسیہ کی تعداد کتنی ہے؟ یہ سب جاننے کے لئے اس مضمون کا مطالعہ فرمایئے اِنْ شَآءَ اللہ مفید معلومات حاصل ہوں گی۔ **حدیثِ قدسی کسے کہتے ہیں؟** حدیثِ قدسی وہ حدیث ہے جس کے راوی (بیان کرنے والے) نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہوں اور اس کی نسبت اللہ پاک کی طرف ہو۔[1] مثلاً اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ یعنی اے ابنِ آدم! خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔[2] **قراٰنِ کریم اور حدیثِ قدسی میں فرق:** قراٰنِ کریم اور حدیثِ قدسی میں چند طرح سے فرق کیا جاتا ہے: (1) قراٰنِ کریم کے الفاظ اور معانی اللہ کریم کی طرف سے ہوتے ہیں جنہیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں تک پہنچایا، جبکہ حدیثِ قدسی میں معانی اللہ پاک کی طرف سے ہوتے ہیں اور الفاظ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہوتے ہیں (2) قراٰنِ کریم تواتُر کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے لیکن احادیثِ قدسیہ میں خبرِ واحد وغیرہ بھی شامل ہیں (3) قراٰنِ کریم کی تلاوت کرنا عبادت ہے کہ ہر حرف کے بدلے 10 نیکیاں ہیں جبکہ حدیثِ قدسی کی تلاوت کرنا عبادت نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ہر حرف کے بدلے 10 نیکیاں ہیں[3] (4) قراٰنِ کریم کی روایت بالمعنیٰ جائز نہیں ہے کیونکہ اس کے الفاظ و معانی کی تلاوت کرنا عبادت ہے، جبکہ حدیثِ قدسی اور حدیثِ نبوی کی روایت بالمعنیٰ جائز ہے (5) نماز میں قراٰنِ کریم کی تلاوت کرنا ضروری ہے اگر نہیں کریں گے تو نماز نہیں ہوگی، مگر نماز میں حدیثِ قدسی کی تلاوت نہیں کی جاتی، اگر کوئی کرے گا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوگی (6) احادیثِ قُدسیہ کو قراٰن کا نام نہیں دیا جاتا (7) قراٰنِ کریم میں آیات اور سورتوں کے نام ہیں جبکہ احادیثِ قدسیہ میں ایسا نہیں ہے (8) بے وُضو شخص کا قراٰنِ کریم چھونا حرام ہے لیکن بے وُضو شخص حدیثِ قدسی کو چھو سکتا ہے، اسی طرح جس پر غسل فرض ہو اُسے قراٰنِ کریم کی تلاوت کرنا حرام ہے مگر ایسا شخص حدیثِ قدسی پڑھ سکتا ہے (9) پورا قراٰنِ کریم جبریلِ امین کے ذریعے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہوا ہے مگر حدیثِ قدسی جبریلِ امین، الہام اور خواب کے ذریعے بیان فرمائی ہیں (10) قراٰنِ کریم کا انکار کرنے والا کافر ہے جبکہ حدیثِ قدسی کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہے۔[4] **حدیثِ نبوی اور حدیثِ قدسی میں فرق:** حدیثِ نبوی اور حدیثِ قدسی میں چند طرح سے فرق کیا جاتا ہے: (1) حدیثِ نبوی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قول، فعل اور کسی کام پر سکوت وغیرہ کے ساتھ خاص ہے جبکہ حدیثِ قدسی صرف قول کے ساتھ خاص ہے[5] (2) حدیثِ نبوی میں کلام والفاظ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں معانی اللہ پاک کی طرف سے ہوتے ہیں اور الفاظ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے[6] (3) حدیثِ نبوی اور حدیثِ قدسی میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حدیثِ قدسی میں ربِّ کریم کی طرف نسبت کی جاتی ہے اور اسی سے ہی روایت کی جاتی ہے جبکہ حدیثِ نبوی میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف نسبت کرتے ہیں (یعنی یوں کہا جاتا ہے کہ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا)۔[7] **احادیثِ قدسیہ کی تعداد:** احادیثِ قدسیہ کی تعداد 200 سے زائد ہے، امام عبدالرّؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الاتحافات السنیۃ بالاحادیث القدسیۃ“ میں 272 احادیثِ قدسیہ جمع فرمائی ہیں۔[8]

(1) تیسیر مصطلح الحدیث، ص94 (2) بخاری، 3/511، حدیث: 5352 (3) الفتح المبین بشرح الاربعین، ص432، تیسیر مصطلح الحدیث، ص94 (4) ماخوذ از الفتح المبین بشرح الاربعین، ص432، الوسیط فی علوم و مصطلح الحدیث، ص216، 217، احادیث قدسیہ، ص18 (5) الاحادیث القدسیۃ الاربعینیۃ، مقدمۃ المحقق، ص27 (6) فیضانِ ریاض الصالحین، 2/277، 278 (7) الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری، 9/79 (8) تیسیر مصطلح الحدیث، ص95۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

(Chickenpox)
چکن پاکس

ڈاکٹر ام سارب عطاریہ*

چکن پاکس ایک وبائی بیماری ہے جو کہ ایک وائرس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اردو میں اسے چیچک کہتے ہیں۔ یہ بیماری بچّوں اور بڑوں دونوں کو متاثر کر سکتی ہے۔

علامات: چکن پاکس سے متاثرہ افراد میں بھوک کی کمی، گھبراہٹ، تھکن، کمزوری اور گلا خراب ہونے کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، اس کے بعد بخار ہوتا ہے، ایک یا دو دن کے بعد جِلد پر دھبے (سرخ نشانات) ہوتے ہیں جن میں بہت خارش ہوتی ہے، یہ سرخ دھبے جلد ہی چھالوں میں بدل جاتے ہیں جن کے اندر مواد بھرا ہوتا ہے۔ یہ دانے مختلف تعداد میں نکل سکتے ہیں، کسی میں تو صرف چند چھالے ہوتے ہیں اور کسی میں اس کی تعداد 500 تک ہو سکتی ہے، عام طور پر پانچ سے سات دِنوں میں بخار کم ہو جاتا ہے، دانے خشک ہونے لگتے ہیں اور خشک ہو کر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔

وجوہات (Causes): یہ مرض ایک وائرس کے باعث ہوتا ہے جسے Varicella کہتے ہیں، یہ عام طور پر بچّوں میں ہلکی نوعیت کا ہوتا ہے، لیکن نوزائیدہ بچّوں (Newborn babies) اور جن لوگوں میں امیون سسٹم (Immune System) کے مسائل ہوتے ہیں یعنی ان کے جسم میں مدافعت کی قوت بہت کم ہوتی ہے ان لوگوں کے لئے بہت خطرناک ہوتا ہے۔

چھالوں کے خشک ہونے تک دوسرے لوگوں کو اس کے وائرس لگ سکتے ہیں، گھر کے دوسرے افراد سے لے کر اسکول اور ڈے کیئر کے دوسرے بچّوں میں اس کے وائرس پھیل سکتے ہیں، ایک حاملہ خاتون اپنے آنے والے بچّوں میں بھی اس کے وائرس منتقل کر سکتی ہے۔

گھر پر علاج: 1 بچّے کے بخار کو کم کرنے کیلئے پیراسیٹامول دیں 2 دانے بہت خارش دار ہوتے ہیں لہٰذا جلد کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں اور بچّے کو خارش نہ کرنے دیں 3 بچّے کے ناخن کاٹ کر چھوٹے کر دیں 4 ہلکے پھلکے کپڑے پہنائیں 5 نیم گرم قابلِ برداشت پانی سے نہلائیں، کھجلی سے اس کا دھیان ہٹانے کے لئے اس کو چُست رکھیں اور کھلونے دیں 6 ڈاکٹر کے مشورے سے کوئی کریم یا کیلامائن لوشن (Calamine Lotion) وغیرہ لگا سکتے ہیں 7 پانی زیادہ سے زیادہ پلائیں، ممکن ہو تو لیموں کی سکنجبین بنا لیں، اگر موسم گرم ہے تو دن میں دو سے تین مرتبہ سکنجبین پلائیں 8 کچی لسی اور دہی کا جتنا زیادہ ممکن ہو استعمال کریں، یہ اندر سے جلد کو صاف کرتی ہے، نتیجے میں جلد کے اوپر نمایاں ہونے والے داغ دھبے ختم ہو جاتے ہیں 9 مریض کو باریک ململ کا کپڑا اوڑھائیں 10 تازہ کھلی ہوئی کلیاں مریض کے سرہانے رکھیں ان سے اسے راحت ملتی ہے۔

حفاظتی ٹیکہ (Immunization): تمام صحت مند بچّوں کو جب وہ ایک سال کی عمر کے ہو جائیں، انہیں چھوٹی چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگوانا چاہئے۔ اگر آپ کے بچّے کو یہ حفاظتی ٹیکہ نہیں لگایا گیا ہے اور وہ کسی ایسے بچے کو ہاتھ لگاتا یا اس کے ساتھ کھیلتا ہے، جس کو چھوٹی چیچک ہو تو اگر اس کو فوراً حفاظتی ٹیکہ لگوا لیا جائے تو وہ محفوظ رہ سکتا ہے۔

احتیاط: چکن پاکس سے متاثرہ بچّے یا بڑے کی موجودگی میں پراٹھے نہ بنائیں اور نہ ہی سالن وغیرہ کو گھی کا تڑکہ لگائیں اس سے جلن میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

نوٹ: ہر علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے ہی کیجئے۔

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

آج کا کام کل پر مت چھوڑیں

محمد دانش عطاری (جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری، کراچی)

اللہ پاک نے انسان کو اشرفُ المخلوقات بنایا، اسے شعور سمیت ایسی بے شمار صلاحیتوں سے نوازا جن سے دیگر مخلوقات محروم ہیں۔ ان صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انسان نے بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیئے۔ یوں تو دنیا میں ہر انسان کامیابی کا متلاشی اور کامیابی کے راز ڈھونڈنے کی جستجو میں رہتا ہے لیکن اگر دینی و دنیاوی شعبہ جات میں کامیاب ترین لوگوں کی کامیابی (Success) کے راز ڈھونڈے جائیں تو ان کی کامیابی میں پابندیِ وقت، کام کو کل پر موقوف نہ کرنا، نمایاں نظر آئیں گے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں کسی بھی کام کو فوراً سر انجام دینے کے بجائے آئندہ پر موقوف کرنے کا مرض عام ہو چکا ہے۔ ہم اپنے ارد گرد اگر نظر دوڑائیں تو بیسیوں ایسے کام سامنے آئیں گے جنہیں ہم نے **"کل کروں گا"** کہہ کر ٹال دیا تھا لیکن ہماری وہ **"کل"** دوبارہ نہ آسکی۔ اس ناپسندیدہ عادت کو ختم کرنے کیلئے 5 مفید مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں: 1 **احساس:** کوئی بھی کام جب آپ کو سونپا جائے تو اسے سنجیدگی سے قبول کیجئے اور اس کام کو اپنے وقت میں کرنے کی منصوبہ بندی (Planning) کیجئے۔ ٹال مٹول، بعد میں کر لوں گا، ابھی بہت ٹائم ہے جیسے فضول خیالات پر دھیان دینے کے سبب ہی کام ادھورے رہ جاتے ہیں 2 **کاموں کی فہرست بنائیں:** ہر کام کی ایک فہرست بنالی جائے کہ کون سا کام زیادہ ضروری ہے اور کون سا کام جلد سے جلد نپٹانا ہے۔ یوں فہرست بنانے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ فلاں وقت فلاں کام کے لئے ہے 3 **سُستی و کاہلی کو دور کیجئے:** ہر کام میں سب سے بڑی رکاوٹ سُستی و کاہلی ہے۔ "ابھی بہت ٹائم ہے" کا بہانہ بنا کر ہر کام کو بعد کے لئے موقوف کر دیا جاتا ہے لیکن بعد میں دیگر مصروفیات اس کام کو سر انجام دینے میں آڑے آجاتی ہیں۔ لہٰذا مستعد ہو کر ہر کام اپنے وقت پر کرنے کی عادت بنائیں 4 **لمبی امیدیں نہ باندھئے:** لمبی امیدیں باندھنا سمجھ دار لوگوں کا کام نہیں۔ کامیاب لوگ موجودہ وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنا کام اپنے وقت میں سر انجام دیتے ہیں جبکہ ناکام لوگ کل کے آسرے اور "جب ٹائم ملے گا تو کر لوں گا" جیسے بہانے کر کے دل کو تسلی دے دیتے ہیں 5 **قدر کریں:** جو وقت آپ کے پاس ہے اس کو غنیمت جانتے ہوئے اس کی قدر کیجئے بعد میں کام کا موقع ملے نہ ملے زندگی رہے نہ رہے کسے معلوم ہے؟

محترم قارئین! مشہور مقولہ ہے کہ "کل کبھی نہیں آتی" لہٰذا ہمیں چاہئے کہ حدیثِ پاک کے مطابق فرصت کو مشغولیت سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے ہر کام اپنے وقت پر سر انجام دیں۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے   دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

قومِ عاد کی نافرمانیاں

بنتِ کریم عطاریہ مدنیہ (مدرسۃ جامعۃ المدینہ خوشبوئے عطار، واہ کینٹ)

قراٰن پاک میں اللہ پاک نے جن موضوعات کو بیان فرمایا ہے ان میں سے ایک گزشتہ امتوں کے واقعات بھی ہیں، ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ان قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کریں اور ان نافرمانیوں سے خود کو بچائیں جن کی وجہ سے وہ قومیں دنیا میں ذلت و رُسوائی کا شکار ہوئیں، انہی قوموں میں سے ایک "قومِ عاد"

بھی ہے، قومِ عاد مقامِ اَحقاف میں رہتی تھی، یہ لوگ اپنے مُورِثِ اعلیٰ عاد کے نام سے پکارے جاتے تھے، اللہ پاک نے ان کی طرف حضرت ہُود علیہ السّلام کو بھیجا لیکن یہ قوم اپنی نافرمانیوں سے باز نہ آئی، تو اللہ پاک نے تیز آندھی کی صورت میں ان پر اپنا عذاب نازِل فرمایا، چنانچہ قراٰنِ کریم میں ہے: ترجمۂ کنزُالایمان: ”اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے۔ وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو بچھڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈُنڈ ہیں گرے ہوئے۔ تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو۔“(1)

قومِ عاد کی جن نافرمانیوں کا ذِکْر قراٰنِ پاک میں ہے ان میں سے چند یہ ہیں: ❀ کُفر و شِرک اور بُتوں کی پُوجا(2) ❀ اللہ کے رسولوں کو جھٹلانا(3) ❀ سرِ راہ بلند عمارتیں بنانا، وہاں بیٹھ کر راہ گیروں کو پریشان کرنا، ان کا مذاق اڑانا(4) ❀ لمبی زندگی کی اُمید پر مضبوط محل بنانا(5) ❀ بے دردی کے ساتھ مار دھاڑ کرنا(6) ❀ طاقت و قوت پر تکبر کرنا(7) ❀ انبیائے کرام کی اطاعت و اتباع سے روکنا(8) ❀ اور نصیحتوں پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا۔(9)

افسوس! آج یہ بُرائیاں ہمارے معاشرے میں بھی تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں۔ طاقت و قوت پر گھمنڈ، طاقتور کا کمزوروں کو دبانا، احترامِ مسلم کو پامال کرتے ہوئے مسلمانوں، مسافروں، راستے میں آتے جاتے لوگوں کو اذیت دینا، دوسروں کا مذاق اڑانا، نیکی و اطاعت کی راہ پر چلنے والوں کو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے روکنا، سنّتوں پر عمل کرنے والوں کو اپنی بے جا تنقید کا نشانہ بنانا، اپنی موت کو بھول کر لمبی لمبی امیدیں لگائے دنیا کی لذتوں میں بدمست رہنا، کوئی سمجھائے تو اُلٹا اسی پر برس پڑنا۔ یہ سب ہمارے معاشرے میں عام ہے، گویا ہمارا حال تو یہ ہوچکا ہے:

دن لَہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خُدارا! قومِ عاد کے اس عبرتناک انجام سے خود کو ڈرائیے، ان بُرائیوں سے خود کو بچائیے ورنہ یاد رکھیں! اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ نَعُوْذُ بِاللہ مِنْ ذٰلِکَ!

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

بے ادبی کی نحوست

بنتِ مدثر (جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار، ڈھوک کالا خان راولپنڈی)

مشہور مقولہ ہے:

باادب بانصیب بے ادب بے نصیب

اَدب کرنے والا دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے جبکہ بے ادبی کرنے والا دنیا اور آخرت میں ذلت کا شکار ہو کر لوگوں کے لئے نمونۂ عبرت بن جاتا ہے، بے ادبی انسان کو تباہی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔

کفارِ عرب کے سرداروں میں سے ایک نے صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کی دعوتِ اسلام کے جواب میں اللہ پاک کی شان میں گستاخی کی تو اس پر بجلی گری اور وہ شخص ہلاک ہوگیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمۂ کنزُالایمان: اور کڑک بھیجتا ہے تو اسے ڈالتا ہے جس پر چاہے اور وہ اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں اور اس کی پکڑ سخت ہے۔(10)

معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کوئی ایسا لفظ نہیں نکالنا چاہئے جو شانِ اُلوہیت میں بے ادبی قرار پائے۔(11)

بارگاہِ رسالت میں بے ادبی کی نحوست سے ابولہب کا بیٹا عُتَیبہ شیر کا لقمہ بنا۔(12) پانچ دشمنانِ رسول عاص بن وائل، اَسْوَد بن مطلب، اسود بن عبد یغوث، حارث بن قیس اور ولید بن مغیرہ بھی بارگاہِ نبوت میں گستاخیوں اور بے ادبیوں کے سبب ہلاکت کا شکار ہوئے۔(13)

بہارِ شریعت میں ہے کہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی ادنیٰ سی گستاخی بھی کُفر ہے۔(14) ثابت ہوا کہ بے ادبی وہ منحوس شے ہے جو انسان سے اس کا قیمتی سرمایہ ایمان تک چھین لیتی ہے۔

علم کی بے ادبی کرنے والا علم کی برکتوں سے محروم رہتا ہے۔ اپنے استاد کی بے ادبی کرنے والا علم حاصل کرلینے کے باوجود دوسروں تک پہنچانے میں ناکام رہتا ہے۔(15) بزرگانِ دین کی بے ادبی کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا جیسا کہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ابنِ سقا ایک بزرگ کی زیارت کرنے کے لئے گیا، غوث پاک نے تو ادب کی وجہ سے اعلیٰ مقام حاصل کیا مگر ابنِ سقا بے ادبی کی نحوست سے مرتد ہوگیا۔(16)

سادات کرام کی بے ادبی کرنے والا خود کو ان کے نانا جان رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کا مستحق بنالیتا ہے، ماں باپ کی بے ادبی کرنے والا دنیا و آخرت میں اس کی سزا پاتا ہے، تبرکات کی بے ادبی

بھی بڑی خطرناک ہے، قومِ عمالقہ کی پانچ بستیاں تابوتِ سکینہ کی بے ادبی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔[17] پیر کی بے ادبی کرنے والا مرید کبھی بھی نگاہِ مرشد پانے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

خلاصۂ کلام یہ کہ ادب انسان کو ترقی کی منازل طے کرواتا ہے جبکہ بے ادبی انسان کو عروج سے زوال تک لے آتی ہے تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہر اس قول و فعل سے بچیں جس سے بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو اس کے لئے ہمیں باادبوں کی صحبت اختیار کرنی ہوگی جبکہ بے ادبوں کے سائے سے بھی دور بھاگنا ہوگا۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کیا خوب دعا کرتے ہیں:

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو[18]

---

(1) پ29، الحاقۃ:6، 7 (2) پ8، الاعراف:70 (3) پ19، الشعراء:123 (4) پ19، الشعراء:128 (5) پ19، الشعراء:129 (6) پ19، الشعراء:130 (7) پ26، حٰمٓ السجدۃ:15 (8) پ18، المؤمنون:33، 34 (9) پ19، الشعراء:136، 138 (10) پ13، الرعد:13 (11) عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص326، 327 ماخوذاً (12) سیرتِ مصطفیٰ، ص696 ماخوذاً (13) عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص328 ماخوذاً (14) بہارِ شریعت، 1/47 ماخوذاً (15) راہِ علم، ص32 ماخوذاً (16) بہجۃ الاسرار، ص19 ماخوذاً (17) صراط الجنان، 1/373 ماخوذاً (18) وسائلِ بخشش (مرمم)، ص315۔

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 71 مضامین کے مؤلفین

مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی:** احمد رضا (رابعہ)، عبد اللہ ہاشم عطّاری مدنی، حسان رضا عطّاری (خامسہ)۔ **مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ حیدرآباد:** ایاز احمد عطّاری (دورۂ حدیث)، حافظ محمد ذوہیب (سابعہ)۔ **مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور:** عبد اللہ فراز عطّاری (ثالثہ)، فیضان عطّاری مدنی (نگران کابینہ)۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی:** حافظ محمد اسماعیل عطّاری (ثالثہ)، محمد دانش (ثانیہ)، ابوبکر (ثالثہ)، حافظ افنان عطّاری (ثالثہ)۔ **متفرق جامعات المدینہ:** طلحہ خان عطّاری (ثانیہ، فیضانِ خلفائے راشدین، راولپنڈی)، محمد کاشف عطّاری (ثالثہ، ڈنگہ گجرات)، آصف بلال عطّاری (دورۂ حدیث، فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ)، عبدُ المجید مہر مدنی (مدرس، حضرو اٹک)، فیضان چشتی عطّاری (سادسہ، پاکپتن شریف)، عبدالمصور عطّاری (خامسہ، واڑہ گجراں لاہور)، حسنین عطّاری (ثالثہ، فیضانِ قطبِ مدینہ، کراچی)، وقار یونس (ثالثہ، فیضانِ عبد اللہ شاہ غازی، کراچی)۔ **متفرق اسلامی بھائی:** محمد کامران عطّاری مدنی، فاروق احمد۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: **جامعاتُ المدینہ للبنات کراچی:** **فیضانِ عالم شاہ بخاری:** بنتِ عدنان (ثالثہ)، بنتِ فاروق (ثالثہ)، بنتِ شہزاد احمد عطّاریہ (ثالثہ)، بنتِ محمد سعید (معلمہ)۔ **عشقِ عطّار:** بنتِ عبد الواحد (دورۂ حدیث)، بنتِ سید ذوالفقار علی شاہ (فیضان شریعت کورس)۔ **فیضِ مکّہ:** بنتِ وسیم احمد، بنتِ مبارک علی۔ **جامعاتُ المدینہ للبنات راولپنڈی:** **خوشبوئے عطّار واہ کینٹ:** بنتِ شاہنواز (رابعہ)، بنتِ کریم مدنیہ۔ **فیضانِ فاطمۃُ الزہراء:** بنتِ محمد ابرار، بنتِ وسیم (اولیٰ)۔ **متفرق جامعاتُ المدینہ کراچی:** بنتِ رضوان (قطبِ مدینہ، ملیر)، بنتِ غلام مصطفیٰ (دورۂ حدیث فیضانِ امطارِ مدینہ)، بنتِ محمد یعقوب (فیضِ عطّار)، بنتِ منصور (ثانیہ، فیضانِ بخاری)، بنتِ ناظم الحق (ثانیہ، فیضِ مدینہ)۔ **لاہور:** بنتِ علی محمد، (بھٹہ گاؤں) بنتِ رمضان عطّاریہ (مغل پورہ) بنتِ صدیق (آرائیاں) بنتِ صدیق (مکہ کالونی) بنتِ شفیق عطّاریہ (تاجپورہ)۔ **فیصل آباد:** بنتِ محمد امجد (ثالثہ)، بنتِ محمد انور عطّاری۔ **متفرق شہر:** اُمِّ حنظلہ عطّاریہ (فیضان شریعت کورس، فیضانِ اُمِّ عطّار، راولپنڈی)، بنتِ اشرف عطّاریہ (اولیٰ، نقشبندیہ جلالیہ کنزُالایمان سمندری)، بنتِ ثاقب (سیالکوٹ)، بنتِ انور علی (فیضانِ مشتاق، خیرپور سندھ)، بنتِ رشید احمد (ثانیہ، حاصلپور) بنتِ تنویر احمد (رابعہ، فیضِ رضا، ڈسکہ) بنتِ مدثر (اولیٰ فیضانِ عطّار، ڈھوک کالا خان راولپنڈی) بنتِ نذیر عطّاریہ (ثالثہ، میانوالی)، بنتِ اسلم (مدرسۃ المدینہ فیضانِ عطّار کاموکی)، بنتِ منور حسین (شادیوال روڈ گجرات)، بنتِ عمران (کراچی)، بنتِ رمضان (فیضان آن لائن اکیڈمی، کراچی)، بنتِ عبد الکریم (کندیاں، میانوالی)۔ **اوورسیز:** **بریڈ فورڈ یوکے:** بنتِ لعل حیدر خان (رابعہ)، بنتِ محمد رفیق۔ **ایران:** بنتِ غلام سرور (فیضان شریعت کورس، ملک سطح ذمہ دار، ایران)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 جون 2021ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ ہوجائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مولانا محمد خلیل الرحمٰن خلیل نقشبندی (امام وخطیب جامع مسجد نقش لاثانی، گوجرانوالہ): اَلحمدُ لِلّٰہ یہ بات سوچ کر سر فخر سے بلند ہوجاتا ہے کہ ہم اس دور میں رہ رہے ہیں جو دعوتِ اسلامی کا دور ہے، زندگی کے مختلف شعبوں میں سرانجام دی جانے والی خدمات کی طرح تحریر کے میدان میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پُر اثر اضافہ ہے، ورق کی خوبصورتی، لفظوں کی جاذبیت اور موضوعات کی انفرادیت سمیت تمام چیزیں لائقِ تحسین ہیں۔

2 مولانا ابوانس شاہد رضا مَدَنی (پرنسپل جامعۃ النور اسلامک سینٹر، گوجرانوالہ): اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی کئی بار سعادت نصیب ہوئی ہے، ہر بار نئی لذت حاصل کی، بالخصوص محبتِ الٰہی، عشقِ رسول، محبتِ صحابۂ کرام، اولیاء اللہ کی محبت اور فقہی مسائل کی معلومات اس میں موجود ہیں، ہر ایک اس کو ضرور خریدے اور پڑھے، اللہ پاک عمل کی توفیق عطا کرے، اٰمین۔

3 مولانا عامر اصغر مَدَنی (مدرس جامعۃ المدینہ چھانگا مانگا، قصور): اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی جس طرح اس پُر فتن دور میں دینِ اسلام کا کام کر رہی ہے اس کی مثال نہیں ملتی، اسی کی ایک کڑی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے، ایک ہی وقت میں کئی زبانوں میں اس کی اشاعت اور ہر عمر کے اعتبار سے اس میں موضوعات یہ بھی دعوتِ اسلامی کا حصہ ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ ہر مہینے کا ماہنامہ پڑھتا ہوں اور مجھ سمیت کئی طلبہ واساتذہ نے اس کی بکنگ کروائی ہے۔ مجھے مارچ 2021ء کے ماہنامہ میں مضمون "بڑھاپے کی پریشانیاں" بہت اچھا لگا اور اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

متفرق تاثرات

4 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مسلسل مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ ماہنامہ کئی کتابوں کا نچوڑ ہے، اس میں بہت پیارے پیارے مضمون ہیں، خصوصاً "شانِ حبیب بزبانِ حبیب"۔ اللہ پاک مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقیاں عطا فرمائے، اٰمین۔ (توصیف احمد عطاری، کراچی) 5 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ ملتا ہے، پڑھ کر ایمان تازہ ہوجاتا ہے، خاص کر میرے بچے بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ (خالد محمود، فیصل آباد) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی بکنگ کروائے ہوئے دو ماہ ہوئے ہیں، ماشآءَ اللہ اسے علمِ دین کے حصول کا بہترین ذریعہ پایا اور بہت دُکھ ہوا کہ پہلے اس علمِ دین کے خزانے سے فیض حاصل کرنے کی سعادت کیوں نہ ملی؟ (شیخ ابراہیم، کراچی) 7 ماشآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم کا انمول خزانہ ہے جس سے علم کے بیش بہا موتی ہم چن سکتے ہیں، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی کی منزلیں طے کرنا نصیب فرمائے۔ اٰمین (بنتِ اسلام الدین، یارو گوٹھ، کراچی) 8 ہر ماہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دینی معلومات کا بیش بہا ذخیرہ لے کر آتا ہے، بہت کار آمد مواد پڑھنے کو ملتا ہے، میں اور میری فیملی بہت شوق سے پڑھتے ہیں، اللہ کریم اور برکتیں عطا فرمائے، اٰمین۔ (اُمِّ مسعود الحسن، سیالکوٹ) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین کا خزانہ ہے، یہ اتنا دلچسپ میگزین ہے کہ دیکھتے ہی دل کرتا ہے کہ یہ بھی پڑھ لیں، یہ بھی پڑھ لیں، خصوصاً "بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت مزیدار اور دلچسپ ہوتا ہے۔ (بنتِ عبدالرشید، راولپنڈی)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی*

حیدر آباد کے قریب ایک گاؤں میں 9 افراد کا قبولِ اسلام

مبلغِ دعوتِ اسلامی نے کلمہ پڑھا کر دائرۂ اسلام میں داخل کیا

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو دینِ اسلام کے احکامات سے روشناس کرانے اور ان کی اصلاح کے لئے اقدامات اٹھانے کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں میں بھی دینِ اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ اب تک کثیر غیر مسلم مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوششوں کی بدولت دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر سنّتوں کی بہاریں لوٹ رہے ہیں۔ ایسا ہی ایمان افروز واقعہ صوبہ سندھ کے شہر حیدر آباد سے تقریباً 22 کلو میٹر دور ایک گاؤں میں پیش آیا جہاں ایک غیر مسلم خاندان نے دینِ اسلام کی روشن تعلیمات سے متاثر ہو کر مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں چار خواتین اور پانچ مرد شامل ہیں۔

کراچی کے مختلف علاقوں میں زکوٰۃ تربیتی اجتماع کا انعقاد

دار الافتاء اہلِ سنّت کے مفتیانِ کرام نے مسائلِ زکوٰۃ بیان کئے

تفصیلات کے مطابق دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے زیرِ اہتمام مارچ اور اپریل کے مہینے میں کراچی کے مختلف علاقوں میں زکوٰۃ تربیتی اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں تاجر حضرات اور فیکٹری مالکان سمیت بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ سب سے پہلا زکوٰۃ تربیتی اجتماع یکم مارچ کو جناح کلچرل آڈیٹوریم نیو کراچی E-5 میں ہوا جس میں ماہرِ امورِ تجارت مفتی علی اصغر عطّاری مدنی مَدَّظِلُّہُ العالی نے خصوصی بیان فرمایا۔ 14 مارچ کو بحریہ ٹاؤن کراچی میں مولانا کفیل عطّاری مدنی، 17 مارچ کو فرحین لان سرجانی ٹاؤن میں مولانا جمیل عطّاری مدنی اور گولڈ لائن سفاری گارڈن میں مولانا حسّان عطّاری مدنی، 19 مارچ کو پرل بینکوئٹ نزد دھوراجی کالونی میں مولانا شفیق عطّاری مدنی، فیضانِ اسلام مسجد ڈیفنس میں مولانا حسان عطّاری مدنی، مدرسۃُ المدینہ الصفہ بلدیہ ٹاؤن میں مولانا کفیل عطّاری مدنی، حنفیہ مسجد محمود آباد میں مولانا سجاد عطّاری مدنی، 24 مارچ کو مصطفٰی بینکوئٹ اورنگی ٹاؤن میں مولانا جمیل عطّاری مدنی جبکہ 02 اپریل کو کیماڑی میں مولانا عبد الماجد عطّاری مدنی اور کراچی یونیورسٹی کے ڈپارٹمنٹ آف کیمسٹری آڈیٹوریم میں مولانا شفیق عطّاری مدنی نے بیان کیا۔ مفتیانِ کرام نے بیان کرتے ہوئے زکوٰۃ کی شرائط اور اس کی تفصیلات، وہ کون کون سے مال ہیں جن پر زکوٰۃ نکالی جائے گی؟ مستحقِ زکوٰۃ کون کون ہیں؟ نصاب اور حاجتِ اصلیہ کسے کہتے ہیں؟ زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے؟ کون کون سے رشتے داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟ جیسے اہم مسائل بیان کرتے ہوئے زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذہن دیا۔ ان "زکوٰۃ تربیتی اجتماعات" میں شرکا نے سوالات بھی کئے جن کے مفتیانِ کرام نے جوابات عطا فرمائے۔

"گرین پاکستان مہم" کے تحت سرگودھا میں تقریباً ایک ہزار پودے لگا دیئے گئے

رکنِ شوریٰ حاجی رفیع عطّاری اور دیگر شخصیات نے حصہ لیا

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ "فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن (FGRF)" کے تحت پاکستان بھر میں "گرین پاکستان" مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں پنجاب کے شہر سرگودھا میں شجر کاری مہم کا سلسلہ ہوا جس میں تقریباً 1000 پودے لگائے گئے۔ اس مہم میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد رفیع عطّاری، سید محمود بخش گیلانی (چیئر مین D.H.A سرگودھا)، میاں فرخ عباس مخدوم (ڈپٹی ڈائریکٹر P.H.A سرگودھا) اور دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ دعوتِ اسلامی اس مہم کے ذریعے پورے پاکستان کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے پُرعزم ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

مدنی چینل کے اسٹاف کے درمیان تربیتی سیشن کا انعقاد

تربیتی سیشن میں نگرانِ شوریٰ کا خصوصی بیان

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں 18 مارچ 2021ء کو ایک ٹریننگ سیشن کا سلسلہ ہوا جس میں مدنی چینل کے مختلف ڈپارٹمنٹس کے اسٹاف نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں ہم اپنی زندگی کو اچھی طرح گزارنے کے لئے کوششیں کرتے رہتے ہیں وہاں آخرت کے بارے میں بھی ہمیں فکر کرنی چاہئے کیونکہ آخرت کی زندگی ابدی ہے۔ نگرانِ شوریٰ نے شُرکا کو نمازوں کی پابندی کرنے اور اس کی درستی کے لئے شعبہ مدنی کورسز کے تحت "فیضانِ نماز کورس" کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ و نگران کراچی ریجن حاجی محمد امین عطاری بھی موجود تھے۔

سابق صوبائی وزیر نثار کھوڑو کا عالمی مدنی مرکز کا وزٹ

مولانا عمران عطاری سے ملاقات کی اور مختلف شعبہ جات کا وزٹ کیا

سابق صوبائی وزیر نثار کھوڑو نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے شخصیات اور دیگر ذمہ داران نے انہیں فیضانِ مدینہ میں قائم اسلامک ریسرچ سینٹر (المدینۃ العلمیہ)، ٹرانسلیشن ڈپارٹمنٹ اور مدنی چینل کے مختلف ڈپارٹمنٹس کا دورہ کروایا اور ان شعبہ جات کے بارے میں بریفنگ دی۔ نثار کھوڑو نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری سے بھی ملاقات کی۔ نگرانِ شوریٰ نے انہیں دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے شعبہ جات کے متعلق بریفنگ دی جس کو سُن کر نثار کھوڑو نے دعوتِ اسلامی کی دینی و فلاحی خدمات کو سراہا۔

جواب دیجئے!

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2021ء" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) غلام ربانی (کوٹلی کشمیر) (2) بنتِ اعجاز عطاریہ (گجرات) (3) بنتِ محمد علی (بورے والا)۔ انہیں مَدَنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) ۱۰ دینار (2) یوم الفرقان۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** ● بنتِ محمد فرقان (کراچی) ● بنتِ افتخار حسین (کراچی) ● توصیف احمد (کراچی) ● بنتِ غلام دستگیر (خان پور) ● بنتِ شیر محمد عطاریہ (اٹک) ● بنتِ امجد (گجرات) ● سکندر احمد عطاری (بہاولنگر) ● محمد آصف شاہین (ڈیرہ غازی خان) ● محمد اقبال عطاری (چیچہ وطنی) ● رحیم بخش عطاری (ٹھٹہ سندھ) ● بنتِ الطاف حسین (کوئٹہ) ● بنتِ امان (لاہور)۔

جملے تلاش کیجئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2021ء" کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ عبد السلام (کراچی) (2) بنتِ بشیر (کوٹ مؤمن) (3) بنتِ ہارون (اوکاڑہ)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) اچھے اچھے کام، ص 51 (2) کچرا، ص 57 (3) مجھے دودھ پسند نہیں، ص 52 (4) بچوں کے عمومی جملے اور ان کا نفسیاتی اثر، ص 60 (5) یمنی بچّی، ص 55۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** * بنتِ تعظیم اختر (نارووال) * بنتِ عبد اللہ (کراچی) * محمد حسان (کراچی) * بنتِ محمد شاہد (حیدر آباد) * بنتِ مشتاق (فیصل آباد) * محمد انوش عطاری (گوجرانوالہ) * بنتِ اشفاق (منگوال) * بنتِ عرفان الحق (نواب شاہ) * شاہ زیب اقبال (سرگودھا) * محمد رضا (قصور) * محمد حاشر حبیب (جڑانوالہ) * عبد اللہ (ملتان)۔

نماز کی حاضری

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2021ء" کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد زاہد (میلسی) (2) بنتِ محمد رفیق (کراچی) (3) بنتِ محمد عدنان عطاری (کراچی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں ہونے والے دینی کاموں سے ہر دَم اپ ڈیٹ رہنے کے لئے وزٹ کیجئے news.dawateislami.net یا یہ کیو آر کوڈ اسکین کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کے شب و روز

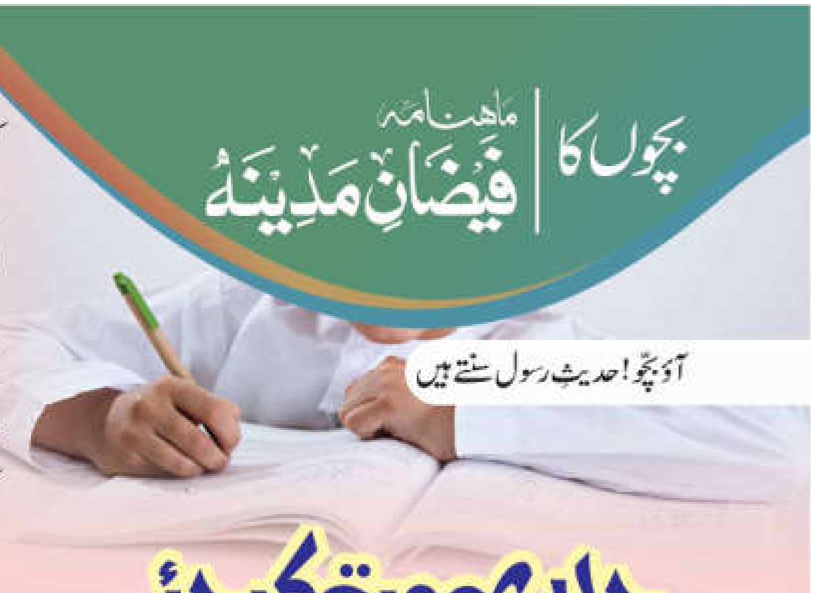

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

جلدی مت کیجئے

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ" یعنی جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی، 3/407، حدیث: 2019)

عربی زبان میں جلد بازی کو "اُمُّ النَّدَامَة" یعنی ندامت (شرمندگی) کی ماں (Mother of regret) بھی کہا جاتا ہے۔

پیارے بچّو! صبح سے شام تک ہم بہت سارے کام کرتے ہیں جیسے ناشتہ، اسکول کی تیاری، ہوم ورک، دُکان سے چیز خریدنا وغیرہ، کئی کاموں میں ہم جلد بازی بھی کرتے ہیں، اس طرح کام تو ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات کچھ کمی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے بعد میں افسوس ہوتا ہے۔

جیسے کسی بچے نے اگر امتحان میں سوالات جلدی جلدی حل کئے تاکہ وہ سب سے پہلے امتحانی کمرے سے باہر آجائے (جیساکہ کئی بچوں کی یہ عادت ہوتی ہے) تو ہو سکتا ہے جلدی میں کوئی سوال چھوٹ گیا ہو یا جواب ادھورا رہ گیا ہو جو بعد میں یاد آیا ہو، لیکن۔۔۔

اب پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

"یعنی اب افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں"

اچھے بچّو! یاد رکھیں کہ جلد بازی اچھی عادت نہیں ہے۔ ہمیں اپنے کاموں، مثلاً ہوم ورک کرنے، اسکول یا مدرسے جانے کے لئے تیار ہونے، کھانے پینے، نماز پڑھنے، تلاوتِ قراٰن کرنے، امتحان دینے وغیرہ وغیرہ کاموں میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ ہاں البتہ کچھ کاموں میں جلدی بھی کرنی چاہئے مثلاً والدین یا استاد صاحب بلائیں تو فوراً جانا چاہئے، نماز کا وقت ہوجائے تو جلدی سے نماز کی تیاری کرنی چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں جلد بازی اور اس کے نقصانات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

گاڑیوں پر مت لٹکئے

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

اچھے بچّو! امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

> آج کل بچّے بلکہ بعض بڑے بھی رکشوں، سوزوکیوں اور بسوں پر لٹک جاتے ہیں۔ ان میں بعض وہ ہوتے ہیں جو ان پر باقاعدہ سفر کر رہے ہوتے ہیں اور بعض مُفْت میں لٹکے ہوتے ہیں، اس میں بغیر اجازت سفر کرنے کے علاوہ اس طرح لٹک کر سفر کرنا خود ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور اس طرح خود کو خطرے میں ڈالنا منع ہے۔ نیز پاؤں رکھنے کی جگہ پر کھڑے ہو کر سفر کرنا بھی منع ہے کیونکہ بس یا ٹرین وغیرہ پر اس طرح کھڑے ہوں گے اور خدانخواستہ پاؤں پھسل گیا یا کسی کھمبے سے ٹکرا گئے یا سر کسی چیز سے ٹکرا گیا تو شاید بچنے کی کوئی اُمید نہ رہے لہٰذا ایسا انداز ہرگز اختیار نہ کیا جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط 101)، سنسنی خیز مناظر دیکھ کر کیا تصور کرنا چاہئے؟، ص20 ملخصاً)

پیارے بچّو! ہمیں اپنے پیارے امیرِ اہلِ سنّت کی بات پر عمل کرنا چاہئے اور کبھی بھی رکشہ، سوزوکی اور بس وغیرہ پر لٹکنا نہیں چاہئے، صرف خود ہی نہیں بلکہ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور دوستوں کو بھی ایسے کاموں سے منع کرنا چاہئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کاپی گئی کہاں؟

مولانا ابو عبید عطاری مدنی*

ننھے میاں اسکول سے واپس آئے اور سلام کرکے تیزی سے اپنے کمرے میں چلے گئے تھوڑی دیر بعد باہر نکلے تو چیخنے لگے: امّی! امّی! میری کاپی کہاں ہے؟ میں نے کل رات ٹیبل پر رکھی تھی، اب وہاں نہیں ہے، کس نے لی ہے؟ شور کی آواز سُن کر امی قریب آئیں تو ننھے میاں بولے: امّی آپ کو پتا ہے! آج میں اپنی Math کی کاپی گھر پر بھول گیا تھا، کاپی نہ ہونے کی وجہ سے ٹیچر نے مجھے کھڑا کردیا، اتنے میں دادی بھی آگئیں اور ننھے میاں کی بات سُن کر کہنے لگیں: میرے چاند! آپ کی کاپی جائے گی کہاں؟ کمرے میں ہوگی، آؤ میرے ساتھ، دادی اور امّی نے کمرے کو اچھی طرح دیکھ لیا مگر کاپی نہیں ملی، امّی نے کہا: ننھے میاں! کہیں ایسا تو نہیں کہ کلاس میں کسی نے شرارت کرتے ہوئے آپ کی کاپی چھپالی ہو؟ ننھے میاں اس بات کا جواب دینے والے تھے کہ دادی کہنے لگیں: یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ آپ نے کاپی کسی دوست کو دی ہو اور بھول گئے ہوں؟ نہیں دادی! ایسا کچھ بھی نہیں ہوا، مجھے اچھی طرح یاد ہے میں نے کسی کو نہیں دی اور کسی دوست نے چھپائی بھی نہیں ہے کیونکہ کل ہوم ورک زیادہ تھا اور سب سے آخر میں میتھ کا کام کیا تھا، پھر میتھ کی کاپی اور بُک ٹیبل پر رکھ دی تھی اور صبح جاتے ہوئے اپنا بیگ اٹھایا اور جلدی سے ابّو کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا، جیسے ہی کلاس میں پہنچا تو میتھ کی کاپی اور بُک کا خیال آیا، بیگ کھول کر دیکھا تو بیگ میں میتھ کی کاپی اور بُک نہیں تھی۔ اب گھر آکر دیکھا تو میتھ کی بُک تو ٹیبل پر رکھی ہوئی ہے مگر کاپی نہیں ہے، آخر کاپی گئی کہاں؟ امی اور دادی نے ایک مرتبہ پھر پورے کمرے کی تلاشی لی مگر ننھے میاں کی کاپی نہیں ملی۔ ننھے میاں رونے لگے: دادی نے تسلی دیتے ہوئے کہا: ارے اس میں رونے کی کیا بات ہے! اللہ نے چاہا تو کاپی مل جائے گی۔ امّی نے کہا: ہوسکتا ہے صفائی کرنے والی نوکرانی نے آپ کی کاپی اِدھر اُدھر رکھ دی ہو، کل وہ آئے گی تو اس سے پوچھ لوں گی۔ ننھے میاں نے روتے ہوئے جواب دیا: پرسوں میرا ٹیسٹ ہے اور کاپی میں سارے سوالات حَل (Solved) تھے، کاپی نہ ملی تو ٹیسٹ کی تیاری کیسے کروں گا؟ اگر فیل ہوگیا تو مجھے سزا ملے گی اور میری اِنسلٹ بھی بہت ہوگی، دادی نے ننھے میاں کو پیار سے گلے لگایا اور کہنے لگیں: فکر مت کرو! میں ایک وظیفہ بتاتی ہوں اسے بار بار پڑھتے رہو اللہ پاک نے چاہا تو آپ کی کاپی جلد مل جائے گی، ننھے میاں فوراً بولے: دادی جلدی بتائیے! وہ وظیفہ کیا ہے؟ دادی: ہمارے پیر و مرشد امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے: کوئی چیز گُم جائے تو "یَا جَامِعُ" بہت زیادہ پڑھو اِنْ شَآءَ اللہ وہ چیز مل جائے گی۔ اب کیا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

تھا! ننھے میاں نے "یَاجَامِعُ" بار بار پڑھنا شروع کر دیا، ننھے میاں دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد پھر اسی وظیفے کو پڑھنے لگے اور پڑھتے پڑھتے سوگئے، شام کو آنکھ کھلی تو فوراً دادی کے پاس پہنچے، دیکھا کہ ابو آفس سے آچکے ہیں اور وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ننھے میاں بولے: دادی! کیا میری کاپی مل گئی؟ دادی نے کہا: ہاں بیٹا مل گئی ہے۔ کہاں ہے؟ ننھے میاں نے حیرت سے پوچھا، دادی کہنے لگیں: یہ اپنے ابّو سے پوچھو! ننھے میاں نے ابو سے پوچھا تو وہ کہنے لگے: کاپی تو آپ کی ٹیبل پر رکھی ہے، ننھے میاں نے کمرے میں جاکر دیکھا تو میتھ کی کاپی ٹیبل پر رکھی تھی، کاپی لے کر واپس آئے اور خوش ہو کر دادی سے کہنے لگے: میں نے وظیفہ پڑھا تھا نا! اور مجھے میری کاپی مل گئی، لیکن! یہ ٹیبل پر خود کیسے آگئی ہے، دوپہر کو تو وہاں نہیں تھی؟ دادی کہنے لگیں: یہ بھی اپنے ابّو سے پوچھو! ننھے میاں نے حیرت سے ابو کی طرف دیکھا تو ابو کہنے لگے: بات اصل میں یہ ہے کہ صبح کار میں بیٹھنے سے پہلے آپ نے اپنا بیگ اور تھرماس مجھے پکڑوایا تھا، میں نے اپنا آفس بیگ، آپ کا اسکول بیگ اور تھرماس کار کی بیک سیٹ پر رکھ دیا اس وقت میری نظر بیگ کی سائڈ جیب پر پڑی تو آدھی کاپی سائڈ جیب میں اور آدھی کاپی جیب سے باہر نظر آرہی تھی، جب آفس پہنچا اور اپنا بیگ بیک سیٹ سے اٹھایا تو وہاں آپ کی کاپی پڑی ہوئی تھی، میں سمجھ گیا کہ آپ کی کاپی سائڈ جیب سے باہر گرگئی اور آپ اسے اٹھائے بغیر چلے گئے۔ اب گھر پہنچا تو معلوم ہوا کہ ننھے میاں پہلے تو روتے رہے پھر دعائیں کرتے کرتے سوگئے، ننھے میاں کو کچھ کچھ یاد آنے لگا: ہاں مجھے یاد آرہا ہے کہ رات کو نیند آرہی تھی اس لئے بک تو ٹیبل پر رکھ دی تھی اور کاپی سائڈ جیب میں ڈالی تھی۔ دادی نے فوراً کہا: ننھے میاں اب آپ دیکھ لیں! امی آپ کو بار بار اسی لئے سمجھاتی ہیں کہ ہر چیز اس کی جگہ پر رکھیں، کھیل ختم کرکے کھلونے ان کی جگہ پر رکھیں، ہوم ورک مکمل کرکے کتابیں اور کاپیاں فوراً بیگ میں رکھیں، بیگ کو بھی اس کی جگہ پر رکھیں، اپنے جوتے موزے اِدھر اُدھر نہ پھینکیں، اور آپ ہیں کہ ایک کان سے سُن کر دوسرے سے نکال دیتے ہیں، اب نقصان اٹھالیا نا، کیا اب آئندہ بھی ایسا کریں گے؟ اور کیا آپ نے کاپی مل جانے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا؟ ننھے میاں یہ کہتے ہوئے دادی کے گلے لگ گئے: اللہ کا شکر ہے کہ میری کاپی مل گئی ہے، دادی! میں اب آپ سے پکا وعدہ کرتا ہوں کہ چیزوں کو استعمال کرنے کے بعد واپس ان کی جگہ پر رکھا کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! قراٰن شریف میں 114 سورتیں ہیں جن میں سے 86 مکی اور 28 مدنی سورتیں ہیں۔ جو سورت ہجرت سے پہلے نازل ہوئی اسے "مکی سورت" کہتے ہیں اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی اسے "مدنی سورت" کہتے ہیں۔ قراٰن شریف کی سب سے بڑی سورت کا نام "بَقَرَہ" جبکہ سب سے چھوٹی سورت کا نام "کَوْثَر" ہے۔ قراٰن شریف کی کچھ سورتوں کے نام یہ ہیں: 1 مُلْک 2 مُزَّمِّل 3 فَاتِحَہ 4 یٰسٓ 5 اِخْلَاص 6 مُحَمَّد 7 جِنّ 8 مُدَّثِّر 9 تَوْبَہ 10 رَحْمٰن 11 وَاقِعَہ 12 جُمُعَہ۔

ب	ہ	ی	ئ	ت	ت	ر	ع	و
ق	ا	ف	ا	ت	ح	ہ	ل	ہ
ر	س	ص	ک	و	ث	ر	ک	ح
ت	ب	د	ف	ب	م	ب	ج	غ
ز	ج	م	ع	ہ	ح	ن	م	ف
ذ	م	ز	م	ز	م	ل	خ	د
ش	ی	س	ج	ن	د	ط	ظ	س

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر 6 نام تلاش کرنے ہیں جیسے: ٹیبل میں لفظ "کوثر" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

وہ 6 نام جو آپ نے تلاش کرنے ہیں: 1 فَاتِحَہ 2 مُزَّمِّل 3 یٰسٓ 4 جُمُعَہ 5 مُحَمَّد 6 تَوْبَہ۔

ایک واقعہ ایک معجزہ

سُتون (Pillar) رونے لگا

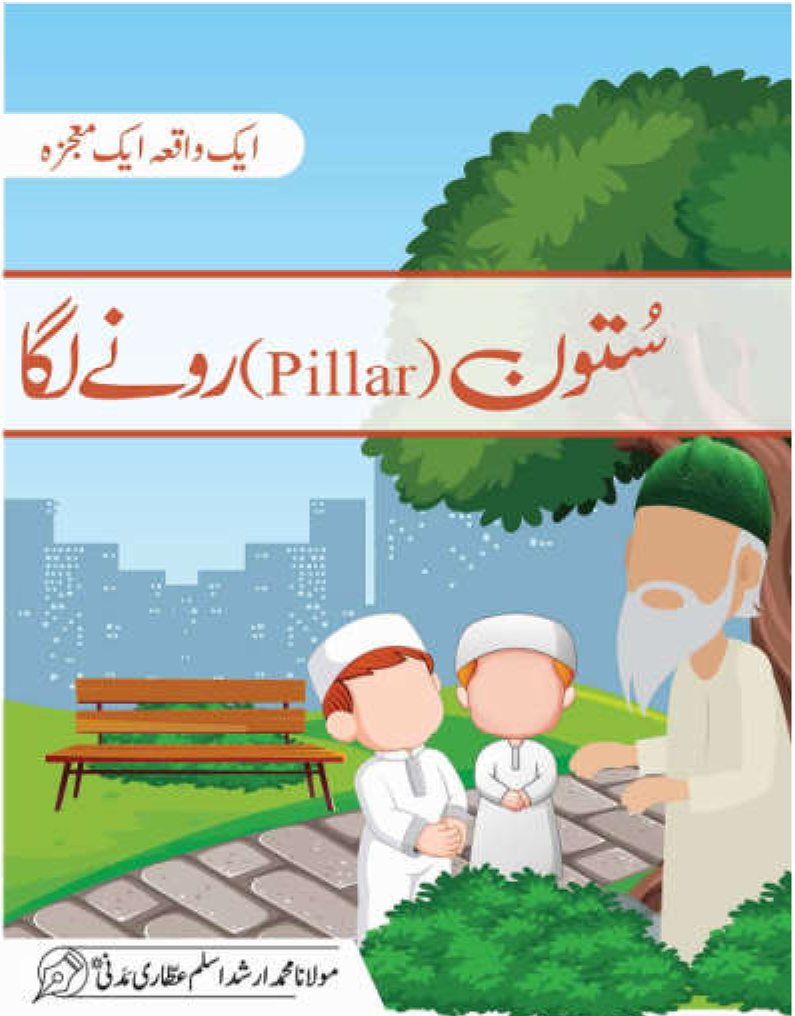

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*

آج صُہیب اور خُبیب دادا جان کے ساتھ پارک آئے ہوئے تھے، چلتے چلتے دادا جان ایک جگہ پر رکے تو خبیب نے پوچھا: دادا جان ایک بات تو بتایئے! کیا پھول، پودے اور درخت لگانے کا کوئی فائدہ ہوتا ہے؟ داداجان نے کہا: ان کے فائدے تو اتنے ہیں کہ کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا اور ہمارے لئے تو اس میں ڈبل فائدہ ہے۔ خبیب نے فوراً پوچھا: کیسا ڈبل فائدہ؟ داداجان نے کہا: اس کام میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بات ماننا ہے۔ اگر ہم یہ سوچ کر پودے لگائیں گے تو اِن شآءَ اللہ ثواب ملے گا کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا اِنسان یا جانور کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدَقہ مانا جائے گا۔ (بخاری،2/85،حدیث:2320)

صہیب نے کہا: داداجان! درخت لگانے کے کچھ اور فائدے بتایئے۔ داداجان نے کہا: بچّو! یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ ہَوا زندگی کے لئے بہت ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا: (1) درخت اور پودے گندی ہوا لے کر صاف ستھری اور تازہ ہوا دیتے ہیں (2) زیادہ درخت اور پودوں سے مَوسم ٹھنڈا اور خوشگوار رہتا ہے (3) یہ گرمی سے بچاتے ہیں۔

داداجان نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: اچھا یہ بتایئے کہ کاغذ کس سے بنتا ہے؟ دونوں بھائی ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے، صہیب نے کہا: ہمیں کیا معلوم، داداجان آپ ہی بتایئے۔ داداجان نے مسکراتے ہوئے کہا: کاغذ بھی درختوں سے ہی بنتے ہیں۔ صہیب نے کہا: داداجان! واقعی! ان کے بہت سارے فائدے ہیں۔

صہیب نے کہا: داداجان! ایک دن آپ نے کہا تھا کہ میں درخت والا واقعہ سناؤں گا۔ داداجان نے تھوڑا سا سوچ کر کہا: ہاں بھئی! کہا تو تھا۔ جیسے ہی داداجان کو یاد آیا صہیب نے جلدی سے کہا: بس تو پھر ابھی ابھی واقعہ سنایئے۔ داداجان نے کہا: اچھا اچھا! پہلے کہیں بیٹھ جاتے ہیں پھر واقعہ بھی سنادیں گے۔

داداجان نے بچّوں سے پوچھا: منبر کسے کہتے ہیں؟ دونوں نے انکار کرتے ہوئے کہا: ہم نے تو پہلی مرتبہ یہ نام سنا ہے۔ داداجان نے کہا: جمعے کی نماز سے پہلے امام صاحب جس پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے ہیں اس کو منبر کہتے ہیں۔ دونوں بھائیوں نے کہا: اسے تو ہم روز دیکھتے ہیں کیونکہ ہمارا مدرسہ مسجد میں ہی تو ہے۔

اچّھا چلو! اب واقعہ سنو:

شروع شروع میں جب مسجدِ نبوی بنائی گئی تو اس میں سُتُون (یعنی پلرز) کھجور کے تَنوں کے بنائے گئے تھے۔ اس وقت مسجدِ نبوی میں منبر بھی نہیں تھا۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہی سُتونوں میں سے ایک سُتون کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد وہاں ایک منبر رکھ دیا گیا۔ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد میں تشریف لائے اس بار اس سُتون سے ٹیک نہ لگائی بلکہ منبر پر بیٹھ گئے۔ اچانک کسی کی بچے جیسی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

رونے کی آواز آنے لگی، مسجد میں موجود لوگوں نے بھی رونے کی آواز سُنی۔

داداجان نے دونوں بچّوں کی طرف دیکھا اور پوچھا: تمہیں پتا ہے وہ رونے کی آواز کہاں سے آرہی تھی؟ دونوں نے گردن ہلاتے ہوئے انکار کیا۔ داداجان نے کہا: وہ رونے کی آواز اسی سُتون میں سے آرہی تھی جس کے ساتھ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پہلے ٹیک لگایا کرتے تھے۔ اچانک خبیب حیرانی سے بولا: کیا واقعی! داداجان نے زور دیتے ہوئے کہا: جی بیٹا! کھجور کے اسی سُتون سے، اب سنو تو سہی پھر کیا ہوا:

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر سے اترے، اس کے پاس گئے، اسے چُپ کروانے کے لئے اپنا پیارا ہاتھ اس پر رکھا اور پھر سینے سے لگالیا۔ روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس میں سے آواز آنا بند ہوگئی۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر میں اسے چپ نہ کرواتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

اور ہاں بچّو! اس کے رونے کی وجہ سے ہی اس سُتون کو "سُتونِ حنّانہ" بھی کہا جاتا ہے۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سُتون سے بات کی اور فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تجھے باغ میں پہنچادوں تاکہ تُو پہلے کی طرح ہَرا بھرا درخت ہوجائے اور ہمیشہ پھلتا پھولتا رہے یا تجھے جنّت میں لگادوں۔

داداجان نے تھوڑا سا وقفہ ہی کیا تھا کہ صہیب فوراً بولا: داداجان پھر اس نے کیا بننا چاہا؟ اس ستون نے جنّت میں لگنے کی خواہش کی۔ (بخاری، 2/496، حدیث: 3584، ابن ماجہ، 2/178، حدیث: 1415، بتغیر قلیل، سنن دارمی، 1/178، حدیث: 32)

داداجان نے کہا: یادرکھو بچّو! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صرف یہی ایک معجزہ نہیں تھا بلکہ ایسے کئی معجزات ہیں جن میں غیر جاندار چیزوں سے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے باتیں کی ہیں۔

چلو اب ہم گھر چلتے ہیں، کافی دیر ہوچکی ہے اور آپ کو بہت ساری باتیں بھی پتا چل گئیں۔ دونوں بھائی خوشی خوشی داداجان کے ساتھ پارک کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

سوال: زمین پر وہ کون سی جگہ ہے جسے جنّت کا باغ کہا گیا؟

جواب: حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک گھر سے منبر تک کی درمیانی جگہ کو رَوْضَۃُ الْجَنَّۃ جنّت کا باغ کہا گیا ہے۔ (مسلم، ص552، حدیث: 3368)

سوال: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُہر والی انگوٹھی پر کیا تحریر تھا؟

جواب: "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه۔"

(طبقات ابن سعد، 1/198، مراٰۃ المناجیح، 5/501)

سوال: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کون سی سورت میں آیت کا حصہ ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ النَّمْل میں۔ (پ19، النمل: 30)

سوال: جب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السّلام توریت لینے کوہِ طور پر گئے تھے، تو وہاں کتنی راتیں گزاری تھیں؟

جواب: 40 راتیں۔ (پ9، الاعراف: 142)

سوال: حجرِ اسود کس وجہ سے کالا ہوگیا؟

جواب: انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے۔

(ترمذی، 2/248، حدیث: 878)

سوال: اللہ پاک نے جنگِ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے کتنے فرشتے بھیجے تھے؟

جواب: پانچ ہزار۔ (پ4، اٰل عمران: 125)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

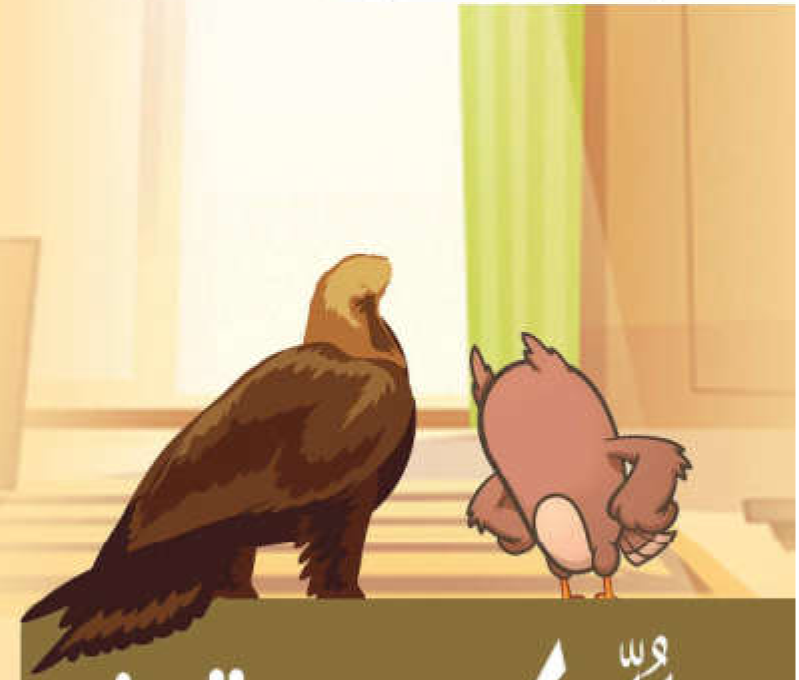

اُلّو کی بے وقوفی

مولانا ابو معاویہ عطاری مدنی*

ارے تم نے یہ کیا کر دیا؟ یہ تو میرے بچے تھے، اُلّو نے شور مچانا شروع کر دیا، ہائے رے ہائے یہ کیا کر دیا تم نے، اپنے دوست کے بچے ہی کھا گئی۔

شور کی آواز سُن کر آڑوس پڑوس کے چمگادڑ، اُلّو کے گھر جمع ہوگئے، وہاں اُلّو چیل سے جھگڑ رہا تھا اور اپنے بچے کھا جانے پر غصہ کر رہا تھا۔

اُلّو نے روتے ہوئے اپنے پڑوسیوں کو بتایا: نئے سال کی خوشی میں جو جنگلی پرندوں کی دعوت تھی نا! اس میں میری اس چیل سے دوستی ہوگئی تھی، میں نے اس سے وعدہ بھی لیا تھا کہ تم میرے بچوں کو نہیں کھاؤ گی، لیکن! یہ بے وفا نکلی، دوست نہیں میری دشمن نکلی اور آج اس نے میرے بچوں کو کھالیا۔ اُلّو لگاتار روئے جا رہا تھا، بچوں کے غم میں اس کے آنسو رک ہی نہیں پا رہے تھے۔

اپنے پڑوسی کی حالت دیکھ کر چمگادڑوں نے بھی چیل کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور اسے قصور وار سمجھنے لگے۔

چیل نے انہیں خاموش کرواتے ہوئے کہا: آپ سب اس کے پڑوسی ہیں نا! پہلے میری بات سنیں پھر خود ہی فیصلہ کیجئے گا، چیل نے بتاتے ہوئے کہا: ابھی تک آپ نے آدھی بات سُنی ہے، پوری بات آپ لوگوں کو پتا نہیں ہے، ذرا اپنے پڑوسی سے پوچھو کہ جب میں نے اس سے کہا تھا کہ تمہارے بچّے کیسے دِکھتے ہیں، انہیں میں کیسے پہچانوں گی؟ تو اس نے کیا جواب دیا تھا؟

سب چمگادڑوں نے اُلّو کی طرف دیکھا اور اس سے پوچھا: ہاں بھئی! تم نے کیا بتایا تھا؟ ہمیں بھی بتاؤ؟

الو نے آنسو روکتے ہوئے کہا: میں نے وہی بتایا تھا جو حقیقت ہے کہ میرے بچے سب پرندوں کے بچوں سے زیادہ خوبصورت ہیں، ان کی آواز سریلی ہے، ہاتھ نرم اور گورے گورے ہیں، ان کے پَر چمکیلے ہیں۔

ہیں! تم نے یہ بتایا تھا، تعجب سے چمگادڑوں نے کہا، چیل کو اپنے بچّوں کے بارے میں یہ نشانیاں بتائی تھیں؟

اب چیل نے بولنا شروع کیا: اب بتاؤ! اس میں قصور کس کا ہے؟ میں تو شکار کی تلاش میں ادھر ادھر اڑ رہی تھی، ایک گھونسلے میں چار پانچ کالے کلوٹے، بدشکل بچّے موٹی اور بے سُری آواز میں ہُوکتے ہوئے نظر آئے تو میں نے سوچا کہ یہ بچّے میرے دوست اُلّو کے ہرگز نہیں ہوسکتے، کیوں کہ نہ تو یہ خوبصورت ہیں اور نہ ان کی آواز میٹھی اور سریلی ہے۔ یہ سوچ کر میں نے ان کو کھالیا، اس کے بعد جو ہوا وہ تم سب دیکھ رہے ہو۔

سارے معاملے کو سننے کے بعد ایک چمگادڑ نے آگے بڑھ کر الّو سے کہا:

دیکھو بھائی! اس میں چیل کا کوئی قصور نہیں، ساری غلطی تمہاری خود کی ہے، تم نے اپنے بچوں کے بارے میں درست معلومات نہیں دی، اس لئے تمہیں اس کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

پیارے بچو! کلاس میں ٹیچر کچھ پوچھیں، گھر میں والدین کسی چیز کے بارے میں سوال کریں تو ہمیں کچھ چھپانا نہیں چاہئے، جو بات ہو وہ بتا دینی چاہئے، اگر آج ہم نے جھوٹ بولا، سچ نہیں بتایا تو کل کو بڑی مشکل میں پڑ سکتے ہیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

امتحانات کے نتائج اور والدین کی ذمہ داری

مولانا آصف جہانزیب عطاری مدنی*

ایک اسکول پرنسپل نے رزلٹ سے پہلے اسٹوڈنٹس کے والدین کی ایک میٹنگ بلائی، جس میں والدین سے کچھ اس طرح مخاطب ہوئے:

محترم والدین! رزلٹ آنے والا ہے، میں جانتا ہوں کہ آپ بچّوں کی کارکردگی کے بارے میں فکر مند ہیں، لیکن یاد رکھئے! جن بچوں نے امتحانات دیئے ہیں ان میں مستقبل کے ڈاکٹرز بھی ہیں جنہیں ریاضی (Math's) سمجھنے کی ضرورت نہیں، ان میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے مالک وترجمان بھی ہوں گے جنہیں بائیولوجی کی ضرورت نہیں، ان میں آئی ٹی اسپیشلسٹ بھی ہوں گے جن کے لئے کیمسٹری کے کم نمبر کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ لہٰذا آپ کا بچہ اگر اچھے نمبر لیتا ہے تو بہت خوب اور اگر وہ کم نمبر لاتا ہے تو خدارا! بچوں سے ان کی خود اعتمادی مت چھینئے گا، انہیں حوصلہ دیجئے گا کہ کوئی بات نہیں یہ تو چھوٹا سا امتحان تھا، آپ زندگی میں اس سے بھی کچھ بڑا کرنے کے لئے ہیں۔ آپ انہیں یہ ذہن نشین کروادیجئے کہ کم نمبروں کے باوجود آپ ان سے پیار کرتے ہیں اور نمبرز کی بنا پر ان کی شخصیت وصلاحیت کو نہیں جانچتے۔ کیونکہ ایک امتحان میں کم نمبرز ان کے خواب اور صلاحیتیں نہیں چھین سکتے۔ برائے مہربانی ایسا مت سوچئے گا کہ اس دنیا میں صرف ڈاکٹرز اور انجینئرز ہی خوش رہتے ہیں۔

مذکورہ واقعے کو پڑھئے اور اپنے رویے پر نظرِ ثانی کیجئے کہیں آپ بھی اپنے بچّے کی صلاحیت کا اندازہ اس کے امتحانات کے نتیجے سے تو نہیں لگاتے؟، اگر ایسا ہے تو آپ غلطی پر ہیں، اپنی اس غلطی کو دُرست کیجئے اور سوچ کے انداز کو تبدیل کیجئے۔ بچّہ امتحان میں کم نمبر لے تو آپ اس پر ضرور فکر مند ہوں اور بچّے سے اس بارے میں باز پُرس بھی کریں مگر یہ نتیجہ مت نکالیں کہ بچے میں کچھ بننے یا کچھ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے کیونکہ والدین کی ایک عادت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچے کو اپنی خواہش کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں، اپنی خواہش کو پورا ہوتا دیکھنے کے لئے بعض والدین اپنے بچّے کو اپنی مرضی کی تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کرتے ہیں نتیجۃً بچّوں کی خواہشات ورجحانات کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔

یادرکھئے! ہر بچّہ منفرد صلاحیت کا حامل ہوتا ہے، اس کی صلاحیت اور ذہنی رجحانات کو جاننا اور اس کے مطابق اس کی تربیت کرنا والدین کے لئے اہم معاملہ ہے، امتحانات کے نتائج والدین کے لئے یہ جاننے میں معاون ہوسکتے ہیں کہ بچّے کا رجحان کس فیلڈ کی طرف ہے، لہٰذا امتحانات کے نتائج سے آپ یہ جاننے کی کوشش کیجئے کہ آپ کے بچے کا میلان کس طرف ہے، وہ مستقبل میں کس شعبے میں اپنی بھرپور کارکردگی دکھا سکتا ہے مثلاً: امتحانات کے نتائج سے آپ نے مسلسل نوٹ کیا کہ بچّہ دیگر مضامین میں کمزور جبکہ اسلامیات میں وہ مسلسل بہت اچھے نمبر لے رہا ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اس کی دلچسپی اسلامک اسٹڈیز میں ہے لہٰذا اسے اس فیلڈ میں آگے بڑھنے کی درست گائیڈ لائن دیجئے، مواقع فراہم کیجئے تاکہ وہ اپنے ذہنی رجحان کے مطابق تعلیم حاصل کر سکے۔

محترم والدین! بچّوں پر اپنی خواہشات تھوپنے کے بجائے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام ان کی صلاحیت کے مطابق کیجئے۔ بچّوں کا مستقبل ان کے شوق کے مطابق تجویز کیجئے تاکہ وہ اپنے ذہنی رجحان کے مطابق تعلیم بھی حاصل کرسکیں اور اپنا مستقبل بھی سنوار سکیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (کڈز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

نماز کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰى اَبْنَائِكُمْ فِي الصَّلَاةِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر 10 جولائی 2021ء تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

جون 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

(1) جلد بازی اچھی عادت نہیں (2) لفٹ کر سفر کرنا خود ایک بہت بڑا خطرہ ہے (3) سچ نہیں بتایا تو کل کو بڑی مشکل میں پڑ سکتے ہیں (4) بچے کا رجحان کس فیلڈ کی طرف ہے (5) اللہ کا شکر ہے کہ میری کاپی مل گئی۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے جون 2021ء

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: قومِ عاد کس نبی علیہ السّلام کی قوم کا نام ہے؟

سوال 02: جنگِ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے کتنے فرشتے آئے تھے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جون 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام--------------ولدیت--------------

عمر--------والد یا سرپرست کا فون نمبر--------------

گھر کا مکمل پتا------------------------------

بذریعہ قرعہ اندازی تین بچّوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ:90فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2021ء کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچّوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ:10جون2021ء)

نام مع ولدیت:-------------- عمر:---- مکمل پتا:------------------------------

موبائل/واٹس ایپ نمبر:-------------------- (1) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اگست 2021ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (جون2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ:10جون2021ء)

جواب:1.............................. جواب:2..............................

نام.................... ولدیت.................... موبائل/واٹس ایپ نمبر....................

مکمل پتا..............................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اگست 2021ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

مدرسۃُ المدینہ سانگلہ ہِل ضلع ننکانہ (پنجاب پاکستان)

تعلیمِ قراٰن کی اشاعت و ترویج کے لئے دعوتِ اسلامی کوشاں ہے، جس کے لئے ”مدرسۃُ المدینہ سانگلہ ہل“ بھی اپنا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

”مدرسۃُ المدینہ سانگلہ ہل (پنجاب پاکستان)“ کی تعمیر کا آغاز 1994ء میں جبکہ کلاسز کا آغاز 1995ء میں ہوا، اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 2 جبکہ حفظ کی 3 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2021ء تک) کم و بیش 1173 طلبہ ناظرہ قراٰنِ کریم اور 198 طَلَبہ حفظ قراٰنِ کریم مکمل کرنے کی سعادت پا چکے ہیں۔ یہاں سے فراغت پانے والے طلبہ میں سے تقریباً 29 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدرسۃُ المدینہ سانگلہ ہل (پنجاب پاکستان)“ کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ سانگلہ ہل (پنجاب پاکستان)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 14 سالہ مدثر کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلحمدُ لِلّٰہ! 8 ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی۔ نمازِ پنجگانہ، تہجد اور اشراق وچاشت کے ساتھ ساتھ تقریباً 6 ماہ سے گھر میں درس دے کر علمِ دین کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ مزید علمِ دین سے روشناس ہونے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت اور المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی 60 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ 4 ماہ سے مدنی مذاکرے سننے کا معمول بھی ہے اور مستقبل میں مفتی بننے کی عظیم سوچ رکھتے ہیں۔

اولاد کو صدقۂ جاریہ بنایئے

اُمِّ میلاد عطاریہ*

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ مُردے قبروں سے نکل کر زمین سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن ایک شخص نہایت اطمینان سے بیٹھا ہوا ہے، اس سے پوچھا: یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ زندہ لوگوں کے صدقہ، دُعا یا دُرُود وغیرہ کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ اس سے پوچھا: تم کیوں نہیں چُنتے؟ جواب دیا: میرا ایک بیٹا حافظِ قراٰن ہے وہ روزانہ ایک قراٰنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہے۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں اسی قبرستان کے مُردوں کو دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قراٰنِ پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتا تھا، صبح تحقیق کی تو معلوم ہوا اس بیٹے کا انتقال ہو چکا ہے۔ (روض الریاحین، ص177 ملخصاً)

پیاری اسلامی بہنو! موت ہر کسی کو آنی ہے اور جب یہ آتی ہے تو نیکیاں کرنے، ثواب پانے کے دروازے بھی بند کر دیتی ہے، تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرنے کے بعد بھی کام آتی ہیں جیسا کہ اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان مَر جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ اس کے عمل مُنقطع ہو جاتے ہیں۔ (1) صدقۂ جاریہ (2) وہ علم جس سے نفع اٹھایا جاتا ہو (3) نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرے۔ (مسلم، ص684، حدیث:4223)

مَرنے کے بعد حشر تک کا عرصہ ہمیں قبر ہی میں گزارنا ہے، ناجانے قبر میں کس کا کیا حال ہو گا؟ البتہ جن خوش نصیبوں نے خود بھی دنیا میں نیک عمل کئے ہوں گے اور مَرنے کے بعد ان کے پیچھے ایصالِ ثواب کرنے والے بھی ہوں گے تو انہیں قبر میں اللہ کی رحمت سے راحت ملے گی۔ آج کل معاشرے کے حالات کچھ اس طرح کے ہیں کہ زندہ ہوتے ہوئے بھی لوگ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دیتے تو مَرنے کے بعد کون ہمارے لئے ایصالِ ثواب کا اہتمام کرے گا، وہ لوگ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں جنہیں مَرنے کے بعد ایصالِ ثواب کیا جاتا رہتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ صدقۂ جاریہ اور علمِ نافع کا سامان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو نیک رستے پر لگا کر دنیا سے جائیں۔ اگر ہم اپنی اولاد کو نیک بنا کر دنیا سے جائیں گی تو وہ ہمارے لئے صدقۂ جاریہ بن جائے گی، جو بھی نیک عمل کرے گی اس کا ثواب ہمیں بھی ملتا رہے گا۔

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: نیک اولاد صدقۂ جاریہ ہوتی ہے اور ان کی دعاؤں کے طفیل فوت شدہ والدین کے لئے آسانیاں ہو جاتی ہیں۔ اولاد کو نیک بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ایک بہترین ذریعہ ہے۔ (فیضانِ سنّت، 1/357)

پیاری اسلامی بہنو! ہماری اولاد ہمارا سرمایہ ہے مگر ہم اس کی تربیت کے حوالے سے کمزور ہیں، ہماری اولاد کو برائیوں کی دیمک لگتی جارہی ہے، اگر ہم نے انہیں اللہ پاک کی نافرمانی اور جہنّم سے بچانا ہے تو سب سے پہلے انہیں قراٰنِ کریم کی تعلیم دیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائیں۔ جو والدین اپنے بچّوں کو اسلام کی بنیادی باتیں نہیں سکھاتے ان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ ان کی دنیا کی فکر کرنے والے والدین اپنی آخرت کی فکر کریں کہ اس وقت کیا ہو گا جب ہم دنیا سے چلے جائیں گے! ابھی تو آپ اپنا کام خود کر لیتے ہیں جس وقت آپ کو قبر میں نیکیوں کی ضرورت ہو گی بچّے کو اس وقت کے لئے تیار کریں، نیک اولاد کا فائدہ ہمیں دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔ نیک اولاد قبر میں راحت پہنچاتی ہے جبکہ نافرمان اولاد دنیا میں امتحان اور آخرت میں باعثِ شرمندگی بن جاتی ہے۔ اس لئے کوشش کریں کہ مرنے سے پہلے اپنی اولاد کو نیک بنائیں تاکہ وہ آپ کے لئے دُعا کرے اور صدقۂ جاریہ بن جائے۔

یا اللہ! ہم دنیا سے جانے سے پہلے پہلے اپنی اولاد کو نیک بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

مزار حضرت سیدتنا اسماء بنت عُمیس

حضرت سیدتنا اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا

مولانا محمد بلال سعید عطاری مدنی*

حضرتِ سیدتنا اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا ان خوش نصیب صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے ابتدائے اسلام میں ایمان لانے کی سعادت حاصل کی، آپ رضی اللہ عنہا نہایت عالمہ فاضلہ اور کثیر احادیث روایت کرنے والی خاتون تھیں، نیز علمِ تعبیر الرؤیا یعنی خوابوں کی تعبیر کا بھی علم رکھتی تھیں چنانچہ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ سے خوابوں کی تعبیر معلوم کرتے تھے۔[1] **نکاح مبارک:** آپ کی شادی حضرتِ سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو کہ جعفر طیار کے نام سے مشہور ہیں۔[2] **ہجرت:** مشرکینِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر آپ نے اپنے شوہر کے ساتھ مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی اس کے بعد حبشہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی، یوں آپ کو دو مرتبہ ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔[3] **شفقتِ مصطفےٰ:** آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت اسماء اور ان کے بچّوں پر بہت شفقت فرماتے چنانچہ ایک بار آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت اسماء کے گھر تشریف لائے اور فرمایا اَسماء! جعفر کے بچے کہاں ہیں؟ میں نے ان کو حاضرِ خدمت کیا۔ آپ نے ان کو سینے سے لگالیا یعنی محبت و شفقت کا اظہار فرمایا اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! شاید آپ کو جعفر کی طرف سے کچھ خبر آئی ہے۔ فرمایا: ہاں وہ آج شہید ہوگئے۔ یہ سُن کر آپ غمگین ہوگئیں، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: اَسماء! نہ تو لغو بولنا اور نہ ہی سینہ پیٹنا۔[4] اور اپنے اہلِ بیت سے فرمایا کہ حضرت اسماء اور ان کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کریں۔ نیز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ایامِ سوگ میں تخفیف کرتے ہوئے فرمایا: "تَسَلَّبِیْ ثَلَاثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ" یعنی تین دن تک بناؤ سنگھار سے خود کو روکے رہو، پھر جو چاہو کرو۔[5] یہاں حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو اس حکمِ عام سے اِسْتِثْنَاء فرمادیا کہ عورت کو (اپنے فوت شدہ) شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔[6] **دوسرا نکاح:** حضرت جعفر طیار کی شہادت کے 6ماہ بعد حضرت اسماء کا نکاح 8 ہجری میں حضرت ابو بکر صدیق سے کردیا گیا۔ ان سے آپ کے ایک بیٹے محمد بن ابو بکر پیدا ہوئے حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد آپ کا نکاح حضرت سیدنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم سے ہوا، ان سے "یحییٰ" پیدا ہوئے۔[7] **دُعائے مصطفےٰ:** حضرت فاطمہ کی شادی کے بعد رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیدہ فاطمہ کے گھر تشریف لائے تو وہاں سیدتنا اسماء بنتِ عُمیس بھی موجود تھیں، پوچھا: کس چیز نے تمہیں یہاں ٹھہرایا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں سیدتنا فاطمہ کی خدمت اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ یہ سُن کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک آنکھوں میں آنسو آگئے اور دعا فرمائی: اے اسماء! اللہ پاک تیری دنیا و آخرت کی تمام حاجات پوری فرمائے۔[8] **نبیِّ کریم سے درخواست:** سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃُ اللہ علیہ تفسیرِ خزائنُ العرفان میں پارہ 22 سورۂ احزاب کی آیت نمبر 35 کے تحت فرماتے ہیں: حضرت اسماء بنتِ عُمیس جب اپنے پہلے شوہر حضرت جعفر کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو انہوں نے ازواجِ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا کہ کیا عورتوں کے بارے میں بھی کوئی آیتِ مبارکہ نازل ہوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، تو حضرت اسماء نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: حضور! عورتیں تو نقصان میں ہیں، کیونکہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مَردوں کا ہوتا ہے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور عورتوں کے 10 مراتب مَردوں کے ساتھ ذکر کئے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی۔[9]

---

(1) الاصابہ، 8/16 (2) الاصابہ، 8/15 (3) اسد الغابہ، 7/17 (4) طبقات ابن سعد، 8/220 ملخصاً (5) جامع الاحادیث، 4/89، حدیث: 10362 (6) فتاویٰ رضویہ، 30/529 (7) سیرت مصطفیٰ، ص675 (8) الروض الفائق، ص278 ملخصاً (9) خزائن العرفان، ص761۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

تضاد

بنتِ رمضان نقشبندیہ عطاریہ

معاشرے میں موجود بُرائیوں میں سے ایک بہت بڑی بُرائی ساس کا بہو کے ساتھ یا بہو کا ساس کے ساتھ نامناسب رویہ و انداز ہے، اس کا احساس ایک دعوت میں جاکر ہوا کہ جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو گھر کی بڑی خاتون (جو کہ بیک وقت ساس اور ماں تھیں، انہوں) نے اپنی بیٹی سے پیار بھرے لہجے میں کہا "بیٹی! برتن اُٹھالو" لیکن بیٹی کسی کام میں مصروف تھی اس نے ماں کی بات نہ سنی، اِتّفاق سے اسی وقت بہو کمرے میں داخل ہوئی تو ساس نے سختی سے کہا "نظر نہیں آرہا؟ جلدی سے دستر خوان اور برتن اُٹھاؤ۔" معاشرے میں اس طرح کی مثالیں عام ہیں، اسی طرح بہت سے ایسے واقعات بھی ہیں جن میں بہو کا ساس کے ساتھ نامناسب انداز دیکھنے کو ملتا ہے۔ عُموماً ساسیں محدود ذہنیت اور کئی باتوں میں اَناپرستی کا مظاہرہ کرتی ہیں جس کے باعث بہوؤں سے ان کی تکرار ہوتی رہتی ہے۔ نتیجۃً ہوتا یہ ہے کہ بَسا بسایا گھر اُجڑ جاتا ہے۔ اسی طرح بہت سی بہوؤں میں بھی ضد، زبان کی تیزی، خود غرضی اور کسی کو گھاس نہ ڈالنے کی عادت ہوتی ہے جو کہ خود اس کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ یاد رکھئے! ساس کا اپنی بیٹی اور بہو میں یوں فرق کرنا قابلِ مذمت ہے، اسی طرح بہو کا اپنی ماں ہی کو عزت دینا اور شوہر کی ماں کے ساتھ اچھا سلوک نہ رکھنا غیر معقول ہے، اسلام ایسی دو رُخی، تضاد اور ناانصافی کی اجازت نہ ماں کو دیتا ہے نا ہی ساس کو، ایسی ساسوں کو چاہئے کہ وہ انصاف سے کام لیں، یہ نہ ہو کہ بیٹی کی بڑی سے بڑی غلطی کو نظر انداز کر دیا جائے اور بہو نے اگر کوئی چھوٹی سی بھی غلطی کر دی تو اسے اندھی اور نکمی ہونے کا طعنہ دیا جائے نیز طنز کے تیر پھینکنے سے بھی گُریز نہ کیا جائے۔ آیئے ساس اور بہو کے آپس میں اختلافات اور منافرت کی کچھ مزید مثالیں ملاحظہ کیجئے چنانچہ

بیٹی کے گھر بچّے کی ولادت ہو تو سُسرال والوں سے کہنا کہ میری بچّی نے اتنی تکلیف اُٹھائی ہے آپ اس کا پورا پورا دھیان رکھنا اور اگر بہو کے گھر ولادت ہو تو ساس کہتی ہے: ارے ہمارے بھی اتنے بچے ہوئے ہیں لیکن ہم نے دو دن سے زیادہ آرام نہیں کیا، بس آج کل کی لڑکیاں تو بالکل ڈھیلی اور کام چور ہو گئی ہیں!

اگر بیٹی روٹھ کر میکے آئی تو بس اب بیٹی کے شوہر اور سُسرال والوں کی خیر نہیں انہیں سخت بُرا بھلا کہا جاتا ہے لیکن اگر بہو روٹھ کر میکے چلی جائے تو ایسی صورت میں بہو کو ہی قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے اور اس بات کو جاننے کی کوشش بھی نہیں کی جاتی کہ کیا واقعی بہو کا کوئی قصور ہے بھی یا نہیں؟ ایسے مواقع پر ساس یہ کیوں نہیں سوچتی کہ میرا بیٹا بھی اُسی طرح

میری بہو کا خیال رکھے جس طرح میں چاہتی ہوں کہ میری بیٹی کا خیال رکھا جائے، اسی طرح بہو کا چھوٹے موٹے گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے ساس یا نندوں وغیرہ سے بات چیت چھوڑ دینا، تعلق توڑ لینا دُرست انداز نہیں ہے۔ ذرا سوچئے! وہ جیسی بھی سہی، ہیں تو مسلمان! لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہی ان کا اکرام و احترام کرلیا جائے۔ یقیناً رب سب کچھ دیکھ رہا ہے وہ ہماری اچھی نیت پر ہمیں ضرور اس کا صلہ دنیا و آخرت میں عطا فرمائے گا۔

بہر حال ساس اور بہو کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر آپ اپنی زندگی اور گھر کو پُرسکون بنانا چاہتی ہیں، خوشحال زندگی گزارنا چاہتی ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ آپ کی زندگی دوسروں کے لئے آئیڈیل ہو جائے، لوگ آپ کی محبت، اتّفاق و اتحاد کی مثالیں دیں تو آپس میں خوب محبت سے رہیں نیز ایک دوسری کا خیال رکھنے والی بن جائیں۔ اس کے لئے چند طریقے بھی ملاحظہ کیجئے اور ان پر عمل کی نیت کیجئے:

- بہو اور ساس کو چاہئے کہ اپنے لہجے میں نرمی لائیں اور پیار محبت سے آپس میں گفتگو کریں۔
- بہو اپنی ساس کو اپنی ماں کی طرح اور بزرگ سمجھے اور ساس بہو کو بیٹیوں کی طرح پیار کرے اور اس کی بات کو غلط انداز میں نہ سوچے۔
- دونوں کے مزاج میں ہمیشہ دھیما پن ہو غصہ اور گھن گرج نہ ہو۔
- دونوں کو چاہئے کہ اپنے غصے پر کنٹرول کریں۔
- دونوں کو چاہئے کہ صبر، برداشت اور دَرگزر سے کام لیں۔
- ساس اور بہو آپس میں ایک دوسرے سے ہونے والی غلطیوں کو نظر انداز کریں اور معاف کریں۔
- کسی کے بھی سامنے ایک دوسرے کی بُرائی بیان نہ کریں۔
- دونوں ایک دوسرے کی غیبت، چغلی وغیرہ بھی کسی سے نہ کریں۔
- دونوں ایک دوسرے کے حقوق کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرتی رہیں۔
- ساس اور بہو آپس میں ایک دوسرے کا ادب واحترام بجالاتی رہیں۔
- اگر ساس یا بہو آپس میں کسی کی محبت دل میں کم ہوتی محسوس کریں یا دل میں کینہ پیدا ہوتا ہوا محسوس ہو تو اُس کے لئے خوب دُعائیں کریں۔ اگر ساس اور بہو آپس میں ان مدنی پھولوں کو اپنالیں گی اور ان اصولوں کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنے کا عزمِ مُصمّم کرلیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گی اور اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والی بن جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ!

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے ستمبر 2021ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 25 جون 2021ء

1. ختم نبوت، احادیث کی روشنی میں
2. شعیب علیہ السلام کی قوم کی نافرمانیاں
3. عورتوں میں پائی جانے والی 5 بدشگونیاں

مزید تفصیلات کے لئے: صرف اسلامی بھائی: +923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے: +923486422931

مرد کا بے پردہ عورتوں کو ٹریننگ دینا کیسا؟

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسکولوں کے لیے اساتذہ کی نئی بھرتی میں جو نئے اساتذہ منتخب ہوتے ہیں، ان کے لیے پڑھانے کی تربیتی نشستیں قائم کی جاتی ہیں، کیا مرد استاذ کا عورتوں کو ٹریننگ دینا جائز ہے جبکہ ماحول یہ ہو کہ عورتوں کی اکثریت بے پردہ ہو یعنی سر کے بال کھلے ہوں، اور درمیان میں پردہ کے لیے کوئی شے نہ ہو؟

سائل: محمد ذیشان عطاری (شاہ عالم مارکیٹ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں مرد استاذ کا فی میلز کو ٹریننگ دینا جائز نہیں ہے کہ عورت کے لیے جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے مثلاً سر کے بال، گلا یا کلائی وغیرہ اگر ان میں سے کسی عضو کا کچھ حصہ کھلا ہو تو اسے غیر محرم کے سامنے آنا حرام ہے، نیز ایسے ماحول میں بدنگاہی لازمی طور پر ہوتی ہے جو قرآن و حدیث کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

شریعتِ مطہرہ نے مَردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم فرمایا۔ اللہ عزّ جلالہ قرآنِ عظیم میں فرماتا ہے: ﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۝ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (پ18، النور: 30، 31)

السنن الکبریٰ للبیہقی، مراسیل ابی داؤد اور شعب الایمان میں ہے: عن الحسن، قال: وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ" یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: بدنگاہی کرنے والے اور کروانے والے پر اللہ عزّوجلّ کی لعنت ہے۔

(شعب الایمان، 6/162، حدیث: 7788)

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کچھ کھلا ہو جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے خواہ وہ پیر ہو یا عالم۔ یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا۔"

(فتاویٰ رضویہ، 22/240)

امام اہل سنّت مجدِّدِ دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: لڑکیوں کا ـــ اجنبی نوجوان لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ، 23/690)

بلکہ فی زمانہ بخوفِ فتنہ عورت کا اجنبی مرد کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا بھی منع ہے چنانچہ علّامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "تمنع المراۃ الشابۃ من کشف الوجہ بین رجال لخوف الفتنۃ" ملتقطاً ترجمہ: فتنہ کے خوف کی وجہ سے جوان عورت کا مَردوں کے درمیان چہرہ کھولنا منع ہے۔ (درمختار، 1/406)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

ذُوالقعدۃِ الحرام کے چند اہم واقعات

2 ذُوالقعدۃِ الحرام 1367 ہجری

وِصال: صدرُ الشّریعہ، علّامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438 تا 1440ھ اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "تذکرۂ صدرُ الشّریعہ" پڑھئے)

21 ذُوالقعدۃِ الحرام 1433 ہجری

وِصال: محبوبِ عطّار، رکنِ شوریٰ حاجی زم زم رضا عطاری رحمۃُ اللہِ علیہ

(مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "محبوبِ عطّار کی 122 حکایات" پڑھئے)

30 ذُوالقعدۃِ الحرام 1297 ہجری

وِصال: والدِ اعلیٰ حضرت، حضرت مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ پڑھئے)

ذُوالقعدۃِ الحرام 59 یا 61 ہجری

وِصال: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ امہات المؤمنین" پڑھئے)

ذُوالقعدۃِ الحرام 5 ہجری

عرسِ شہدائے غزوۂ خندق

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ" پڑھئے)

ذُوالقعدۃِ الحرام 6 ہجری

واقعۂ صلحِ حُدیبیہ و بیعتِ رضوان

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالقعدۃ الحرام 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ" پڑھئے)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے جُمادَی الاُخریٰ 1442ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "شانِ صدّیقِ اکبر" پڑھ یا سُن لے اُس کو بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں حضرت صدّیقِ اکبر کا پڑوس عطا فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "بسمِ اللہ شریف کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے اُسے جہاں پڑھنا منع نہ ہو ایسے ہر کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی سعادت عنایت فرما اور اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (3) یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "اذان کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے اُسے مُؤَذِّنِ رسول حضرت بلال کا جنّتُ الفردوس میں پڑوس عطا فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (4) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ "فیضانِ رجب" پڑھ یا سُن لے اُسے ماہِ رجب کی برکتوں سے مالا مال کر دے اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
شانِ صدّیقِ اکبر	22لاکھ93ہزار338	7لاکھ65ہزار785	30لاکھ59ہزار123
بسمِ اللہ شریف کی برکتیں	23لاکھ16ہزار851	7لاکھ57ہزار349	30لاکھ74ہزار200
اذان کی برکتیں	26لاکھ79ہزار210	7لاکھ58ہزار37	34لاکھ37ہزار247
فیضانِ رجب	28لاکھ97ہزار744	8لاکھ45ہزار254	37لاکھ42ہزار998

سمجھانے کے بعض مؤثّر طریقے

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

حضرتِ بی بی اُمِّ دَرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”جس نے اپنے بھائی کو چپکے سے سمجھایا تو اس نے اسے زینت بخشی اور جس نے اسے علانیہ اور لوگوں کے سامنے سمجھایا تو اس نے اپنے بھائی کو عیب لگایا۔“ (شعب الایمان، 6/112، حدیث: 7641)

اے عاشقانِ رسول! سمجھانا بھی ایک فن ہے، اللہ کرے یہ ہم کو آجائے، اگر شرعی اعتبار سے کسی کو سمجھانا آپ پر ضروری ہو اور آپ اس کے اہل بھی ہوں تو بڑوں کو احترام سے اور چھوٹوں کو شفقت کے ساتھ سمجھائیے۔ جارحانہ انداز میں یا ڈانٹ کر اگر سمجھائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ سامنے والا چپ ہو جائے لیکن دلی طور پر اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ بارہا لوگوں کا سمجھانے کا انداز رَف اور جارحانہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے سامنے والا سمجھ نہیں پاتا اور بعض اوقات وہ بِدک جاتا ہے۔ بالخصوص سوشل میڈیا پر جس جارحیت کے ساتھ لوگ ایک دوسرے کو سمجھا رہے ہوتے ہیں، اس سے سامنے والے کے اندر ضد ہی پیدا ہوتی ہو گی، بھلے وہ غلطی پر ہو اور اس کا ضمیر بھی تسلیم کر رہا ہو کہ میں غلطی پر ہوں مگر وہ ایسے مُصلِح (یعنی اصلاح کرنے والے) کی بات کبھی قبول نہیں کرے گا اور سوچے گا کہ اگر اپنی غلطی قبول کروں گا تو ہو سکتا ہے سامنے والا مجھ پر مزید چڑھائی کر دے، اس لئے وہ اپنے دُرست ہونے کے متعلق اُلٹے سیدھے دلائل قائم کرے گا۔

یاد رکھئے! ہم میں سے کوئی بھی ”شیطان پروف“ نہیں ہے، اس لئے سمجھانے کا انداز ایسا ہو کہ جس سے سامنے والے میں ضد پیدا نہ ہو اور شیطان اس کی اصلاح کو اس کی نظر میں بے عزتی بنا کر نہ پیش کر سکے، مثلاً اگر اس میں کوئی اچھی بات ہے یا اس کی گفتگو میں کوئی اچھی چیز ہے تو پہلے اس حوالے سے جائز انداز میں اس کی کچھ تعریف کر لی جائے، پھر اس کی بھول کی طرف اشارہ کر دیا جائے، پھر کہہ دیا جائے کہ اگر میری غلط فہمی ہے تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں، اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے، واٹس ایپ کے ذریعے ہاتھ جڑا ہوا (یعنی معافی مانگنے والا) اسٹیکر بھی بھیج دیا جائے، الغرض ایسا انداز ہرگز نہ اختیار کیا جائے کہ جس سے اگلے میں ضد پیدا ہو اور اُسے غصہ آئے۔ سمجھانے کے لئے حکیمانہ، پیار، محبت اور نرمی والا انداز ہو تو جسے سمجھایا گیا وہ سُدھرنے کی سوچتا ہے اور اسے اپنی اصلاح کا کوئی نہ کوئی پہلو مل بھی جاتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں جس کی اصلاح کرنی ہوتی ہے اس کا نمبر ان کے پاس نہیں ہوتا تو پھر وہ ویڈیو یا آڈیو بنا کر یا پھر پوسٹ تیار کر کے سوشل میڈیا پر اس پیغام کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس فُلاں کا نمبر نہیں ہے لہٰذا اس کے ساتھ جس کا رابطہ ہو وہ ہمارا یہ پیغام اسے پہنچا دے، ایسا نہیں کرنا چاہئے، سامنے والے کو لاکھوں میں رُسوا اور بے عزت کر کے آپ بول رہے ہیں کہ اس کو بول دو ایسا نہ کرے، اس نے اگر اپنی اصلاح کر بھی لی تو لاکھوں کو کون بتانے جائے گا کہ اس کی اصلاح ہو گئی ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ جناب کی غلط فہمی ہو، سامنے والے کے پاس آپ کی بات کا جواب بھی ہو سکتا ہے، پھر آپ پر واجب بھی تو نہیں ہے کہ لاکھوں کو اس کا پیغام پہنچا کر آپ کہیں کہ سدھر جا! اس طرح کے انداز سے سامنے والے کی رسوائی ہوتی ہے، اس کے دل میں بُغض پیدا ہو سکتا ہے، اگر اس نے اپنی غلطی کی اصلاح کر بھی لی تب بھی شاید وہ آپ سے بدظن ہی ہو۔ اپنے سے بڑا اگر کوئی ناجائز کام یا کلام کر رہا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ یہ بات فُلاں کتاب میں اس اس طرح لکھی ہوئی ہے اور آپ کو ظنِّ غالب ہے کہ میں سمجھاؤں گا تو یہ مان جائے گا تو اب سمجھانا واجب ہے، اور انداز اس طرح بھی رکھا جا سکتا ہے کہ وہ کتاب کھول کر اس کو دکھا دی جائے اور پیار محبت کے ساتھ یہ کہا جائے کہ ذرا مجھے سمجھائیے کہ یہ کیا لکھا ہے؟ اگر وہ سمجھدار ہو گا تو خود ہی سمجھ جائے گا۔ بہر حال غلطی چھوٹا بھی بتائے اور ہو غلطی، تو بڑوں کو بھی بڑا دل رکھ کر مان لینا چاہئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 27 فروری 2021ء کو ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جا رہا ہے۔)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net